امام ابن تیمیہؒ

کی کتاب

"اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ"

جو صحیح احادیث سے ماخوذ مسنون دعاؤں اور اذکار پر مشتمل ہے

اور اس کا اُردو ترجمہ، مفید و بصیرت افروز مقدمہ اور ضمیمہ کے ساتھ

زندگی بسر کرنے
کا
نبوی ﷺ سلیقہ

ترجمہ، ترتیب وتشریح وتقدیم

علامہ زاہد محمود قاسمی

استاد الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان

مؤلف: امام ابن تیمیہؒ

(۶۶۱ھ - ۷۲۸ھ)

BEACON BOOKS

Marfat.com

Marfat.com

امام ابن تیمیہؒ کی کتاب " اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ "
جو صحیح احادیث سے ماخوذ مسنون دعاؤں اور اذکار پر مشتمل ہے
اور اس کا اُردو ترجمہ، مفید و بصیرت افروز مقدمہ اور ضمیمہ کے ساتھ

زندگی بسر کرنے
کا
نبوی ﷺ سلیقہ

مؤلف: الامام، الشیخ، ابو العباس تقی الدین احمد بن عبد الحلیم،
المعروف بہ "ابن تیمیہ" رحمہ اللہ تعالیٰ
(۶۶۱ھ، ۷۲۸ھ ۔ 1263ء، 1328ء)

مترجم: زاہد محمود قاسمی

بیکن بُکس
• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 042-37320030
• گلگشت کالونی، ملتان فون: 061-6520790-6520791
BEACON BOOKS
E-mail:beaconbooks786@gmail.com
Web: www.beaconbooks.com.pk

Marfat.com

297.7
JB79
142695

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ بیکن بکس سے باقاعدہ تحریری اجازت لیے بغیر کہیں بھی شائع نہ کیا جائے۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورتِ حال پیدا ہوتی ہے تو پبلشر کو قانونی کارروائی کا حق حاصل ہوگا۔

١٤٢٦٩٥

اشاعت : 2016ء

عبدالجبار نے
حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹنگ پریس لاہور
سے چھپوا کر بیکن بکس ملتان-لاہور
سے شائع کی۔

قیمت : -/290 روپے

ISBN : 978 - 969 - 534 - 302 - 9

Marfat.com

فہرست

مقدمہ	9
۱۔ عباداتِ اسلامیہ میں دعاء کا مقام	11
ذکر کا معنی و مقام	11
شب و روز کی دعاؤں اور اذکار کے فوائد	13
۲۔ دعاؤں اور اذکار کے مآخذ و مصادر	14
پہلا ماخذ: قرآن کریم	14
دوسرا ماخذ: احادیث نبوی علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات	16
تیسرا ماخذ: وہ اولین کتب جو صرف اسی موضوع پر لکھی گئیں	16
۳۔ دعاؤں اور اذکار کی اہم کتب	17
(۱) امام نسائی اور امام ابن السنیؒ کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ	18
(۲) کتاب الاذکار للنوویؒ	19
(۳) ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی اَلْکَلِمُ الطَّیِّب	19
(۴) امام ابن قیم رحمہ اللہ کی اَلْوَابِلُ الصَّیِّبُ مِنَ الْکَلِمِ الطَّیِّب	20

Marfat.com

(۵) علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ کی عدۃُ الحَصنِ الحَصِین مِن کَلَامِ سَیِّدِالمُرسَلِین 20

۴۔ اَلْکَلِمُ الطَّیِّب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے 20

۵۔ کیا غیر مسنون الفاظ میں دعا کی گنجائش ہے؟ 22

۶۔ لغت عربی وغیر عربی میں دعا و ذکر 24

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے مختصر حالات زندگی 24

آغازِ کتاب 31

ذکر کی فضیلت 33

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور سُبْحَانَ اللّٰہ کی فضیلت 35

صبح شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا 40

سوتے وقت کیا کہا جائے؟ 49

جو رات کو نیند سے جاگے وہ کیا کہے؟ 56

اس آدمی کے بارے میں جو نیند میں گھبرائے 58

جو کوئی خواب دیکھے وہ کیا کرے؟ 59

رات کی عبادت کی فضیلت 61

نیند سے بیدار ہونے کی باقی دعائیں 63

جب گھر سے روانہ ہو تو کیا کہے؟ 64

گھر میں داخل ہونے کے بارے میں 65

مسجد میں داخل ہونے اور باہر آنے کے بارے میں 66

آذان کی اہمیت وفضیلت اور آذان کا جواب 68

Marfat.com

نماز شروع کرنے کے بارے میں	72
رکوع، رکوع سے اٹھنے، سجدوں اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی دعائیں	76
نماز میں دعا اور تشہد کے بعد کی دعاء کے بارے میں	82
نماز کے بعد کے اوراد کے بارے میں	87
استخارہ (اہم معاملات میں اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا)	92
تکلیف، پریشانی اور غم کے وقت کیا کہنا چاہیے	94
دشمن اور صاحبِ اقتدار کا سامنا ہونے کی صورت میں کیا کہنا چاہیے	97
جب شیطان آدمی کو چھیڑے تو وہ کیا کرے؟	99
اذان شیطان کو بھگاتی ہے	100
بغیر کسی بے بسی و کمزوری کے فیصلۂ خداوندی کو مان لینا	103
وہ کلمات جن کی وجہ سے انسان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہوتا ہے	104
مصیبت زدہ مومن کو کیا کہنا چاہیے؟	106
قرض کے بارے میں	108
جھاڑ پھونک کے بارے میں	109
قبرستان میں داخل ہونے کے بارے میں	112
بارش طلب کرنے کے بارے میں	113
ہوا کے بارے میں	115
جب بجلی کڑکے تو کیا کہنا چاہیے؟	116
بارش برسنے کے وقت کیا کہنا چاہیے؟	117
موسم صاف ہونے کی دعا	118
چاند دیکھنے کے بارے میں	119

Marfat.com

روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی دعائیں	120
سفر کے بارے میں	121
سواری پر سوار ہونے کے متعلق	123
بحری سفر کے بارے میں	126
وہ چوپایہ جس پر سواری کرنا مشکل ہو	127
وہ چوپایہ جو سوار کو لے کر دوڑ پڑے	127
جب کسی شہر یا گاؤں میں داخل ہونے کا ارادہ ہو تو کیا پڑھنا چاہیے؟	128
جس منزل پہ پڑاؤ کریں، وہاں کیا کہیں؟	129
کھانے پینے کے بارے میں	130
مہمان وغیرہ کے بارے میں	133
سلام کے بارے میں	135
چھینک اور جمائی کے بارے میں	137
نکاح کے بارے میں	138
بچہ کی پیدائش کے بارے میں	141
مرغ اور گدھے کی آواز اور کتے کی بھونک کے بارے میں	144
آگ کے بارے میں	145
مجلس کے بارے میں	145
غصہ کے بارے میں	147
مصیبت زدہ لوگوں کے دیکھنے پر کیا کہنا چاہیے؟	148
بازار میں جانے کے بارے میں	149
آئینہ میں دیکھنے کے بارے میں	150

Marfat.com

فصد کھلوانے کے بارے میں 150

جب کان بجنے لگے 151

جب پاؤں سو جائے 151

جب سواری پھسلے تو کیا کہنا چاہیے 152

جسے کوئی ہدیہ دیا جائے اور دعا دی جائے تو وہ کیا کرے؟ 153

جس سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹائی جائے 154

موسم کا پہلا پھل دیکھنے پر کیا کہنا چاہیے؟ 155

وہ چیز جو اچھی لگ رہی ہے اور اسے نظر بد لگنے کا اندیشہ ہے 156

اچھا یا برا شگون لینا 158

غسل خانہ میں جانا 160

حواشی 161

مسنون اذکار اور ان کا فلسفہ 179

تمہید و تعارف 180

ا۔ مسنون اذکار کی حفاظت کیوں ضروری ہے؟ 182

(۱) سُبْحَانَ اللہ (۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 183

(۳) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 184

(۴) اللہُ اَکْبَرُ 185

(۵) جسمانی واخلاقی، مالی، خاندانی معاملات میں نفع مند و اطمینان بخش چیزوں
اور صورتوں کا سوال اور نقصان دہ چیزوں اور صورتوں سے حفاظت کی دعائیں 186

(۶) بارگاہ الٰہی میں اپنی عاجزی و نیازمندی پیش کرنا 187

(۷) توکل 187

Marfat.com

(۸) استغفار 188
(۹) اللہ پاک کے اسمِ گرامی سے برکت حاصل کرنا 189
(۱۰) جناب نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا 190
۲۔ اذکار اوران کی دس اقسام اوران کے فوائد واسرار 183
۳۔ اذکار واوراد کے مختلف اوقات واسباب اوران کے فوائد واسرار 191

Marfat.com

مقدمہ

(از مترجم)

۱۔ عبادات اسلامیہ میں دعا کا مقام

۲۔ دعاؤں اور اذکار کے مآخذ و مصادر

۳۔ دعاؤں اور اذکار کی اہم کتب

۴۔ اَلْکَلِمُ الطَّیِّب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے

۵۔ کیا غیر مسنون الفاظ میں دعا کی گنجائش ہے؟

۶۔ لغت عربی و غیر عربی میں دعا کا ذکر

۷۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے مختصر حالات زندگی

Marfat.com

Marfat.com

مقدمہ

ا۔ عباداتِ اسلامیہ میں دعاء کا مقام:

دعاء کا مطلب ہے اپنے دنیاوی ودینی معاملات میں اللہ تعالیٰ سے مدد، رحمت اور لطف وعنایت طلب کرنے کے لئے راز ونیاز پیش کرنا۔

جناب نبی کریم ﷺ نے اس کا مقام یوں بیان فرمایا ہے کہ:

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَة

''دعا ہی اصلِ عبادت ہے''

اسے امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ کے علاوہ امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس ارشاد گرامی سے معلوم ہوا کہ عبادت کا جوہر ولب لباب دعا ہی ہے۔

اللہ پاک سے دعا مانگنا اصل میں اللہ تعالیٰ کی اس پیشکش کو قبول کرنا ہے جو انہوں نے خود اپنے بندوں سے کی ہے چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ المؤمن (آیت: ۶۰) میں ارشاد الٰہی ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ

''اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار سنوں گا۔''

اور سورۃ البقرۃ (آیت ۱۸۶) میں ارشاد ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

''اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو بیشک میں نزدیک ہوں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں، جب بھی وہ مجھے پکارے۔''

ذکر کا معنی ومقام:

ذکر کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنی عقل، فکر اور وجدان کے ساتھ اللہ پاک کے ساتھ ہو اور اس کے شایانِ شان تسبیح تہلیل، حمد، استغفار اور اس کی ذات عالیہ کی بزرگی کے کلمات کے ساتھ اسے اپنی زبان سے بار بار اس کا تذکرہ کرے تاکہ اللہ پاک کے اس ارشاد پر عمل ہو:

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ [سورۃ الاحزاب: ۴۱، ۴۲]

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو بہت زیادہ اور صبح شام اس کی تسبیح کرو۔''

اور اس پر بھی عمل ہو جو اللہ پاک نے سورۃ الاحزاب میں مومنین کی صفت کے طور پر ذکر فرمایا ہے کہ:

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

''اور کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں، ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کا مرتبہ ہر شی سے بلند کیا ہے چنانچہ سورۃ العنکبوت میں ارشاد ہے:

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ [آیت: ۴۵]

''اور اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر شی سے بڑا ہے۔''

اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اللہ پاک کے ذکر کو دلوں کی زندگی کی دلیل قرار دیا ہے۔ صحیح بخاری میں ارشاد گرامی ہے:

مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

''جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اس کی مثال اور جو ذکر نہیں کرتا اس کی مثال ایسے ہے جیسے زندہ اور مردہ کی۔''

دعاء و ذکر ساتھ ساتھ:

دعاء اور ذکرُ اللہ کبھی ایک دوسرے میں داخل ہوتے ہیں یعنی ایک ہی عبارت میں دونوں داخل ہوتے ہیں اور کبھی ایک دوسرے کے سیاق میں ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم کی ایک ہی آیت میں اس کی مثال موجود ہے۔ سورۃ آل عمران آیت: ۱۹۱، میں ہے:

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

''وہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور پہلو کے بل ہوتے ہوئے اور آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں

Marfat.com

اے ہمارے پروردگار! آپ نے یہ بے مقصد پیدا نہیں فرمایا، آپ پاک ہیں،
پس ہمیں جہنم کے عذاب سے بچایئے۔''

اس آیت میں اللہ پاک نے ایک ہی عبارت میں اپنے فرمانبردار بندوں کا ذکر کرنا بھی بتایا اور دعا مانگنا بھی۔ اور سُبۡحَانَكَ میں ذکر ہے ساتھ ہی آگے جہنم کے عذاب سے بچنے کی دعا بھی۔

دعا اور ذکر الٰہی سب عباداتِ اسلامیہ میں جابجا بکھرے پڑے ہیں نماز، روزہ، حج وغیرہ سب دعاؤں اور اذکار سے اس طرح بھرے پڑے ہیں کہ ان کے بغیر وہ کامل نہیں ہوتے۔ فرائض کے علاوہ بھی تہجد، اعتکاف، زکوٰۃ وغیرہ سب اعمال دعا اور ذکر الٰہی سے عبارت ہیں۔ بلکہ مسلمان زندگی کے سب معاملات و معمولات میں ہر موقع ومحل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے۔ صبح بھی اور شام بھی حتی کہ ہر ہر حالت و کیفیت میں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ دعاؤں اور اذکار کی کتابیں شب و روز کی انسانی مصروفیات کے عنوانات سے مرتب کی گئی ہیں۔ سونا، جاگنا، کام پر جانا، لوگوں سے ملاقات کرنا، مجلس میں بیٹھنا، کھانا، پینا، سفر پر جانا، مریض کی عیادت کرنا، حالات کا پریشان ہونا، دشمن کا سامنا کرنا، بیمار ہونا، کامیابی پانا، شادی، خوشی، اولاد، رزق کی وسعت وغیرہ سب عنوانات ان کتابوں میں ملتے ہیں۔ چنانچہ دعاؤں اور اذکار کی بعض کتابوں کا تو نام ہی ''عَمَلُ الۡیَوۡمِ وَاللَّیۡلَة'' ہے۔ یعنی ایسی دعائیں اور اذکار جنہیں مومن شب و روز اپنی زبان پر رکھتا ہے اور اپنے رب تعالیٰ کا قرب پاتا ہے۔

شب و روز کی دعاؤں اور اذکار کے فوائد:

شب و روز کی ان دعاؤں اور اذکار پر عمل کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مومن کی عادات عبادات بن جاتی ہیں۔ مسلمان اپنی عادات کے اعمال کو اس کے لئے بتائے گئے اذکار اور دعاؤں سے اطاعت خداوندی کے جذبہ سے مزین کرتا ہے تو اس کے یہ سب کام عبادت بن جاتے ہیں اور یہ اسے رضاء الٰہی کا اہل بناتے ہیں مثلاً مسلمان جب کسی دنیوی غرض سے سفر پر روانہ ہونے لگتا ہے اور اس کی مسنون دعا پڑھتا ہے تو اس سفر پر ایسی مہر لگ گئی جس سے وہ صحیح آداب و شائستگی والا اور ایسے انداز کا سفر ہو گیا جس سے اس میں خیر و بھلائی آتی ہے اور مسافر بجا طور پر اللہ تعالیٰ سے نفع مندی، سفر کی مشقتوں کی آسانی، پیچھے چھوڑ جانے والے اہل وعیال کی خیریت وحفاظت اور سلامتی و کامرانی کے ساتھ واپسی کی امید لگا سکتا ہے۔ اور اسی سے یہ ایک دنیوی عمل عبادت بنتا ہے۔

Marfat.com

۲۔ دعاؤں اور اذکار کے مآخذ و مصادر

پہلا ماخذ: قرآن کریم:

مسنون و ماثور دعاؤں اور اذکار کا پہلا مصدر قرآنِ کریم ہے جس میں یہ پائے جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ چار انداز سے ملتے ہیں۔

پہلی صورت: قرآن کریم میں کسی دعا اور ذکر کے پائے جانے کی پہلی صورت تو یہ ہے کہ اس میں کوئی ذکر کرنے یا دعا مانگنے کا حکم ہو جیسے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس میں ہے:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲

''تم کہو: میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی اس شی کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا ہے۔''

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱

''تم کہو: میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے پروردگار کی۔''

یا جیسے سورۃ طٰہٰ میں ہے:

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝۱۱۴

''تم کہو: اے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرمائیے۔''

یا جیسے سورۃ المومنون میں ہے:

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝۱۱۸

''اور آپ کہیں: اے پروردگار! معاف فرمائیے اور رحم فرمائیے کہ آپ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہیں۔''

دوسری صورت: قرآن کریم میں دعا و ذکر کے پائے جانے کی دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ پاک نے فرشتوں کی یا انبیاء کی دعائیں اور اذکار ذکر فرمائے ہیں جیسے سورۃ المؤمن میں فرشتوں کی دعا نقل فرمائی ہے:

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝۷

Marfat.com

''اے ہمارے پروردگار! آپ کی رحمت وعلم ہر شی کو محیط ہے پس آپ ان بندوں کی بخشش فرمائیے جنہوں نے توبہ کی اور آپ کے راستہ کے پیروکار رہے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالیجئے۔''

یا جیسے سورۃ الانبیاء میں حضرت یونس علیہ السلام کی دعا نقل فرمائی:

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾

''تو یونس علیہ السلام نے تاریکیوں میں پکارا کہ کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، آپ پاکیزہ ہیں، بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں میں ہوں۔''

اور سورۃ الانبیاء ہی میں حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا ذکر فرمائی ہے کہ انہوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں شفاء کے لئے یوں درخواست کی:

وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾

''اور ایوب علیہ السلام کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے تکلیف آ لگی ہے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑے رحم فرمانے والے ہیں۔''

تیسری صورت: قرآن کریم میں دعا وذکر کے پائے جانے کی تیسری صورت یہ ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی دعا نقل کی جائے جیسے سورۃ البقرہ کی آخری آیات میں ہے:

وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾

''اور انہوں نے کہا ہم نے سنا اور اطاعت کی اے ہمارے پروردگار! ہم آپ کی بخشش کی درخواست کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔''

چوتھی صورت: پہلی تین صورتوں کے علاوہ بھی قرآن کریم کی کئی ساری آیات میں دعاؤں اور اذکار کا ذکر موجود ہے۔ جیسا کہ سورۃ الفاتحہ ہے یہ پوری کی پوری سورت ذکر ودعاء پر مشتمل ہے۔ خود حدیث پاک میں ہے کہ اللہ پاک فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم ہے، اس کا آدھا حصہ میرے لئے ہے یعنی میرے ذکر پر مشتمل ہے اور نصف میرے بندے کے لئے ہے یعنی اس میں بندہ اپنے لئے دعا کرتا ہے۔

Marfat.com

دوسرا ماخذ: احادیث نبوی علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات:

مسنون و ماثور دعاؤں کا دوسرا معتمد ماخذ جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی کتب ہیں۔ ان میں اس مقصد کے لئے حصے مخصوص ہیں۔ محدثین نے احادیث کو موضوع کے لحاظ سے ابواب میں تقسیم کیا ہے، چنانچہ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری میں ''کتاب الدعوات'' کے عنوان سے مسنون دعائیں اوراذکار جمع کئے ہیں ان کے علاوہ کتاب الصلوٰۃ، کتاب الصیام اور کتاب الحج وغیرہ میں بھی ان کی کافی تعداد موجود ہے۔ کتاب الدعوات میں نہتر باب ہیں جوایک سو چھ احادیث پر مشتمل ہیں۔ صحیح مسلم میں ''کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار'' کے تحت ستائیس باب ہیں جو دعاؤں اوراذکار پر مشتمل ایک سو ایک احادیث کو شامل ہیں۔ باقی کتاب میں مختلف عبادات وغیرہ کے حوالہ سے جو دعائیں اوراذکار مذکور ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔ سنن الترمذی کی کتاب الدعوات میں ایک سو بتیس ابواب ہیں جو دو سو چونتیس احادیث پر مشتمل ہیں۔ سنن ابن ماجہ میں بائیس ابواب پر مشتمل ''کتاب الدعاء'' ہے جس میں پینسٹھ احادیث ہیں۔ سنن ابی داؤد میں دعائیں اوراذکار ''کتاب الادب'' میں مذکور ہوئی ہیں جس میں بارہ ابواب اور ستاسٹھ احادیث ہیں۔

مسند امام احمد میں مسانید کے مطابق دعائیں اوراذکار پوری کتاب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ البتہ الشیخ احمد عبدالرحمن البنا نے مسند احمد کی ''الفتح الربانی'' کے نام سے جو ترتیب قائم کی ہے اس میں انہوں نے ''کتاب الاذکار والدعوات'' کا الگ عنوان قائم کیا ہے جس میں بیالیس ابواب ہیں جو دو سو پچانوے احادیث پر مشتمل ہیں۔

تیسرا ماخذ: وہ اولین کتب جو صرف اسی موضوع پر جمع کی گئیں:

مسنون و ماثور دعاؤں اوراذکار کے لئے تیسرا ماخذ حدیث کی وہ کتابیں ہیں جو ان مؤلفین نے جمع کی ہیں جن کی اپنی سند جناب رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہے۔ یہ کتابیں بھی حدیث کی کتب کی طرح ایک مستقل ماخذ ہیں کیونکہ ان کے مؤلفین نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایتیں جمع کیں جنہوں نے کتب کی شکل پائی، انہوں نے کسی اور کی کتاب سے نقل نہیں کیں اور ایسی کتابیں بہت محدود ہیں۔ اس طرح کی جو کتابیں نقل در نقل آگے چلیں اور پھر مطبوع شکل میں آئیں وہ دو ہیں۔

Marfat.com

ایک سنن نسائی کے مؤلف امام احمد بن شعیب النسائی المتوفی: ۳۰۳ھ کی ''عَمَلُ الْیَومِ وَاللَّیْلَة''
اور دوسری امام ابوبکر ابن السنی المتوفی: ۴۶۳ھ کی کتاب ''عَمَلُ الْیَومِ وَاللَّیْلَة'' جو
سننِ نسائی کے راوی بھی ہیں۔

امام نسائی نے اپنی ''عَمَلُ الْیَومِ وَاللَّیْلَة'' یا تو اس لئے لکھی کہ اپنی سنن کے ساتھ شامل کر دیں اور ایسا نہ ہوسکا۔ اگر ایسا ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ امام نسائی نے اپنی سنن میں باقی اصحابِ صحاح کی طرح کِتَابُ الْاَدْعِیَةِ وَالْاَذْکَارِ کا عنوان کیوں قائم نہیں کیا۔ یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ نے اسے اپنی سنن کے علاوہ الگ سے مستقل کتاب کے طور پر جمع کیا ہو۔ بہر حال جو بھی ہو اس میں گیارہ سو اکیس احادیث ہیں اور اس طرح امام نسائی ادعیہ واذکار کے معاملہ میں باقی صحاح کے مؤلفین پر فوقیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے اور کسی نے اتنی احادیث نہیں لیں۔

ابن السنی کی کتاب میں کل سات سو ستر احادیث ہیں۔ جن میں امام نسائی سے لی ہوئی روایات بھی ہیں اور دیگر بھی جیسا کہ عنوانات کا معاملہ ہے کہ اس میں امام نسائی والی کتاب کے عنوانات بھی ہیں اور ان سے مختلف بھی۔

اس طرح کی اور بھی معتبر کتابیں جمع کی گئیں تھیں، جن میں سے بعض کے مکمل مخطوطے ملتے ہیں اور بعض کے ناقص۔

۳۔ دعاؤں اور اذکار کی اہم کتب:

چونکہ دعاؤں کے مآخذ و مصادر معروف اور معتبر ہیں اور ان میں ان کے مواقع نمایاں ہیں اس لئے اس موضوع پر بہت زیادہ کتابیں لکھی گئیں، بہت سارے عنوانات قائم کئے گئے، شرحیں لکھی گئیں، اختصار کئے گئے اور مؤلفین نے اپنی صوابدید کے مطابق قارئین کے فائدے کیلئے حذف واضافے بھی کئے، کئی طرح سے وضاحتیں لکھیں، مختلف دعاؤں کے موقع ومحل پر کلام کیا اور دعاء کے آداب وغیرہ کی تفصیلات بھی قلمبند فرمائیں۔ ہمارا خیال نہیں کہ یہ باب کبھی بند ہوگا کیونکہ مسلمانوں کو دعا کی اہمیت اور عبادات میں ان کے مقام کا علم ہے۔ اس لئے دعاؤں کی سب کتابوں کا احاطہ تو مشکل ہے البتہ چند قدیم کتب کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے اور اس کے ساتھ ان میں امام ابن تیمیہؒ کی کتاب ''اَلْکَلِمُ الطَّیِّب'' کے مقام ومرتبہ کے بارے میں بھی کچھ عرض کیا جاسکتا ہے۔

Marfat.com

(۱) امام نسائی اور امام ابن السنی کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ :

اس موضوع کی سب سے قدیم کتب میں الشیخ احمد بن اسحاق الانباری المتوفی: ۳۱۸ھ اور ابوعبداللہ احمد بن حرب المتوفی: ۲۳۴ھ کی کتاب الدعاء کے علاوہ امام طبرانی المتوفی: ۳۶۰ھ اور ابوالعباس جعفر المستغفری المتوفی: ۴۳۲ھ اور علی بن احمد واحدی المتوفی: ۴۶۸ھ کی کتاب الدعوات کے نام ملتے ہیں۔ مگر ان میں سب سے بڑھ کر معروف اور اقدم وہ دو کتب ہیں جو ہم نے اوپر مآخذ و مصادر میں ذکر کیں یعنی امام نسائی کی اور امام ابن السنی کی عمل الیوم واللیلۃ۔ امام نسائی کی کتاب سب سے پہلے بیروت میں ۱۹۸۵ء میں ڈاکٹر فاروق حمادۃ نے چھاپی۔ اس کے بعد دار نشر بیروت نے ۱۹۸۸ء میں چھاپی۔ مؤلفؒ نے کوشش کی ہے کہ زندگی کے شب و روز کے سبھی معاملات سے متعلق دعائیں اور اذکار جمع ہو جائیں اسی لئے عنوانات بھی اسی طرح کے قائم کئے چنانچہ پہلا عنوان یہ قائم کیا کہ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحَ (کہ جناب نبی کریم ﷺ صبح کو کیا دعا پڑھتے تھے؟) اس طرح چلتے چلتے یہاں تک پہنچے کہ جناب نبی کریم ﷺ سوتے وقت کیا پڑھتے تھے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں عبادات اسلامیہ سے متعلق دعائیں اور اذکار بھی ہیں جیسے نماز و روزہ۔

امام ابن السنی کی کتاب پہلے ہندوستان اور مصر میں چھپی، پھر ۱۹۶۹ء میں استاد عبدالقادر طٰہ کی تحقیق کے ساتھ قاہرہ میں طبع ہوئی۔ یہ کتاب اپنے اسلوب و موضوع میں امام نسائی کی کتاب کے مشابہ ہے لیکن کچھ اس کی اپنی الگ خصوصیات بھی ہیں۔ ان دونوں میں سے کون سی کتاب دوسری سے فائق ہے اس میں علماء کی آراء مختلف ہیں۔ کشف الظنون کے مؤلف لکھتے ہیں اس موضوع پر علماء نے بہت ساری کتابیں لکھیں مگر ان میں سب سے احسن کتاب امام نسائی کی ہے اور ان کی کتاب سے بھی بڑھ کر کتاب ان کے شاگرد ابن سنی کی ہے جو اس موضوع پر جامع ترین کتاب ہے لیکن طویل ہے۔

عمل الیوم واللیلۃ نام کی کتابیں امام ابونعیم اصفہانی، امام سیوطی اور الحافظ عبدالعظیم المنذری المتوفی: ۶۵۶ھ کے حوالہ سے بھی ملتی ہیں۔

Marfat.com

(۲) کتاب الاذکار للنووی رحمہ اللہ تعالیٰ:

امام محی الدین یحییٰ بن شرف النووی الدمشقی المتوفی: ۶۸۶ھ کی یہ کتاب اس موضوع کے قدیم معتبر ماٰخذ اور عوام الناس کے استعمال کے لئے لکھی گئی بعد کی کتب کے درمیان ایک واسطہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی لئے اہلِ علم نے اس پر بڑا کام کیا ہے، اس پر تقریظیں لکھیں، مختلف انداز سے اس کی شرحیں لکھیں، اس کے اختصار کئے اور یہ کتاب اتنی مقبول ہوئی کہ کہا جانے لگا ''بِعِ الدَّار. وَاشْتَرِ الْاَذْکَار'' بے شک گھر بیچ مگر ''کتاب الاذکار'' ضرور خرید۔

مؤلفؒ نے اختصار کرتے ہوئے احادیث کی سندیں چھوڑ دیں مگر ساتھ مختصر تخریج اور صحت کے لحاظ سے حدیث کے مقام ومرتبہ کا تذکرہ ضرور کیا، ہر باب میں وافر تعداد میں احادیث لانے کے ساتھ ساتھ علم حدیث کی قیمتی معلومات، اہم قواعد، انسانی نفس کی تہذیب میں معاونت کرنے والے آداب بھی لکھے جو ایک سالک کے لئے بہت ضروری ہیں۔ زبان بہت آسان استعمال کی۔ یہی وجہ ہے کہ بعد والوں کے لئے یہ کتاب ایک معتبر حوالہ بن گئی۔ کوئی محقق یا مؤلف اس سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔

(۳) ابن تیمیہؒ کی اَلْکَلِمُ الطَّیِّب:

شیخ الاسلام ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن تیمیۃ جوحران میں ۶۶۱ھ میں پیدا ہوئے اور دمشق میں ۷۲۸ھ میں فوت ہوئے، عقیدۂ توحید کی تعلیم وتبلیغ اور بدعات کی تردید میں اپنے مضبوط موقف وثابت قدمی اور اپنی تالیفات کی وجہ سے ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ آپؒ نے اپنی اس کتاب کا نام قرآن کریم کی آیت ''اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ'' (اسی کی طرف پاکیزہ کلمات بلند ہوتے ہیں اور عملِ صالح بھی اسی کی طرف بلند ہوتا ہے) سے اخذ کیا ہے۔

یہ کتاب قاہرہ میں مطبعہ منیریہ کی طرف سے کئی بار چھپتی رہی۔ پھر اس کی ایک اشاعت شیخ ناصرالدین البانی اور الشیخ محمد زہیر الشاویش المیدانی دمشقی کے اہتمام سے ۱۳۸۵ھ میں سامنے آئی۔ یہ کتاب اکسٹھ ابواب اور دوسو تریپن احادیث پر مشتمل ہے۔ لگتا یہ ہے کہ مؤلفؒ کے پیشِ نظر یہ تھا کہ مسنون دعاؤں اور اذکار کی ایک ایسی کتاب وجود میں آئے جو بغیر کسی اضافی بحث وتفصیل کے

Marfat.com

لوگوں کو صرف دعائیں واذکار مہیا کردے تاکہ وہ انہیں حسبِ موقعہ بے تکلف استعمال کریں۔ اسی لئے مؤلف نے عنوانات کے حسن پر خاص توجہ دی اور اس کے تحت بغیر کسی مداخلت کے احادیث کی نصوص دیدیں۔ ایسی کتابیں دعاؤں اور اذکار کے پڑھنے والوں کے لئے بہت مفید ہوا کرتی ہیں۔ چنانچہ اس کتاب کے بعد بہت ساری کتابیں اسی طرح کی ترتیب دی گئیں۔

(۴) امام ابن قیمؒ کی اَلْوَابِلُ الصَّیِّبِ مِنَ الْکَلِمِ الطَّیِّبِ:

حافظ ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر المشہور بہ ابن قیم الجوزیۃ جو ۶۹۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۵۲ھ میں دمشق میں فوت ہوئے، نے اپنی اس کتاب میں اپنے استاد علامہ ابن تیمیہؒ کی پیروی کی ہے۔ نام میں بھی اور بغیر سند کے صرف تخریج کے ساتھ احادیث کے ذکر پر اکتفاء کرنے میں بھی۔ یہ کتاب پچہتر ابواب پر مشتمل ہے۔ جس میں روزمرہ زندگی کے معمولات اور بڑی بڑی عبادات کی دعاؤں اور اذکار کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مؤلفؒ نے شروع میں ایک مفصل مقدمہ دیا ہے جس کا حجم باقی کتاب کے برابر ہے۔ اس مقدمہ میں تہذیبِ نفس کے مجربات، اہلِ ذکر کے فضائل ومناقب واحوال وکیفیات اور ان کی مجالس کی خصوصیات کے علاوہ ذکر کے آداب وغیرہ بیان کئے ہیں۔

(۵) علامہ ابن الجزریؒ کی عدۃُ الحصنِ الحصینِ مِنْ کَلَامِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ:

شیخ القراء محمد بن محمد بن الجزری المتوفی: ۸۳۳ھ کی یہ کتاب قدیم متوسط کتب کے سلسلہ کی آخری کڑی ہے۔ اس میں چھ سو چھبیس احادیث ہیں۔ مؤلفؒ نے اس میں احادیث کے ذکر کرنے اور تخریج کی طرف اشارہ کرنے میں بہت اختصار وایجاز سے کام لیا ہے۔ اس کی کئی شرحیں لکھی گئیں جن میں سے اکثر مطبوع ہیں۔ اور یہ کتاب بھی مسنون اذکار سے شغف رکھنے والے خوش بختوں میں بہت مقبول رہی ہے۔

اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ جو آپ کے ہاتھ میں ہے

امام ابن تیمیہؒ کا یہ مختصر رسالہ اپنے موضوع پر ایک متن کی حیثیت رکھتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن قیم الجوزیہؒ کی ''اَلْوَابِلُ الصَّیِّبِ فِی الْکَلِمِ الطَّیِّبِ'' اسی کی شرح ہے اور علامہ بدرالدین العینی المتوفی ۸۵۵ھ نے اَلْعِلْمُ الْھَیِّبُ کے نام سے امام

Marfat.com

ابن تیمیہؒ کے اس رسالہ کی بڑی ضخیم شرح لکھی۔موجودہ اُردو ترجمہ کے دوران یہ دونوں کتابیں ہمارے پیشِ نظر رہیں۔امام ابن تیمیہؒ نے اپنی اس کتاب میں دوسوترپن احادیث نقل کی تھیں۔مگر علامہ ناصرالدین البانی نے اپنے انداز سے اس کتاب پر تحقیق، تعلیق اور تخریج کی جو ۱۳۸۵ھ میں طبع ہوئی۔انہوں نے اپنی تخریجات وتعلیقات میں کچھ احادیث پر جرح کی کہ یہ سند کے لحاظ سے کمزور ہیں۔جس مکتبہ نے اسے طبع کیا اس نے علامہ البانی سے اس کتاب میں اختصار کرنے کی خواہش کی تو دوسری بار انہوں نے ۱۳۹۰ھ میں اس کے مواد کی چھانٹی کی اور دوسو ترپن میں سے ایک سوترانوے احادیث باقی رکھیں۔ان کا خیال تھا کہ یہ احادیث بالکل صحیح ہیں انہیں کو شائع کیا جائے۔چنانچہ یہی ہوا اور اب کی بار یہ کتاب ''صَحِیحُ الْکَلِمِ الطَّیِّبِ'' کے نام سے شائع ہوئی اور پھر اسی کتاب کی علامہ ابن تیمیہ کی کتاب کے طور پر ایسی تشہیر کی گئی کہ اصل کتاب غائب ہی ہوگئی۔ہمیں علامہ البانی کی اس طرح کی تہذیب واختصار پر اطمینان نہیں ہے کیونکہ اس طرح کی یک طرفہ ومبہم جرح کی بنیاد پر کی جانے والی تہذیب واختصار سے نہ صرف ائمۂ اسلاف کی کتب کی تفریق وتضییع لازم آتی ہے بلکہ اس سے امت میں انتشار جنم لیتا ہے اوراصولِ حدیث کی روشنی میں کیے ہوئے اکابر محدثین ومحققین کے کام سے امت محروم ہوتی ہے۔

علامہ البانی اپنی تحقیق کا جو فلسفہ بیان فرماتے ہیں وہ یقیناً ایک عام قاری کیلئے دلچسپ وپرکشش ہوسکتا ہے مگر اسلامی لٹریچر کی وہ ہمہ گیری اور اصولِ نقل وروایت کی وہ بنیاد جس پر تیسری صدی ہجری میں حدیث کی تدوین ہوئی وہ سب کچھ ختم ہوجاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اسلام چند اشخاص کی رِوَایت پسندی کی ترجیحات کا نام رہ جائے گا اور اس کا مطلب ہوگا قرونِ اُولیٰ کا مکمل نظامِ فکر وعمل، خیرالقرون کی تدوین وتہذیبِ علوم، ہزار سالہ تاریخ اور علمائے ربانیین کی کاوشوں سے ترکیب پانے والی حَبْلُ اللّٰہِ الْمَتِیْن سے دست کش ہوجانا۔علامہ البانی اپنے طور پر حدیث کی کتابوں کو غیر صحیح اور غیر ثابت شدہ روایات سے خالی کرنا چاہتے ہیں اور اس مقصد کے لئے انہوں نے نہ صرف مختلف موضوعات پر مشتمل اکابر علماء ومحققین کی کتب میں قطع وبرید کی بلکہ صحاح ستہ پر بھی نشتر چلایا ہے۔

ہمارے نزدیک علمی دیانت داری اور دورِ حاضر کے مسلمانوں کی عمومی صورتِ حال کا تقاضا یہ ہے کہ انہیں اصولِ حدیث کا صحیح شعور، درایتِ حدیث سے متعلق متوازن وراست فہم وفکر، متون کے درجہ میں تشکیل پانے والی امہات الکتب کا صحیح پس منظر، ان کی حفاظت کی اہمیت اور دورِ حاضر

Marfat.com

کے تناظر میں دینِ اسلام کے اہداف حاصل کرنے کے لئے اس ورثہ کا استعمال جیسے موضوعات پر لا کر ان کی قوت فکر و عمل کو صیقل کیا جائے۔

المیہ یہ ہوا کہ اس وقت مارکیٹ میں اس کتاب کا وہی ایڈیشن دستیاب ہے جو علامہ البانی صاحب کی قطع و برید کے بعد شائع ہوا ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ کی کتاب اپنی اصل حالت میں عموماً ناپید ہے۔ ہم نے بہت تلاش کی مگر میسر نہ ہوئی۔ ایک دفعہ تو ہم مایوس ہی ہو گئے کہ سردست اب اسی ادھوری کتاب کا ترجمہ ہی شائع کرنا پڑے گا جو مہیا ہے۔ چنانچہ خواہی نخواہی اسی کا اردو ترجمہ کیا۔ جب تکمیل کے بعد اس کا مسودہ محترم فیض محمد قریشی صاحب کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ مجھے پہلے بتاتے کہ اصل کتاب مہیا نہیں ہوئی تو ہم اس کام کو شروع ہی نہ کرتے۔ بندہ نے اس کے بعد اصل کتاب کی تلاش کے لئے ایک اور کوشش کی جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ہوئی اور امام ابن تیمیہؒ کی اصل کتاب ''اَلْكَلِمُ الطَّيِّبُ مِنْ اَذْكَارِ النَّبِيِّ ﷺ'' کا وہ نسخہ دستیاب ہو گیا جو سنہ ۱۳۴۹ ہجری میں اَلْمَكْتَبَةُ الْقَيِّمَة بھنڈی بازار بمبئی نمبر ۹ کے مالکان شَرْفُ الدِّيْنِ اَلْكُتُبِيْ وَاَوْلَادُهٗ نے شائع کیا تھا اور یہ نسخہ دراصل اس نسخہ کا عکس ہے جو مطبعه التضامن الاحوی لصاحبها حافظ محمد داود، مصر نے شائع کیا تھا۔ اس کے مل جانے پر ہم نے نئے سرے سے اس کے مطابق ترجمہ کرنا شروع کیا جو الحمدللہ آج ۴ر رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ بروز جمعرات کو مکمل ہو رہا ہے۔ اس نسخہ پر امام ابن تیمیہؒ کی ذکر کردہ احادیث پر کبار علمائے ازہر میں سے ایک بڑے عالم الشیخ محمد الناجی البسنوی کی تخریج بھی ہے۔ ہم نے وہ مکمل تخریج و تحشیہ اس اردو ترجمہ کے ساتھ حواشی کی شکل میں بعینہٖ نقل کر دیا ہے تا کہ اہل علم مستفید ہو سکیں۔

کیا غیر مسنون الفاظ میں دعا کی گنجائش ہے؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآنی و نبوی دعائیں سراپائے ہدایت ہیں۔ اللہ پاک اور ان کے رسول ﷺ کی ہدایت و راہنمائی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں: وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ [سورۃ النساء] ''اور اللہ پاک سے زیادہ سچی بات کس کی ہو سکتی ہے۔'' اور ارشاد گرامی ہے: وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ [سورۃ النساء] ''اور بات کہنے کے لحاظ سے اللہ پاک سے زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے''۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ارشادِ الٰہی ہے: وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ [سورۃ الحشر: ۷] ''اور اللہ کے رسول ﷺ جو تمہیں دیں اسے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ۔''

۱۴۲۴۹۵

Marfat.com

جناب نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَخُذُوا بِهِ. [رواہ مسلم] ’’جب میں تمہیں کسی شی کا حکم دوں تو اس کو لے لو۔‘‘

جناب رسول اللہ ﷺ کو جوامع الکلم عطا کئے گئے ہیں لہٰذا آپ ﷺ کی دعائیں اور اذکار اللہ پاک کی طرف سے تعلیم کئے ہوئے ہونے کے علاوہ جامعیت و بلاغت اور ایجاز سے متصف ہیں۔ جو بھی داعی و ذاکر قرآنی و نبوی دعاؤں کو اختیار کرے گا وہ اللہ پاک اور اللہ پاک کے رسول ﷺ کی ہدایت پر مضبوط رہے گا اور سب منقول و معروف دعاؤں میں سے افضل پر عمل کرنے والا ہوگا۔

لیکن انسان انسان ہے کبھی اس سے کسی دینی یا دنیاوی معاملہ میں پر جوش ہوتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں اس چیز کے لئے زبان سے ایسے جملے ادا ہوتے ہیں جو مسنون نہیں جیسا کہ عام طور پر انسان دعائیں مانگتے ہی رہتے ہیں تو کیا اس دعا کی اجازت ہے یا نہیں؟

کئی اہلِ علم دو احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہاں یہ جائز ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

پہلی حدیث وہ جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد کے بارے میں صحیح بخاری میں بھی ہے اور صحیح مسلم میں بھی، کہ انہوں تشہد کے الفاظ نقل کر کے آخر میں فرمایا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ کہ نماز میں تشہد پڑھنے کے بعد جو دعا اسے پسند ہو مانگے۔

امام نوویؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

’’دنیا و آخرت کے بارے میں جو دعا چاہے مانگے جائز ہے جب تک کہ گناہ کی نہ ہو اور یہی ہمارا اور جمہور کا مذہب ہے جبکہ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں: نماز میں قرآن و سنت میں آئی ہوئی دعاؤں کے علاوہ کوئی دعا جائز نہیں۔‘‘

دوسری حدیث وہ ہے جو ابوداؤد میں ہے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا میں تشہد پڑھتا ہوں پھر کہتا ہوں: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ میں آپ کی مانگی ہوئی اور معاذ کی مانگی ہوئی دعا اچھی طرح سے نہیں سن پاتا! تو حضور ﷺ نے فرمایا: ہم بھی اسی طرح کی دعا مانگتے ہیں۔ علامہ محمد بن اسماعیل الکحلانی الصنعانیؒ اس پر لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا آدمی جن الفاظ سے چاہے دعا مانگ سکتا ہے خواہ مسنون ہوں یا غیر مسنون۔

Marfat.com

توجب نماز میں غیر مسنون الفاظ سے دعا مانگنا جائز ہے تو نماز کے باہر بطریقِ اَولیٰ جائز ہے۔
ہاں البتہ یہ اجازت بقدرِ ضرورت ہوگی یہ مطلب نہیں کہ آدمی مسنون وغیر مسنون کو برابر سمجھ لے!
کیونکہ غیر مسنون دعا اگرچہ جائز ہے مگر مسنون سے کم تر ہے۔ نیز اگر یہ دروازہ کھول ہی دیا جائے
تو غیر مسنون دعائیں اوراذ کار عبادات کا جزو بن جائیں گے۔ امام ابن تیمیہؒ نے اس بارے میں
خبردار کیا ہے آپ فرماتے ہیں:

''انسان کے لئے شرعی طریقہ یہ ہے کہ مسنون دعائیں مانگے کیونکہ دعا افضل العبادات ہے تو دوسری عبادتوں کی طرح ہمیں چاہئے کہ اس میں بھی اسی کی پیروی کریں جو اللہ پاک اور رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمایا ہے۔ جو قرآنی دعا کے علاوہ کوئی اور دعا چاہتا ہے تو اسے چاہئے وہ اکمل وافضل دعاؤں سے محروم نہ ہو اور وہ نبوی دعائیں ہیں کیونکہ یہ جمیع مسلمانوں کے اتفاق سے اکمل وافضل ہیں۔''

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز میں قرآنی ونبوی دعاؤں کے علاوہ لوگوں کی بتائی ہوئی دعا مانگنا جائز نہیں ہے۔ اس لئے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''ہماری یہ نماز! لوگوں کی باتیں اس کے شایانِ شان نہیں ہیں۔'' شوافع نماز میں غیر مسنون دعاء مانگنے کو جائز کہتے ہیں مگر ان کے ہاں بھی یہ تنبیہ موجود ہے کہ ''ایسی دعاء نہ مانگی جائے جس میں نماز کی عظمت کے ساتھ مناسبت کا فقدان ہو۔'' حنفی کہتے ہیں اس کا محفوظ ترین حل یہی ہے کہ قرآن وسنت والی دعائیں ہی مانگی جائیں۔

٦۔ لغت عربی وغیر عربی میں دعا وذکر

جمہور ائمہ وعلماء ہمیشہ سے مسنون دعا وذکر کو غیر مسنون پر ترجیح دیتے چلے آئے ہیں مگر بعض علماء کے ہاں نماز کے معین مواقع میں غیر مسنون دعا مانگنے کی اجازت بھی رہی ہے۔ اسی طرح نماز سے باہر بھی اس کی اجازت ہے مگر مخصوص قیود کے ساتھ۔ مناسب یہ ہے کہ پہلے مسنون عربی دعائیں مانگے پھر غیر عربی میں ان کے معانی دہرائے کیونکہ مسنون دعائیں قرآن وسنت سے ماخوذ ہیں اور یہ دونوں عربی میں ہیں۔

لیکن چونکہ دینِ اسلام عالمی دین ہے۔ پوری انسانیت اس کی مخاطب ہے اللہ پاک سورۃ سباء آیت ۲۸ میں ارشاد فرماتے ہیں: وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا

Marfat.com

''اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر سارے کے سارے انسانوں کے لئے بشارت سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر'' یعنی اسلام سب کے لئے ہے عربوں کے لئے بھی اور غیر عربوں کے لئے بھی۔

سورۃ الروم آیت ۲۲ میں ہے: وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ''اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف'' دعا کی ضرورت عربی کو بھی ہے اور غیر عربی کو بھی یہ کوئی پابندی نہیں کہ ہر کوئی عربی ہی میں دعا مانگے۔ نیز یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ کوئی غیر عربی مسلمان ہوتے ہی فوراً مسنون عربی دعائیں سیکھ لے لہٰذا اس میں کوئی بُعد نہیں کہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد ضرور ایسی رہے گی جو عربی سے ناواقف ہو اور عربی میں اپنا مدعا پیش کر سکنے کے قابل نہ ہو۔ علمائے اسلام نے شروع سے ہی اس معاملہ پر توجہ دی اور اس کا حل پیش کر دیا جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ تاہم یہاں حسبِ موقعہ کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

(۱) ایک مسئلہ تو ہے نماز کی تکبیرات، قراءت فاتحہ، کوئی چھوٹی سی سورۃ، تسبیحات، تشہد اور سلام وغیرہ کا۔ ان چیزوں میں تو چھوٹ نہیں ہر مسلمان کو ہر حال میں انہیں سیکھنے کی جدوجہد کرنی پڑے گی۔ چنانچہ پوری تاریخ اسلام گواہ ہے کہ فارسی، ترکی، اردو، سواحلی، انڈونیشی وغیرہ زبانوں کے مسلمان اسی پر آسانی سے عمل کرتے رہے۔ اتنی عربی میں کسی زبان والوں کو عموماً کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ اور اتنے الفاظ و جملے تو مسلمانوں کی زبانوں کے ادب کا حصہ ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی اس قدر عربی کا تکلم بھی نہ کر سکے تو اس کے لئے عربی لغت کے دوسرے کلمات سُبْحَانَ اللهِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ وغیرہ کے استعمال کی رخصت ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے سنن ابوداؤد باب . ما یجزی الامی والاعجمی من القراءۃ اور جامع الترمذی باب ماجاء فی وصف الصلوٰۃ

(۲) جہاں تک نماز سے باہر کی دعاؤں اور اذکار کا مسئلہ ہے تو اس میں یہ ہے کہ آدمی مسنون دعاؤں کو اپنے اصل الفاظ میں سیکھنے کی کوشش کرے اگر یاد نہ ہوں ان کا ترجمہ استعمال کرنا بھی فائدے سے خالی نہیں ہے۔ اپنی اور دعائیں بھی اپنی زبان میں مانگ سکتا ہے کیونکہ اللہ پاک کا ارشاد ہے: لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ''اللہ تعالیٰ کسی کو مکلف نہیں بناتے مگر اس کی طاقت کے مطابق۔''

Marfat.com

قرآن کریم کا ترجمہ قرآن نہیں ہے مگر ضرورت کے مواقع میں آیات کا ترجمہ استعمال کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے، اسی طرح حدیث کا ترجمہ حدیث نہیں ہے مگر حسب ضرورت اس کا ترجمہ استعمال کرنا جائز ہے۔ جو معاملہ قرآن کریم کے ساتھ جائز ہے بلاشبہ وہ حدیث شریف اور اس سے نیچے کے مواد میں جائز ہے۔ فتاویٰ ابن تیمیہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ اللہ پاک علیم وخبیر ہیں وہ ہر زبان سمجھتے ہیں، ہر دل کی صدا پہچانتے ہیں: وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۲۴﴾ (سورۃ البقرۃ)

اللہ پاک تو سورۃ الاسراء آیت: ۴۴ میں فرماتے ہیں: تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۚ ''اسی کی پاکی بیان کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں اور کوئی چیز نہیں مگر اس کی تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو''، یعنی اللہ پاک صرف بندوں کی نہیں بلکہ بے جان چیزوں کی زبان بھی سمجھتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے ہاں اس پر شروع دور سے ہی عمل چلا آتا ہے کہ لوگ اللہ پاک سے ہر زبان میں دعائیں مانگتے چلے آ رہے ہیں اس حوالہ سے کبھی کوئی روک ٹوک نہیں رہی۔

ہاں البتہ اہل علم کے ہاں یہ طریقہ محمود رہا ہے کہ آدمی پہلے عربی دعائیں مانگے پھر اپنی زبان میں۔

(۳) دعا و ذکر خواہ عربی میں ہو خواہ غیر عربی میں اس کی اہم چیز یہ ہے کہ آدمی دل و دماغ کے پورے دھیان و توجہ، اعضاء کے خشوع و خضوع، معنی مفہوم کے ادراک اور قبولیت کے یقین کے ساتھ یہ عمل کرے۔ صحت معنی، صحت تعبیر اور صحت ادراک ضروری ہے۔ صحیحین میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ وہ اونگھ رہا ہو، اسے کیا معلوم کہ استغفار کرتے ہوئے اپنی برائی مانگ لے۔

Marfat.com

امام ابن تیمیہؒ کے مختصر حالات زندگی

نام ونسب و پیدائش:

احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام ابن عبداللہ بن ابی القاسم الخضر ی النمیر ی الحرانی الدمشقی الحنبلی، ابوالعباس، تقی الدین ابن تیمیہ، الامام، شیخ الاسلام۔ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین

امام ابن تیمیہؒ ۱۲ ربیع الاول ۶۶۱ھ کو قصبہ حران میں پیدا ہوئے۔ چھ سات برس کی عمر میں والد کے ساتھ دمشق منتقل ہو گئے۔

تعلیم و تعلم:

آپؒ نے بچپن ہی میں دمشق میں قائم بڑی بڑی علمی مجلسوں اور حلقہ ہائے درس میں شرکت کی۔ کم عمری ہی میں بڑی متکلمانہ ومناظرانہ بحثوں میں حصہ لیتے جس سے لوگ حیران ہوتے۔ علم حساب اور خط بھی سیکھا۔ فقہ، نحو وعربیت اور علم تفسیر اپنے زمانہ کے مشاہیر سے حاصل کیا۔ علم حدیث پر خاص توجہ دی۔ مسند امام احمد کئی مرتبہ سنی۔ معجم کبیر طبرانی اور بڑی بڑی کتب مستقل طور پر سنیں۔ سترہ برس کی عمر میں فتویٰ دینے لگے۔

مقام ومرتبہ:

آپؒ کی عمر اکیس برس کی تھی جب آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوا۔ آپ کے والد کبار حنابلہ میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد آپ ان کی جگہ درس دینے لگے۔ جمعہ کے خطبات میں قرآن کریم کی تفسیر کے ایسے نکات بیان کرتے کہ دور دور تک شہرت ہوتی چلی گئی۔ اکتیس برس کی عمر میں حج کیا، واپس آئے تو امام وقت کے طور پر معروف ہو چکے تھے۔

آپ نہ صرف اپنے زمانہ کے بلکہ اپنے بعد کی تاریخ اسلام کے نابغہ شمار ہوتے ہیں۔ علماء آپ کے القاب میں امام الائمہ، مفتی الامۃ، بحر العلوم، سید الحفاظ، فارس المعانی والالفاظ، فرید العصر اور قریع الدہر جیسے الفاظ لکھتے ہیں۔

Marfat.com

آپ حکمت وفلسفۂ اسلام کے بڑے ماہر، بے مثال داعیٔ اصلاح ،تفسیر قرآن اور اصول میں مسلّم امام تھے۔فصیح اللسان وفصیح القلم تھے بیس سال سے بھی کم عمر میں مسندِ تدریس وافتاء پر فائز ہوئے۔

جہاد:

آپ ان مخصوص بزرگوں میں سے ایک ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہاد باللسان و جہاد بالقلم کے ساتھ جہاد بالسیف کے شرف سے بھی مشرف فرمایا۔

۶۹۶ھ میں جب تاتاری شام آئے اور ناصر بن قلاوون کا لشکر شکست کھا چکا، امراء وعلماء شہر چھوڑ گئے تو اس وقت امام ابن تیمیہؒ نے بھاگ جانے پر عوام الناس کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی اور عوامی نمائندوں کا ایک وفد لے کر آپ تاتاریوں کے سربراہ قازان سے ملے۔قازان آپ کی جرأت اور دبدبہ سے متاثر ہوا اور لوگوں کو امن دینے کا وعدہ کیا۔

۷۰۲ھ میں جب دوسری بار تاتاری شام پر حملہ آور ہوئے تو امام ابن تیمیہؒ نے ان کے لشکر سے باقاعدہ لڑائی کی اور فتح پائی۔

آپ کو اپنے ایک فتویٰ کی وجہ سے مصر طلب کیا گیا۔وہاں گئے تو ایک جماعت نے آپ کے خلاف حاکم کو بھڑکایا اور اس نے آپ کو قید میں ڈال دیا، بعد میں اسکندریہ کی جیل میں منتقل کئے گئے۔ ۷۱۲ھ میں رہا ہو کر دمشق واپس آئے۔پھر ۷۲۰ھ میں قید کر لئے گئے۔کچھ عرصہ بعد رہا ہوئے، پھر قید کئے گئے۔الغرض قید ہی کی حالت میں فوت ہوئے۔پورا دمشق آپ کے جنازہ میں آیا۔

علماء کے تاثرات:

علامہ مزیؒ فرماتے ہیں میں نے ابن تیمیہ جیسا کوئی اور نہیں دیکھا، کتاب وسنت کو ان سے زیادہ جاننے والا اور اس پر عمل کرنے والا کوئی اور نہیں دیکھا۔

ابن الزملکانیؒ کہتے ہیں جب ان سے کوئی کسی فن کے بارے میں سوال کرتا تو حاضرین سمجھتے یہ فقط اسی فن کے ماہر ہوں گے، مگر جب کوئی دوسرا آدمی کسی اور فن کے متعلق سوال کرتا تو بھی لوگ یہی پاتے کہ اس فن کا ان سے بڑا ماہر کوئی اور نہ ہوگا۔

Marfat.com

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں اگر تفسیر کا تذکرہ ہو تو ابن تیمیہ ہی اس کا علم بردار نظر آتا ہے، اگر فقہاء کا ذکر کیا جائے تو یہ مجتہد مطلق ہیں، اگر حفاظ کا مجمع ہو تو یہی ایک ان کا متکلم ہو باقی سب خاموش ہوں، اگر ابن سینا ان کے مقابلہ پہ آئے تو اس کے اپنے فلسفی بھی اس کا ساتھ نہ دیں۔ حدیث کے بارے میں ان کا مقام یہ ہے کہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہر وہ حدیث جسے ابن تیمیہ نہ جانتے ہوں وہ حدیث ہی نہیں۔

تصانیف:

کہا جاتا ہے کہ آپ نے ایسی کتابیں لکھیں کہ ان جیسی پہلے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اصول وقواعد، تفسیر وحدیث، فقہ وفتاویٰ اور ردِ اہلِ باطل وغیرہ کے بارے میں آپ کی بے شمار تصانیف ہیں۔کہا جاتا ہے کہ چار ہزار بیاض سے زائد پر مشتمل ہیں۔فوات الوفیات میں ہے کہ آپ کی تصانیف تین سو مجلدات کے قریب ہیں۔آپ کے شاگرد حافظ ابن القیمؒ نے ایک ضخیم کتاب مرتب کی ''اسماء مؤلفات ابن تیمیہؒ''

وفات:

پیر کی شب ۲۰/ذوالقعدۃ ۷۲۸ھ کو وفات پائی۔

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَشۡرَفِ خَلۡقِكَ مُحَمَّدٍ. وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ وَ كَفٰی. وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی. وَاَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ. وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ.

''اے اللہ! اپنی مخلوق میں سب سے افضل، حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجئے۔ سب تعریفیں اللہ پاک کی ہیں اور وہی کافی ہیں اور سلام ہوں اللہ پاک کے ان بندوں پر جنہیں انہوں نے منتخب فرمایا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو اکیلے و لاشریک ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے و رسول ہیں۔''

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ۝ یُّصۡلِحۡ لَكُمۡ اَعۡمَالَكُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ [سورۃ الاحزاب: ۷۰-۷۱]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بات بالکل سیدھی کہو تو وہ تمہارے اعمال کو ثمر آور کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔''

وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِلَیۡہِ یَصۡعَدُ الۡكَلِمُ الطَّیِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُہٗ [سورۃ فاطر: ۱۰]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اسی کی طرف بلند ہوتے ہیں پاکیزہ کلمے اور اچھے کام بھی اسی کی طرف بلند ہوتے ہیں۔

وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَاذۡكُرُوۡنِیۡۤ اَذۡكُرۡكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لِیۡ [سورۃ البقرۃ: ۱۵۲]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر ادا کرو۔

وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اُذۡكُرُوا اللّٰہَ ذِكۡرًا كَثِیۡرًا ۝ [سورۃ الاحزاب: ۴۱]

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ۔

وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اَلذّٰكِرِیۡنَ اللّٰہَ كَثِیۡرًا وَّالذّٰكِرٰتِ [سورۃ الاحزاب: ۳۵]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔

اَلَّذِیۡنَ یَذۡكُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِھِمۡ [سورۃ آل عمران: ۱۹۱]

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے، بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلو پر لیٹے ہوئے۔

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

[سورۃ الانفال:۴۵]

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جب تمہیں کسی مخالف جماعت کا سامنا ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو بہت زیادہ۔

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ [سورۃ البقرۃ:۲۰۰]

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: پس جب تم اپنے ارکان پورے کر لو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جیسے تمہارا اپنے آباء کا ذکر کرنا یا اس سے بھی زیادہ۔

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ

[سورۃ المنٰفقون:۹]

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت میں نہ ڈالنے پائیں۔

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ [سورۃ النور:۳۷]

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ایسے مرد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ تو تجارت غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝

[سورۃ الاعراف:۲۰۵]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اپنے رب کا ذکر کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ ڈرتے ہوئے اور کم آواز کے ساتھ صبح اور شام کو اور غفلت شعاروں میں سے نہ ہو جا۔

Marfat.com

فَضْلُ الذِّکر

''ذکر کی فضیلت''

١۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:

اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ، وَاَزْکَاھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ، وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ، وَخَیْرًا لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرَقِ، وَخَیْرًا لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوا عَدُوَّکُمْ، فَتَضْرِبُوا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُو اَعْنَاقَکُمْ؟ قَالُوا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. قَالَ: ذِکْرُ اللّٰہِ. [خرجه الترمذی وابن ماجة وقال الحاکم صحیح الاسناد]

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں سب سے افضل و پاکیزہ ہو، تمہارے درجات میں سب سے بلند ہو، سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بھی بڑھ کر ہو کہ دشمن کا سامنا کر کے تم ان کی گردنیں مارو وہ تمہاری گردنیں ماریں! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ! ارشاد فرمایا: اللہ پاک کا ذکر!۔''

٢۔ وَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ:

سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ. قَالُوا: وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: اَلذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَالذَّاکِرَاتُ. [اخرجه مسلم]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مفردون سبقت لے گئے! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ مفردون کیا ہیں؟ فرمایا: کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔''

Marfat.com

۳۔ وَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّ شَرَائِعَ الْاِيْمَانِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَاَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ. قَالَ:

لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

[رواہ الترمذی وقال حدیث حسن]

اور حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! بے شک ایمان کے اعمال بہت زیادہ ہیں، پس آپ مجھے ایسی چیز بتائیں جسے میں قابو میں رکھوں؟ ارشاد فرمایا:

تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تروتازہ رہنی چاہئے۔

۴۔ وَعَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهٗ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.

[اخرجہ البخاری]

اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس آدمی کی مثال جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور اس کی مثال جو نہیں کرتا زندہ و مردہ کی مثال ہے۔''

۵۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى تِرَةٌ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ. [اخرجہ ابوداؤد]

اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر نقصان اترے گا اور جو بستر پر لیٹا اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر نقصان اترے گا۔''

Marfat.com

فَضْلُ التَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ کی فضیلت

۶۔ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:
مَنْ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ: فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطٰنِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ.

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس نے دن میں ایک بار کہا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

”کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو اکیلا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی حکومت ہے، اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر شی پر کامل قدرت رکھتا ہے۔“

اسے دس گردنیں آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کی سو برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور پورا دن شام تک شیطان سے اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور اس دن کوئی اس سے بہتر عمل والا نہ ہوگا مگر وہ جس نے یہ کلمہ اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا۔

۷۔ وَقَالَ ﷺ:
مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو ایک دن میں ایک سو بار کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اس کے گناہ ختم کر دیے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔“

Marfat.com

۸۔ وَفِیْهِمَا اَیْضاً عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:
كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ.

اور صحیحین ہی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے، ترازوئے اعمال میں بھاری اور رحمن تعالیٰ کو محبوب ہیں
سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ.

۹۔ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:
لَأَنْ أَقُوْلَ سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. [اخرجہ مسلم]

اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ
کہنا مجھے اس ساری کائنات سے پسندیدہ ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

۱۰۔ وَقَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:
أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ تَعَالٰى أَرْبَعٌ، لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ، سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب کلمے چار ہیں تم ان میں سے جس سے ابتداء کرو تمہیں کوئی نقصان نہیں:
سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ. [اخرجہ مسلم]

۱۱۔ وَخَرَّجَ اَيْضاً عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:
أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ: كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ، فَتُكْتَبُ لَهٗ أَلْفُ حَسَنَةٍ، أَوْ تُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيْئَةٍ.

امام مسلمؒ ہی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: وہ فرماتے ہیں ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھے کہ ارشاد فرمایا:

Marfat.com

اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَکْسِبَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟

''کیا تم سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ وہ ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمائے؟''

تو حاضرینِ مجلس میں سے ایک نے عرض کیا: ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا:

یُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِیْحَةٍ فَتُکْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِیْئَةٍ

سو بار تسبیح کہے تو اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا ایک ہزار گناہ مٹائے جائیں گے۔''

۱۲۔ وَفِیْهِ اَیْضًا عَنْ جُوَیْرِیَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُکْرَةً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَهِیَ فِیْ مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ عَنْ اَضْحٰی وَهِیَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: مَازِلْتِ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُكِ عَلَیْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ:

لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰی نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ کَلِمَاتِهٖ۔

اور صحیح مسلم ہی میں اُم المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر ان کے ہاں سے گذرے تو وہ اپنی مسجد میں تھیں، پھر آپ ﷺ چاشت پڑھنے کے بعد واپس تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھیں تھیں، دریافت فرمایا: تم اس وقت سے عبادت میں مصروف ہو جب سے میں تمہیں چھوڑ کر گیا ہوں؟ عرض کیا: جی ہاں! تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میں نے تمہارے ہاں سے جانے کے بعد چار کلمات کہے ہیں اگر انہیں ان سب کلمات سے تولا جائے جو اس وقت سے لے کر اب تک تم نے کہے ہیں تو یہ ان سے بھاری ہو جائیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰی نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ کَلِمَاتِهٖ۔

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں ان کی مخلوق کی تعداد کے برابر، میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں ان کی ذات کی رضا کی خاطر، میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان

Marfat.com

کرتا ہوں ان کے عرش کے وزن کے برابر، میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں ان کے کلمات کے برابر۔''

۱۳۔ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خاتون کے پاس گئے جس کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہی تھیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا تمہیں اس سے آسان تسبیح نہ بتاؤں یا فرمایا افضل تسبیح نہ بتاؤں؟ پھر فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ. [اخرجہ ابو داود و الترمذی و قال حدیث حسن]

''میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہوں اتنی مخلوق کی تعداد کے برابر جو اللہ تعالیٰ نے آسمان میں پیدا فرمائی ہے و راس مخلوق کے برابر جو اس نے زمین میں پیدا فرمائی ہے اور اس مخلوق کے برابر جو آسمان و زمین کے درمیان میں ہے اور اس کے برابر جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہے اور اسی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں، اسی کے برابر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوں اور اسی تعداد کے مطابق لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہتا ہوں۔''

۱۴۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم:

قُلْ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا. سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ.

قَالَ: فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ، فَمَا لِيْ؟ قَالَ:

قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ.

اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسے کلمات سکھایئے جو میں پڑھوں، ارشاد فرمایا:

Marfat.com

کہو: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ.

دیہاتی نے عرض کیا: یہ تو میرے پروردگار کے لئے ہوئے میرے لئے کیا ہوا؟ ارشاد فرمایا: تم کہو:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ.

''اے اللہ! مجھے بخش دیجئے، مجھ پر رحم فرمایئے، مجھے ہدایت سے نوازیئے، مجھے عافیت عطا فرمایئے اور مجھے رزق عطا فرمایئے۔''

جب وہ دیہاتی چلا گیا تو جناب نبی کریم نے ارشاد فرمایا:

مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ

''اس نے اپنے دونوں ہاتھ خیر سے بھر لئے''

۱۵۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ، فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ، وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. [قال الترمذی حدیث حسن]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس رات مجھے معراج کرایا گیا اس رات میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: اے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور انہیں بتانا کہ جنت پاکیزہ مٹی والی، میٹھے پانی والی اور چٹیل میدان ہے اور یہ بھی بتانا کہ اس کی آبادکاری سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہے۔''

۱۶۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ:

اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: قُلْ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. [متفق علیه]

اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ صحابی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! تو ارشاد فرمایا:

کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

فَصْلٌ فِيْ ذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى طَرَفَيِ النَّهَارِ

صبح شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾ [الاحزاب: ٤١،٤٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو بہت زیادہ اور اس کی تسبیح کرو صبح شام۔‘‘

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: اَصِيْلًا سے مراد (۱) عصر و مغرب کے درمیان کا وقت ہے۔

وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٢٠٥﴾

’’اور اپنے پروردگار کا ذکر کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور ڈرتے ہوئے اور پست آواز میں صبح اور شام کو اور غفلت شعاروں میں سے نہ ہو جا۔‘‘ [الاعراف: ٢٠٥]

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٥٥﴾ [غافر: ٥٥] (٢)

’’اور تسبیح کر اپنے پروردگار کی حمد کی شام اور صبح کے وقت۔‘‘

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾

’’اور اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کر سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے۔‘‘

[ق: ٣٩]

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

’’اور ان لوگوں کو دور نہ ہٹایئے جو صبح شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں، اس کی رضا کے طالب ہیں۔‘‘

[الانعام: ٥٢]

Marfat.com

فَاَوْحٰى (۳) اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ [مریم:۱۱]

''پس اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ صبح شام تسبیح کرو۔''

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝ [الطور:۴۹]

''اور رات کے کچھ حصہ میں اس کی پاکی بیان کرو اور ستاروں کے ڈھلنے کے وقت۔''

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ [الروم:۱۷]

''پس اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو جب شام کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو۔''

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا (۴) مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ [ھود:۱۱۴]

''اور نماز قائم کردن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصہ میں، بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کرتی ہیں۔''

۱۷۔ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ، اَوْزَادَ عَلَيْهِ. [خرجه مسلم]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے صبح کو اور شام کو سو بار کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ تو قیامت کے دن اس سے افضل عمل لانے والا کوئی نہ ہوگا مگر وہ جس نے اسی کی طرح یہ کلمہ کہا یا اس سے زیادہ کہا۔''

۱۸۔ وَخَرَّجَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمْسٰى قَالَ:

اور امام مسلمؒ ہی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں جناب نبی کریم ﷺ شام کے وقت یہ کہتے:

اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

Marfat.com

لَہٗ. لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ، رَبِّ اَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَةِ، وَخَیْرَ مَا بَعْدَھَا. وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَةِ، وَشَرِّ مَا بَعْدَھَا. رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ، وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ.

''ہم نے اور سارے جہان نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبح کی، سب تعریفیں اللہ پاک کی ہیں، کوئی معبود نہیں مگر وہی جو اکیلا و لاشریک ہے اور وہ ہر شے پر کامل قدرت رکھتا ہے، اے میرے پروردگار! میں آپ سے اس رات میں جو کچھ ہے اس کی بھلائی اور اس کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں اس رات میں جو موجود ہے اس کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اے میرے پروردگار! میں سستی اور تکبر کی برائی سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اے میرے پروردگار! میں جہنم میں اور قبر میں پائے جانے والے عذاب سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَیْضًا:

''اور صبح کے وقت بھی آپ ﷺ یہی دعا پڑھتے مگر وَاَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰہِ۔۔ کہہ کر شروع فرماتے۔''

۱۹۔ وَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ خُبَیْبٍ: خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَةِ مَطَرٍ. وَظُلْمَةٍ شَدِیْدَةٍ، نَطْلُبُ النَّبِیَّ ﷺ لِیُصَلِّیَ لَنَا. فَاَدْرَكْنَاہُ. فَقَالَ: قُلْ: فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا. ثُمَّ قَالَ: قُلْ: فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا، قَالَ: قُلْ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا اَقُوْلُ، قَالَ: قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُمْسِیْ وَحِیْنَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، یَكْفِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ.

[خرجہ ابو داؤد والنسائی والترمذی وقال حدیث حسن صحیح]

''اور حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک بارش والی اور سخت اندھیری رات میں جناب نبی کریم ﷺ کی جستجو میں نکلے تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں، چنانچہ ہم نے آپ کو پالیا،

تو فرمایا: کہو! میں نے کچھ نہ کہا، پھر فرمایا: کہو، میں نے کچھ نہ کہا، فرمایا: کہو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کہوں؟ فرمایا: صبح اور شام کو تین بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

Marfat.com

اور مُعَوِّذَتَيْن (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھو یہ تمہیں ہر شے سے کفایت کریں گے۔"

۲۰۔ وَذَكَرَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُولُ:

إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ. وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ.

[قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

"جناب نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھاتے ہوئے ارشاد فرماتے:

"تم میں سے کوئی جب صبح کرے تو کہے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ.

"اے اللہ! ہم نے آپ کے حکم سے صبح کی، آپ ہی کے حکم سے شام کی، آپ ہی کے حکم سے زندہ ہیں اور آپ ہی کے حکم سے مریں گے اور آپ ہی کی طرف اُٹھنا ہے۔"

اور جب شام کرے تو کہے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ.

"اے اللہ! ہم نے آپ کے حکم سے شام کی، آپ ہی کے حکم سے صبح کی، آپ ہی کے حکم سے زندہ ہیں اور آپ ہی کے حکم سے مریں گے اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔"

۲۱۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي، وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْلِي، وَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ.

مَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي، فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. [خرجه البخاری]

Marfat.com

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں سید الاستغفار نہ بتاؤں؟ جس نے اسے شام کے وقت پڑھا اور اس رات فوت ہو گیا تو جنت میں گیا اور جس نے اسے صبح کے وقت پڑھا اور اسی دن فوت ہوا تو جنت میں گیا:''

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ. خَلَقْتَنِیْ. وَاَنَا عَبْدُکَ. وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ. اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ. اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ. وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ. فَاغْفِرْلِیْ. وَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ.

''اے اللہ! آپ میرے پروردگار ہیں، کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، آپ نے مجھے پیدا فرمایا، میں آپ کا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت کے مطابق آپ سے کئے ہوئے عہد و وعدہ کا پابند ہوں، میں آپ سے اپنے کئے ہوئے کاموں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، میں اپنے اوپر آپ کے احسان کا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ کوئی گناہ نہیں بخش سکتا مگر آپ ہی۔''

۲۲۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَابَکْرِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ: قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم! عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَقُوْلُہٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ: قَالَ: قُلْ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی شے تعلیم فرمایئے جو میں صبح کو بھی پڑھوں اور شام کو بھی! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پڑھو:

اَللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ. فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ. رَبَّ کُلِّ شَیْئٍ وَّمَلِیْکَہٗ. اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ. اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ. وَشَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ.

''اے اللہ! غیب و حاضر کو جاننے والے، آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والے، ہر شے کے رب و مالک، میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، میں اپنے نفس کے شر اور شیطان اور اس کے شرک کے شر سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

اور ایک روایت میں ذیل کے الفاظ بھی ہیں اور ساتھ یہ بھی ہے کہ یہ دعا صبح کو بھی کہو، شام کو بھی اور بستر پر سوتے ہوئے بھی:

Marfat.com

وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْءً ا، اَوْاَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ۔

''اور اس بات سے بھی آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے اوپر کوئی برائی لاؤں یا اسے کسی مسلمان کی طرف لے جاؤں۔'' [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

۲۳۔ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

وَمَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ، وَمَسَاءِ کُلِّ لَیْلَةٍ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْءٌ. [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو بھی آدمی روزانہ صبح اور شام کو تین بار یہ کہے اسے کوئی چیز نقصان نہیں دے سکے گی:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

''اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، نہ زمین میں نہ آسمان میں اور وہ بخوبی سننے والا جاننے والا ہے۔''

۲۴۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ وَغَیْرِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِیْنَ یُمْسِیْ وَحِیْنَ یُصْبِحُ:

رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَرَسُوْلًا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُرْضِیَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. [قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح]

اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی صبح شام یہ کہے اللہ تعالیٰ ضرور قیامت کے دن اسے راضی کریں گے:

رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَرَسُوْلًا۔

''میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد ﷺ کے نبی و رسول ہونے پر راضی ہوں۔''

Marfat.com

۲۵۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ:

مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَوْ يُمْسِي اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَكُتُبَكَ وَرُسُلَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَعْتَقَ اللّٰهُ رُبْعَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَعْتَقَ اللّٰهُ نِصْفَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا اَعْتَقَ اللّٰهُ ثَلَاثَةَ اَرْبَاعِهٖ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَهَا اَرْبَعًا اَعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ. [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی صبح یا شام کے وقت ایک بار یہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی حصہ کو جہنم سے آزاد فرما دیتے ہیں اور جو دو مرتبہ کہے اس کے نصف کو، جو تین بار کہے اس کی تین چوتھائیوں کو اور جو چار بار کہے اسے پورے کو جہنم سے آزاد فرما دیتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَكُتُبَكَ وَرُسُلَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ.

"اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ میں آپ کو، آپ کے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو، آپ کے فرشتوں کو، آپ کی کتابوں کو، آپ کے رسولوں کو اور آپ کی ساری مخلوق کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ آپ ہی وہ اللہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں مگر آپ، اکیلے، جن کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں۔"

۲۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ:

حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ. [خرجه ابو داود]

حضرت عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی صبح کے وقت یہ کہے اس نے دن بھر کا شکر ادا کیا اور جس نے شام کے وقت کہا اس نے رات بھر کا شکر ادا کیا؟

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْبِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ.

''اے اللہ! اس صبح کو میرے یا آپ کی مخلوق میں سے کسی کے پاس جو نعمت ہے وہ تنہا آپ کی جانب سے ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، پس آپ ہی کی حمد ہے اور آپ ہی کا شکر۔''

۲۷۔ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ یَكُنِ النَّبِیُّ ﷺ یَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِیْنَ یُمْسِیْ وَحِیْنَ یُصْبِحُ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جناب نبی کریم ﷺ صبح اور شام کے وقت یہ دعائیں ترک نہیں فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ.

''اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت کی عافیت کی درخواست کرتا ہوں۔''

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ، وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ

''اے اللہ! میں آپ سے معافی مانگتا ہوں اور دین و دنیا اور اپنے اہل و مال کی عافیت کی درخواست کرتا ہوں۔''

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ، وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ،

''اے اللہ! میرے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی فرمائیے اور مجھے گھبراہٹوں سے امن عطا فرمائیے۔''

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ، وَعَنْ یَمِیْنِیْ، وَعَنْ شِمَالِیْ، وَمِنْ فَوْقِیْ، وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ.

''اے اللہ! سامنے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے اور اوپر سے میری حفاظت فرمائیے اور میں زیر زمین دھنسائے جانے سے آپ کی عظمت کی پناہ میں آتا ہوں۔''

[قال یعنی الخسف۔ خرجه ابو داود والنسائی و ابن ماجة و قال الحاکم صحیح الاسناد]

۲۸۔ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِیْبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی اَبِی الدَّرْدَاءِ فَقَالَ یَا اَبَا الدَّرْدَاءِ قَدِ احْتَرَقَ بَیْتُكَ فَقَالَ مَا احْتَرَقَ لَمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَفْعَلَ ذٰلِكَ بِكَلِمَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ

Marfat.com

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَنْ قَالَهَا اَوَّلَ نَهَارِہٖ لَمْ تُصِبْهُ مُصِيْبَةٌ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا آخِرَ النَّهَارِ لَمْ تُصِبْهُ حَتّٰى يُصْبِحَ:

اور حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابودرداء! آپ کا گھر جل گیا ہے، فرمایا نہیں جلا، وہ کلمات جو میں نے جناب رسول اللہ سے سنے ہیں ان کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا، جو ان کلمات کو دن کے شروع میں کہے اسے شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی اور جو دن کے آخر میں کہے اسے صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَاشَآءَ اللّٰہُ كَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ آخِذٌ م بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ.

''اے اللہ! آپ میرے پروردگار ہیں کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، آپ ہی پر میرا بھروسہ ہے اور آپ ہی عرش عظیم کے رب ہیں، جو اللہ نے چاہا وہی ہوا جو انہوں نے نہیں چاہا وہ نہیں ہوا، نہ کوئی بچاؤ ہے نہ طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جو بلند و برتر اور باعظمت ہیں، میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں اور اللہ تعالیٰ کا علم ہر شی کو محیط ہے، اے اللہ! میں اپنے نفس کے شر اور زمین پر چلنے والی ہر اس شے کے شر سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے، بے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے۔''

Marfat.com

فَصۡلٌ فِیۡمَا یُقَالُ عِنۡدَ الۡمَنَامِ

''سوتے وقت کیا کہا جائے''

۲۹۔ قَالَ حُذَیۡفَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنۡ یَّنَامَ قَالَ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو پڑھتے:

بِاسۡمِکَ اللّٰھُمَّ اَمُوۡتُ وَاَحۡیَا.

''اے اللہ! میں آپ کے نام سے سوتا اور جاگتا ہوں۔''

وَاِذَا اسۡتَیۡقَظَ مِنۡ مَنَامِہٖ قَالَ:

اور جب آپ ﷺ نیند سے بیدار ہوتے تو فرماتے:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَحۡیَانَا بَعۡدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیۡہِ النُّشُوۡرُ. [متفق علیہ]

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جس نے ہمیں مرجانے کے بعد زندگی عطا فرمائی اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔''

۳۰۔ وَعَنۡ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیۡلَۃٍ جَمَعَ کَفَّیۡہِ ثُمَّ نَفَثَ فِیۡھِمَا فَقَرَاَ فِیۡھِمَا: {قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ} وَ {قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ} وَ {قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ}، ثُمَّ یَمۡسَحُ بِھِمَا مَا اسۡتَطَاعَ مِنۡ جَسَدِہٖ، یَفۡعَلُ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [متفق علیہ]

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

''جناب نبی کریم ﷺ روزانہ رات کو جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنے دونوں ہاتھ ایک ساتھ ملاتے پھر سورۃ اخلاص اور سورۃ الفلق وسورۃ الناس پڑھ کر ان میں پھونک مارتے اور اپنے جسد مبارک پر جہاں تک ہوسکتا اپنے ہاتھ پھیرتے۔''

تین مرتبہ اسی طرح کرتے۔

۳۱۔ وَعَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ، اَنَّہٗ اَتَاہُ اٰتٍ یَحۡثُوۡ مِنَ الصَّدَقَۃِ وَکَانَ قَدۡ جَعَلَہُ النَّبِیُّ ﷺ عَلَیۡھَا لَیۡلَۃً بَعۡدَ لَیۡلَۃٍ، فَلَمَّا کَانَ فِی اللَّیۡلَۃِ الثَّالِثَۃِ قَالَ: لَا

Marfat.com

رُفِعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهِنَّ وَكَانُو أَحْرَصَ شَيْئٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ. فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِي: {اَللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ}، حَتّٰى تَخْتِمَهَا. فَإِنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ. وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ. فَقَالَ:

صَدَقَ وَهُوَ كَذُوبٌ. ذَاكَ شَيْطَانٌ. [خرجه البخاری]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''ان کے ہاں ایک آنے والا آ کر صدقہ کے مال سے چرا کرلے گیا، جبکہ انہیں جناب نبی کریم ﷺ نے اس مال کی حفاظت پر مقرر فرمایا تھا۔ یکے بعد دیگرے کئی راتیں اسی طرح ہوا جب تیسری رات ایسا ہوا تو انہوں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس چور نے کہا: مجھے چھوڑ دیجئے میں آپ کو ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ پاک آپ کو نفع دیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم خیر کے معاملہ میں سب سے بڑھ کر حریص تھے۔ اس نے کہا: جب اپنے بستر پر لیٹو تو آیۃ الکرسی پڑھ لو، اللہ پاک کی طرف سے تم پر ایک نگران مقرر ہو جائے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا، جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا:

''اس نے جھوٹا ہوتے ہوئے تم سے سچ کہا ہے، وہ شیطان تھا۔''

۳۲۔ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ (الْبَقَرَةِ) فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ. [متفق علیہ]

اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے کسی رات سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات تلاوت کیں وہ اسے کافی ہو جائیں گی۔''

۳۳۔ وَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ:

مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَعْقِلُ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ الثَّلَاثَ الْأَوَاخِرَ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ.

''میرے خیال میں کوئی عاقل ایسا نہیں تھا جو سورۃ البقرۃ کی آخری تین آیات پڑھے بغیر سوتا ہو۔''

Marfat.com

۳۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ، فَلْیَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهٖ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ مَا خَلَفَهٗ عَلَیْهِ بَعْدَهٗ، وَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْیَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ، وَبِكَ اَرْفَعُهٗ، فَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ. (متفق علیه) وفی لفظ:

فَاِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ فَلْیَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ، وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ، وَاَذِنَ لِیْ بِذِكْرِهٖ.

اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی جب اپنے بستر سے اٹھے اور پھر اس پر واپس جائے تو اسے اپنی چادر کے کنارے سے جھاڑے کیونکہ اسے معلوم نہیں اس کے بعد اس پر کیا آیا اور جب لیٹے تو کہے:

بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ، وَبِكَ اَرْفَعُهٗ، فَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ.

''اے میرے پروردگار! میں نے آپ ہی کے نام کے ساتھ اپنا پہلو بستر پر رکھا، آپ ہی کے نام سے اٹھاؤں گا، اگر آپ اس دوران میری روح کو اپنے پاس روک لیں تو اس پر رحم فرمایئے اور اگر چھوڑ دیں تو اس کی اسی طرح حفاظت فرمایئے جس طرح آپ اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔''

اور ایک روایت میں ساتھ یہ بھی ہے اور تم میں سے کوئی جب نیند سے بیدار ہو تو کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ، وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ، وَاَذِنَ لِیْ بِذِكْرِهٖ.(۱)

''سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے میرے جسم میں عافیت عطا فرمائی، میری روح مجھے لوٹا دی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق مرحمت فرمائی۔''

۳۵۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ تَسْأَلُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ وَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا قَالَ عَلِیٌّ فَجَائَنَا النَّبِیُّ ﷺ وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَقَالَ ﷺ:

Marfat.com

اَلَا اَدُلُّکُمَا عَلٰی مَا هُوَ خَیْرٌ لَّکُمَا مِنْ خَادِمٍ؛ اِذَا اَوَیْتُمَا اِلٰی فِرَاشِکُمَا، فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ، وَ کَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ۔

قَالَ عَلِیٌّ: فَمَا تَرَکْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قِیْلَ لَهٗ: وَلَا لَیْلَةَ صِفِّیْنَ؟ قَالَ: وَلَا لَیْلَةَ صِفِّیْنَ۔

اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ ﷺ سے خادم مانگنے کے لئے گئیں لیکن آپ ﷺ کو نہ پایا تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رات کو جب ہم بستر پر جا چکے تھے تب آپ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے؟ جب تم بستر پر جاؤ تو تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس بار اَللّٰهُ اَکْبَر کہو

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سے میں نے یہ کلمات جناب رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں کبھی انہیں ترک نہیں کیا۔ پوچھا گیا جنگ صفین والی رات بھی؟ فرمایا: ہاں صفین والی رات بھی میں نے اس معمول کو ترک نہیں کیا۔''

۳۶۔ وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّهٗ مَنْ حَافَظَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ لَمْ یَأْخُذْهُ اِعْیَاءٌ فِیْمَا یُعَانِیْهِ مِنْ شُغْلٍ وَّنَحْوِهٖ۔

''ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو آدمی ان کلمات کی پابندی کرے وہ مشقت کے کاموں میں بھی نہیں تھکے گا۔''

۳۷۔ وَعَنْ حَفْصَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْقُدَ وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ. [خرجہ ابو داود و قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

اور ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر کہتے:

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ

''اے اللہ! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔''

Marfat.com

۳۸۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَ کَفَانَا، وَآوَانَا، فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَہٗ وَلَا مُؤْوِیَ. [خرجہ مسلم]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَ کَفَانَا، وَآوَانَا، فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَہٗ وَلَا مُؤْوِیَ.

”سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جنہوں نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہماری کفایت کی اور ہمیں ٹھکانا دیا کتنے لوگ ہیں جن کا کوئی کفایت کرنے والا اور ٹھکانا دینے والا نہیں۔“

۳۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ اَنْ یَّقُوْلَ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ جب بستر پر جائے تو یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ، وَاَنْتَ تَتَوَفَّاھَا، لَکَ مَمَاتُھَا وَمَحْیَاھَا، اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا، وَاِنْ اَمَتَّھَا فَاغْفِرْ لَھَا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَافِیَۃَ.

قال ابن عمر رضی اللہ عنہ سمعتہ من رسول اللہ ﷺ. [خرجہ مسلم]

”اے اللہ! آپ ہی نے میری ذات پیدا فرمائی، آپ ہی اس کو وصول فرمائیں گے، اس کی موت زندگی آپ کے قبضہ میں ہے، اگر آپ اسے زندگی دیں تو اس کی حفاظت فرمائیں اور اگر اسے موت دیں تو اس کی بخشش فرمائیں، اے اللہ! میں آپ سے عافیت کی درخواست کرتا ہوں۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

۴۰۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَأْوِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ

Marfat.com

زَبَدِ الْبَحْرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا۔ [قال الترمذی حدیث حسن غریب]

اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو آدمی بستر پر جاتے ہوئے تین بار یہ پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، درخت کے پتوں کے برابر ہوں، صحرائے عالج کی ریت کے برابر ہوں اور اگرچہ دنیا کے دنوں کی تعداد کے برابر ہوں۔''

۴۱۔ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ:

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو دعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ، وَرَبَّ الْاَرْضِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔ [خرجہ مسلم]

''اے اللہ! آسمانوں کے رب، زمین کے رب اور عرش عظیم کے رب، ہمارے رب اور ہر شی کے رب، دانے اور گٹھلی کو اگانے والے، تورات، انجیل اور فرقان کو نازل فرمانے والے، میں ہر شریر جو کہ آپ کے قبضہ میں ہے، کے شر سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! آپ ہی اول ہیں آپ سے پہلے کوئی نہ تھا، آپ ہی سب سے آخر ہیں آپ سے بعد کوئی نہیں، آپ ظاہر ہیں آپ سے اوپر کچھ نہیں، آپ باطن ہیں آپ سے پیچھے کوئی شی نہیں، ہمارا قرض ادا کر دیجئے اور ہمیں تنگ دستی سے نکال کر غنی کر دیجئے۔''

Marfat.com

۴۲۔ وَقَالَ الْبَرَّاءُ بْنُ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، وَقُلْ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ. [متفق علیہ]

''اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا:
جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو پہلے نماز والا وضو کرو پھر دائیں کروٹ پر لیٹو اور یہ دعا پڑھو، اگر اس رات مر گئے تو فطرت پر مرو گے اور یہ دعا سب سے آخر میں پڑھو:

اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

اے اللہ! میں نے اپنی ذات آپ کے حوالہ کی، اپنا رخ آپ کی طرف کیا، اپنا معاملہ آپ کے سپرد کیا، اپنی پیٹھ آپ کے سہارے لگائی، میری دلچسپی و میرا خوف آپ ہی سے وابستہ ہے، آپ کے مقابلہ میں میری کوئی پناہ گاہ و جائے نجات نہیں سوائے آپ کے، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے اتاری ہے اور آپ کے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جو آپ نے بھیجا ہے۔''

Marfat.com

مَا يَقُولُهُ الْمُسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمِهِ لَيْلًا

''جو رات کو نیند سے جاگے وہ کیا کہے؟''

۴۳۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، أَوْ دَعَا، أُسْتُجِيْبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ. [خرجه البخاری]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو رات کو نیند سے بیدار ہوا اور اس نے کہا:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

پھر کہا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ (اے اللہ! مجھے معاف فرمایئے) یا کوئی اور دعا مانگی تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ اور اگر وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہوگی۔''

۴۴۔ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

مَنْ أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا وَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ. [خرجه الترمذی وقال حدیث حسن غریب]

اور حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''جو پاک ہو کر اپنے بستر پر گیا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا حتی کہ اسے نیند آ گئی اور رات کو جب بھی پہلو بدلتا رہا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کوئی خیر مانگتا رہا تو اللہ تعالیٰ ضرور اسے وہ خیر عطا فرما دیتے ہیں۔''

۴۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ:

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ.

[خرجه ابو داؤد]

اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ.

"کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، آپ پاکیزہ ہیں، اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور آپ سے آپ کی رحمت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! علم کے لحاظ سے مجھے آگے بڑھایئے، ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو گمراہ نہ کیجئے اور مجھے اپنی رحمت عطا فرمایئے، بے شک آپ بہت زیادہ عطا فرمانے والے ہیں۔"

۴۶۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ، وَعَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ.

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ، وَعَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ.

"سب تعریفیں اللہ پاک کی ہیں جنہوں نے میری روح مجھے لوٹا دی، اور مجھے جسمانی راحت و عافیت عطا فرمائی۔"

نوٹ: علامہ البانی نے اس کتاب کی جو تلخیص کی ہے اس میں اس دعا کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں: وَاَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهٖ (اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق مرحمت فرمائی)

۴۷۔ وَيُذْكَرُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُمِرْنَا اَنْ نَّسْتَغْفِرَ بِاللَّيْلِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ:

"ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رات کو ستر بار استغفار کریں۔"

Marfat.com

فَصلٌ فِيمَا يَقُولُهُ مَن يَفزَعُ وَيُقلَقُ فِي مَنَامِهٖ

اس آدمی کے بارے میں جو نیند میں گھبرائے

۴۸۔ عَن بُرَيدَةَ قَالَ شَكَا خَالِدُ بنُ الوَلِيدِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا اَنَامُ اللَّيلَ مِنَ الاَرَقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَوَيتَ اِلَى فِرَاشِكَ فَقُل:

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جناب نبی کریم کی خدمت میں شکایت پیش کی کہ میں رات کو بے خوابی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے سو نہیں سکتا! جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بستر پر جاؤ تو کہو:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ وَمَا اَظَلَّت وَرَبَّ الاَرَضِينَ السَّبعِ وَمَا اَقَلَّت وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا اَضَلَّت كُن لِّي جَارًا مِن شَرِّ خَلقِكَ كُلِّهِم جَمِيعًا اَن يَّفرُطَ اَحَدٌ مِّنهُم عَلَيَّ وَاَن يَّبغِيَ عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيرُكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ. [اخرجہ الترمذی]

"اے اللہ! سات آسمانوں اور جو کچھ ان کے نیچے ہے اس کے رب، ساتوں زمینوں اور جو کچھ ان کے اوپر ہے ان کے رب، شیطانوں اور ان کی گمراہیوں کے رب! مجھے اپنی ساری مخلوق کے شر سے، اپنی پناہ عطا فرمایئے، ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی نہ کرے، کوئی مجھ سے سرکشی نہ کرے، آپ کی پناہ سب سے مضبوط ہے، آپ کی تعریف بہت ہی بلند ہے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی۔"

۴۹۔ وَعَن عَمرِو بنِ شُعَيبٍ عَن اَبِيهِ عَن جَدِّهٖ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُم مِنَ الفَزَعِ كَلِمَاتٍ:

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کو گھبراہٹ سے حفاظت کے لئے یہ کلمات سکھاتے تھے:

اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِن غَضَبِهٖ وَمِن شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِن هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَن يَّحضُرُونِ.

Marfat.com

''میں اللہ پاک کے غضب، اللہ پاک کے بندوں کے شر، شیاطین کے وسوسوں اوران کے اپنے پاس آنے سے بچنے کے لئے، اللہ پاک کے کلماتِ تامہ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيْهِ وَمَنْ لَّمْ يَعْقِلْ كَتَبَهٗ وَعَلَّقَهٗ عَلَيْهِ. [خرجه ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن]

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے بچوں میں سے سمجھ داروں کو یہ کلمات سکھاتے تھے اور جو نا سمجھ ہوتے لکھ کر ان کے گلے میں لٹکاتے تھے۔

فَصْلٌ فِيْمَا يَصْنَعُ مَنْ رَاٰى رُؤْيَا

''جو کوئی خواب دیکھے وہ کیا کرے''

۵۰۔ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

اَلرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ. وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ: فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِذَا اسْتَيْقَظَ. وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا. فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

ابو سلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں میں نے ابو قتادہ بن ربعی کو کہتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

''خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برے خیالات شیطان کی طرف سے، پس تم میں سے کوئی جب ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنی بائیں جانب تین بار تھوکے، اور اس کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے، تو وہ برا خواب اسے ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا ان شاء اللہ۔''

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا هِيَ اَثْقَلُ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ. فَلَمَّا سَمِعْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. فَمَا كُنْتُ اُبَالِيْهَا.

Marfat.com

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعض دفعہ میں کوئی خواب دیکھتا تو وہ مجھ پر پہاڑ سے زیادہ بوجھل ہو جاتا تھا لیکن جب میں نے یہ حدیث سنی ان کی پرواہ کرنا چھوڑ دی۔

۵۱۔ وَفِی رِوَایَةٍ: قَالَ: اِنْ کُنْتُ اَرَی الرُّؤْیَا تُهِمُّنِی، حَتّٰی سَمِعْتُ اَبَاقَتَادَةَ یَقُوْلُ: وَاَنَا کُنْتُ لَاَرَی الرُّؤْیَا فَتُمْرِضُنِی، حَتّٰی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ:

اور ایک روایت میں ہے: ابو سلمہ کہتے ہیں: میں خواب دیکھتا تو وہ مجھے غمزدہ کر دیتا حتی کہ میں نے ابوقتادہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: میں کوئی خواب دیکھتا تو وہ مجھے بیمار کر دیتا حتی کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ، فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یُحِبُّ، فَلَا یُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا مَنْ یُحِبُّ، وَاِنْ رَاٰی مَا یَکْرَهُ، فَلَا یُحَدِّثْ بِهٖ، وَلْیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلَاثًا، وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ شَرِّ مَا رَاٰی، فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ. [متفق علیہ]

''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، پس تم میں سے کوئی جب ایسا خواب دیکھے جو اسے بھلا لگے تو اسے اپنے پسندیدہ آدمی کے سوا کسی سے نہ کہے اور اگر برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے، اور برا خواب دیکھنے کے وقت اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان مردود سے اور اس خواب کے شر سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے، تو بے شک وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

۵۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَهُهَا، فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلَاثًا، وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ.

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی جب ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور جس پہلو پر ہو وہ پہلو بدل لے۔''

Marfat.com

فَصۡلٌ فِي الۡعِبَادَةِ بِاللَّيۡلِ

''رات کی عبادت کی فضیلت''

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

یٰۤاَیُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۙ﴿۳﴾
اَوۡ زِدۡ عَلَیۡہِ وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ قَوۡلًا
ثَقِیۡلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیۡلِ ﴿۱﴾ ہِیَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّ اَقۡوَمُ قِیۡلًا ؕ﴿۶﴾

[سورۃ المُزّمّل: ۱،۶]

''اے کپڑوں میں لپٹنے والے! رات کو نماز میں کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات کہ اس میں قیام نہ کرو بلکہ آرام کرو یا اس نصف سے کسی قدر کم کردو، یا نصف سے کچھ بڑھادو اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو کہ ایک ایک حرف الگ الگ ہو ہم تم پر ایک بھاری کلام ڈالنے کو ہیں (مراد قرآن مجید ہے) بے شک رات کے اٹھنے میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا ہے اور بات خوب ٹھیک نکلتی ہے۔''

وَ مِنَ الَّیۡلِ فَاسۡجُدۡ لَہٗ وَ سَبِّحۡہُ لَیۡلًا طَوِیۡلًا ﴿۲۶﴾ [الدھر: ۲۶]

''اور کسی قدر رات کے حصہ میں اس کو سجدہ کیا کیجئے اور رات کے بڑے حصہ میں اس کی تسبیح کیا کیجئے۔''

۵۳۔ وَفِي الصَّحِيحَيۡنِ عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
يَنۡزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيۡلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنۡيَا حِينَ يَبۡقَى ثُلُثُ اللَّيۡلِ الۡآخِرُ. فَيَقُولُ: مَنۡ يَدۡعُونِي فَأَسۡتَجِيبَ لَهٗ. وَمَنۡ يَسۡأَلُنِي فَأُعۡطِيَهٗ، وَمَنۡ يَسۡتَغۡفِرُنِي فَأَغۡفِرَ لَهٗ.

اور صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''ہمارا پروردگار ہر رات کو جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی ہوتا ہے آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے عطا کروں؟ اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے اور میں اسے بخشوں؟''

Marfat.com

۵۴۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ. فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ، فَكُنْ. [حدیث حسن صحیح]

اور حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

''رب تعالیٰ رات کے آخری نصف میں بندے کے سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں، پس اگر تجھ سے ہو سکے تو اس وقت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں ہو جا۔''

۵۵۔ وَقَالَ جَابِرٌ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ:

اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ. [خرجہ مسلم]

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ [آل عمران:۱۷]

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

بے شک، رات میں ایک وقت ایسا ہے کہ جو بھی مسلمان اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگتا ہوا پایا جائے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتے ہیں اور یہ ہر رات میں ہوتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اور وہ سحر کے اوقات میں بخشش مانگتے ہیں۔''

۵۶۔ وَيُذْكَرُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُمِرْنَا اَنْ نَسْتَغْفِرَ بِاللَّيْلِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہو کہ:

''ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رات کو ستر بار استغفار کریں۔''

Marfat.com

فَصْلٌ فِیْ تَتِمَّةِ مَا یَقُوْلُ اِذَا اسْتَیْقَظَ

''نیند سے بیدار ہونے کی باقی دعائیں''

۵۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو نیند سے بیدار ہو تو وہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ رُوْحِیْ وَعَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِکْرِهٖ.

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جنہوں نے میری روح لوٹادی، میرے جسم میں عافیت بخشی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق مرحمت فرمائی۔'' [حدیث حسن صحیح]

۵۸۔ وَعَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ اِنْتَبَهَ مِنْ نَوْمِهٖ فَیَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النَّوْمَ وَالْیَقْظَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ سَالِمًا سَوِیًّا اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِلَّا قَالَ صَدَقَ عَبْدِیْ.

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس بھی آدمی نے نیند سے بیدار ہونے پر یہ کہا تو اللہ تعالیٰ ضرور یہ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے سچ کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النَّوْمَ وَالْیَقْظَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ سَالِمًا سَوِیًّا اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جنہوں نے نیند و بیداری کو پیدا فرمایا، سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جنہوں نے مجھے صحیح سالم اٹھایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہیں۔''

Marfat.com

فَصْلٌ فِيمَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهٖ

''جب گھر سے روانہ ہو تو کیا کہے؟''

۵۹۔ قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهٖ:
بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَعَالٰى، يُقَالُ لَهٗ:
كُفِيْتَ، وَوُقِيْتَ، وَهُدِيْتَ، وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ. فَيَقُوْلُ لِشَيْطَانٍ آخَرَ:
كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَ كُفِيَ وَوُقِيَ؟۔ [خرجه ابو داود والنسائی والترمذی وقال حدیث حسن]

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے گھر سے نکلتے ہوئے یہ (مذکورہ ذیل) دعا پڑھی تو اسے کہا جاتا ہے تیری کفایت کی گئی، تو بچا لیا گیا اور تیری ہدایت کی گئی اور شیطان اس سے دور ہٹ جاتا ہے اور دوسرے شیطان سے کہتا ہے تجھے اس آدمی سے کیا مطلب ہے جسے ہدایت دی گئی، جس کی کفایت کی گئی اور جو بچا یا گیا۔''

بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَعَالٰى.

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، نہ گناہ سے بچنے کی کوئی استطاعت ہے نہ نیکی کرنے کی کوئی طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔''

۶۰۔ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ:

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جناب رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے روانہ ہوئے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یوں دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ، اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ، اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ، اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ. [خرجه الاربعة وقال الترمذی حسن صحیح]

''اے اللہ! میں گمراہ ہونے یا گمراہ کیے جانے، پھسلنے یا پھسلائے جانے، ظلم کرنے یا ظلم کیے جانے اور جہالت کرنے یا اپنے ساتھ جہالت کیے جانے سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

Marfat.com

فَصۡلٌ فِی دُخُولِ الۡمَنۡزِلِ

''گھر میں داخل ہونے کے بارے میں''

۶۱۔ قَالَ جَابِرُ بۡنُ عَبۡدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوۡلُ:

اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیۡتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ تَعَالٰی عِنۡدَ دُخُوۡلِہٖ وَعِنۡدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیۡطَانُ: لَامَبِیۡتَ لَکُمۡ وَلَا عَشَاءَ. وَاِذَا دَخَلَ فَلَمۡ یَذۡکُرِ اللّٰہَ تَعَالٰی عِنۡدَ دُخُوۡلِہٖ، قَالَ الشَّیۡطَانُ: اَدۡرَکۡتُمُ الۡمَبِیۡتَ. وَاِذَا لَمۡ یَذۡکُرِ اللّٰہَ تَعَالٰی عِنۡدَ طَعَامِہٖ، قَالَ: اَدۡرَکۡتُمُ الۡمَبِیۡتَ وَالۡعَشَاءَ. [اخرجہ مسلم]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہونے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے تمہارے لئے یہاں نہ رات گذارنے کی گنجائش ہے نہ رات کا کھانا کھانے کی۔ جب آدمی گھر میں داخل ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے تم نے رات گذارنے کی جگہ پالی اور جب وہ کھانے پر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے تم نے رات گذارنے کے ساتھ رات کا کھانا بھی پالیا۔''

۶۲۔ وَعَنۡ اَبِیۡ مَالِکٍ الۡاَشۡعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَیۡتَہٗ فَلۡیَقُلِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡاَلُکَ خَیۡرَ الۡمَوۡلِجِ وَخَیۡرَ الۡمَخۡرَجِ بِسۡمِ اللّٰہِ وَلَجۡنَا بِسۡمِ اللّٰہِ خَرَجۡنَا وَعَلٰی رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا ثُمَّ لِیُسَلِّمۡ عَلٰۤی اَہۡلِ مَنۡزِلِہٖ. [خرجہ ابوداود]

اور حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں جائے تو اسے کہنا چاہئے:

اَللّٰہُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡاَلُکَ خَیۡرَ الۡمَوۡلِجِ وَخَیۡرَ الۡمَخۡرَجِ بِسۡمِ اللّٰہِ وَلَجۡنَا بِسۡمِ اللّٰہِ خَرَجۡنَا وَعَلٰی رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا.

Marfat.com

''اے اللہ! میں آپ سے خیر کا داخل ہونا اور خیر کا باہر آنا مانگتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہی ہم داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہی ہم باہر آتے ہیں اور اپنے پروردگار پر ہی ہمارا بھروسہ ہے۔''

ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَىٰ أَهْلِ مَنْزِلِه. [خرجه ابوداود]

پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

۶۳۔ وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

يَا بُنَيَّ! إِذَا دَخَلْتَ عَلَىٰ أَهْلِكَ فَسَلِّمْ: يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ، وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِكَ. [قال الترمذي حديث حسن صحيح]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے بیٹے! جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو سلام کر، یہ تیرے لئے بھی برکت کا باعث ہوگا اور تیرے گھر والوں کے لئے بھی۔''

فَصْلٌ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ

''مسجد میں داخل ہونے اور باہر آنے کے بارے میں''

۶۴۔ يُذْكَرُ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ وَغَيْرِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ. وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ.

حضرت انس وغیرہ رضی اللہ عنہم کے حوالہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے:

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ

اور جب مسجد سے باہر تشریف لے جاتے تو فرماتے:

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اے اللہ! حضرت محمد پر درود بھیجئے۔''

Marfat.com

۶۵۔ وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ اَوْاَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:
اِذَادَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ، وَلْیَقُلْ: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

[حدیث حسن صحیح وقد اخرجہ مسلم بنحوہ]

''حضرت ابوحمید یا حضرت ابواسید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی جب مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

''اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔''

اور جب مسجد سے باہر جائے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

''اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کی درخواست کرتا ہوں۔''

۶۶۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ:
''حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے۔''

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ، وَبِوَجْھِهِ الْکَرِیْمِ، وَبِسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ، مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ.

''میں شیطان مردود سے بچنے کے لئے عظمت والے اللہ پاک کی، ان کی کریم ذات کی اور ان کی قدیم بادشاہت کی پناہ میں آتا ہوں۔''

قَالَ: فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ الشَّیْطَانُ: حُفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْیَوْمِ. [خرجہ ابوداود]

''جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی یہ کہہ لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہ آدمی باقی دن مجھ سے محفوظ ہو گیا۔''

Marfat.com

فَصۡلٌ فِی الۡاَذَانِ وَمَنۡ یَّسۡمَعُہٗ

''آذان اور اذان سننے والا''

۶۷۔ قَالَ اَبُوۡھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ قَالَ رَسُوۡلُ اللہِ ﷺ:

لَوۡیَعۡلَمُ النَّاسُ مَا فِیۡ ھٰذَا النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الۡاَوَّلِ، ثُمَّ لَمۡ یَجِدُوۡا اِلَّا اَنۡ یَسۡتَھِمُوۡا عَلَیۡہِ لَاسۡتَھَمُوۡا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کیا ثواب ہے، پھر آپس میں جھگڑا کیے بغیر انہیں نہ پا سکیں تو جھگڑا کر کے انہیں پائیں۔''

۶۸۔ وَعَنۡہُ اَیۡضًا اَنَّ رَسُوۡلَ اللہِ ﷺ قَالَ:

اِذَا نُوۡدِیَ بِالصَّلَاۃِ اَدۡبَرَ الشَّیۡطَانُ لَہٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَایَسۡمَعَ التَّاۡذِیۡنَ، فَاِذَا قُضِیَ التَّاۡذِیۡنُ، اَقۡبَلَ، فَاِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاۃِ، اَدۡبَرَ، فَاِذَا قُضِیَ التَّثۡوِیۡبُ، اَقۡبَلَ، حَتّٰی یَخۡطُرَ بَیۡنَ الۡمَرۡءِ وَنَفۡسِہٖ، فَیَقُوۡلُ: اُذۡکُرۡ کَذَا، اُذۡکُرۡ کَذَا، لِمَا لَمۡ یَکُنۡ یَذۡکُرُ، حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ مَا یَدۡرِیۡ کَمۡ صَلّٰی.

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب اذان ہونے لگتی ہے تو شیطان آواز کے ساتھ ہوا خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگتا ہے حتی کہ اسے یہ آواز سنائی نہ دے، جب اذان ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے، سو جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگتا ہے، جب اقامت ہو جاتی ہے تو واپس آکر نمازیوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے: یہ یاد کر، یہ یاد کر، حالانکہ یہ چیزیں اسے پہلے یاد نہیں ہوتیں بالآخر نمازی ایسا ہو جاتا ہے کہ اسے معلوم نہیں ہوتا کتنی نماز پڑھ لی۔''

۶۹۔ وَقَالَ اَبُوۡسَعِیۡدٍ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللہِ ﷺ یَقُوۡلُ:

لَایَسۡمَعُ مَدٰی صَوۡتِ الۡمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنۡسٌ اِلَّا شَھِدَ لَہٗ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ. [خرجہ البخاری]

Marfat.com

اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

''مؤذن کی آواز جو بھی جن وانس سنتا ہے وہ ضرور اس کے لئے قیامت کے دن گواہی دے گا۔''

۷۰۔ وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ:

اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ . [متفق علیہ]

اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

''جب اذان سنو تو ویسے کہو جیسے مؤذن کہتا ہے۔''

۷۱۔ وَخَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ:

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ، فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ، فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ، وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ، فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ، حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ.

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

''جب تم مؤذن کی آواز سنو تو ویسے کہو جیسے وہ کہہ رہا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، پھر میرے لئے وسیلہ کی دعا کرو، وسیلہ جنت کا ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی بندے ہی کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا، پس جس نے میرے لئے وسیلہ کی دعا کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔''

۷۲۔ وَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب مؤذن کہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تو تم کہو: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ،
پھر مؤذن کہے: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو تم کہو: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ،

Marfat.com

پھر مؤذن کہے: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ الله، تو تم کہو: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ الله، پھر مؤذن کہے: حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ، تو تم کہو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پھر مؤذن کہے: حَیَّ عَلَی الْفَلَاح، تو تم کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ، پھر مؤذن کہے: اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَر، تو تم کہو: اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَر، پھر مؤذن کہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ، تو تم کہو: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ۔ جس نے یہ کلمات دل سے کہے وہ جنت میں گیا۔ [خرجہ مسلم]

۷۳۔ وَخَرَّجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ:

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ، حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

اور امام بخاریؒ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو آذان سننے کے وقت یہ کہتا ہے اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ۔

''اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب حضرت محمد کو مقامِ وسیلہ و فضیلۃ عطا فرمایئے اور انہیں مقام محمود پر مبعوث فرمایئے جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔''

۷۴۔ وَعَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَارَسُوْلَ اللہِ! اِنَّ الْمُؤَذِّنِیْنَ یَفْضُلُوْنَنَا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ:

قُلْ کَمَا یَقُوْلُوْنَ، فَاِذَا انْتَهَیْتَ، فَسَلْ تُعْطَهْ۔ [خرجہ ابو داود]

اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بے شک اذان دینے والے ہم پر فضیلت پا گئے، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم بھی ویسے کہو جیسے وہ کہتے ہیں، پھر جب یہ کہہ لو تو مانگو تمہیں عطا ہوگا۔''

Marfat.com

۷۵۔ وَقَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ:

اَلدُّعَاءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اذان واقامت کے درمیان مانگی ہوئی دعا رد نہیں ہوتی۔''

قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ سَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

''صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو ہم اذان اور اقامت کے درمیان کیا دعاء مانگیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت کی دعا مانگو۔''

۷۶۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:

اِثْنَتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ: اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ، وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِیْنَ یُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً. [اخرجہ ابوداود]

اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دو دعائیں رد نہیں ہوتیں یا فرمایا دو دعائیں بہت کم رد ہوتی ہیں: ایک وہ دعاء جو اذان کے وقت مانگی جائے، دوسری وہ دعا جو دشمن سے لڑائی کے وقت اس دوران مانگی جائے جب دونوں فوجیں باہم گتھم گتھا ہوں۔''

۷۷۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا وَقْتُ اِقْبَالِ لَیْلِكَ وَاِدْبَارِ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتِ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرِ صَلَوَاتِكَ فَاغْفِرْ لِیْ. [اخرجہ ابوداود والترمذی]

اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے تعلیم فرمایا کہ مغرب کی اذان کے وقت یہ کہوں:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا وَقْتُ اِقْبَالِ لَیْلِكَ وَاِدْبَارِ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتِ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرِ صَلَوَاتِكَ فَاغْفِرْ لِیْ.

''اے اللہ! یہ آپ کی رات کے آنے، آپ کے دن کے جانے، آپ کی طرف بلانے والوں کی آوازوں اور آپ کی نمازوں میں حاضری کا وقت ہے پس آپ میری مغفرت فرمائیے۔''

Marfat.com

۷۸۔ وَعَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِي الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا ۔

[خرجه ابو داود]

اور جناب نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے لگے تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا

''اللہ تعالیٰ اسے قائم ودائم رکھیں۔''

نوٹ: اس سے معلوم ہوا کہ اقامت کے دوران ''قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ'' کا جواب ''اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا'' کہہ کر دینا مسنون ہے۔ (مترجم)

فَصْلٌ فِي اِسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ

''نماز شروع کرنے کے بارے میں''

۷۹۔ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً قَبْلَ اَنْ يَّقْرَاَ. فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بِاَبِيْ وَاُمِّيْ، اَرَاَيْتَ سُكُوْتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَائَةِ، مَاتَقُوْلُ، قَالَ: اَقُوْلُ:

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرمالیتے تو قرأت شروع کرنے سے پہلے تھوڑی دیر سکوت فرماتے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تکبیر اور قرأت کے درمیان آپ کا سکوت کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا میں اس میں یہ پڑھتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ ۔ [متفق علیه]

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دوری ڈال دیجئے جیسی دوری آپ نے مشرق ومغرب کے درمیان ڈالی ہے، اے اللہ! مجھے اپنی خطاؤں

Marfat.com

سے اس طرح پاک فرمادیجئے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے،
اے اللہ! مجھے اولوں، پانی اور برف کے ساتھ گناہوں سے دھو دیجئے۔''

۸۰۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةً، قَالَ:
''اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ
کو دیکھا آپ نماز پڑھ رہے تھے، اس دوران آپ ﷺ نے فرمایا:
اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا.
(تین بار) اور أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ
وَهَمْزِهِ. [خرجہ ابو داود] نفخه الكبر ونفثه الشعر وهمزه الموتة.
''اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں بہت ہی بڑے، اللہ تعالیٰ کے لئے تعریفیں ہیں
بہت ہی زیادہ اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی ہے صبح شام (تین بار) میں شیطان مردود
کے تکبر، پھونکوں اور چکر بازیوں سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

۸۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَأَبِي سَعِيدٍ وَغَيْرِهِمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا
فْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ:
اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو سعید وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب نبی
کریم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو کہتے:
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ
غَيْرُكَ. [خرجہ الاربعة]
''اے اللہ! میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور ساتھ ہی آپ کی تعریف بھی، آپ
کا اسم بڑی برکت والا ہے، آپ کا رتبہ بہت بلند ہے اور کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی۔''

۸۲۔ خَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِهِ.
''امام مسلمؒ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے نماز کی تکبیر
کہی پھر مذکورہ بالا دعا (۸۱ نمبر والی) سے آغاز کیا۔''

۸۳۔ وَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ:
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو فرماتے:

Marfat.com

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ، لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ. اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ. ظَلَمْتُ نَفْسِيْ. وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ. فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا. اِنَّهٗ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآاَنْتَ. وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ، لَايَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّآ اَنْتَ. وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَايَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ. لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ. وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ. وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ. اَنَابِكَ وَاِلَيْكَ. تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ. اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ. [خرجہ مسلم] ویقال کان ھذا فی صلاۃ اللیل۔(۱)

’’میں نے ہر طرف سے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمان وزمین پیدا کئے، میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں، یقینا میری جسمانی عبادتیں، میری مالی عبادتیں اور میری زندگی وموت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام مخلوقات کے پروردگار ہیں، ان کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم ہے اور میں ان کے تابع فرمان بندوں میں سے ہوں، اے اللہ! آپ ہی بادشاہِ حقیقی ہیں، کوئی معبود نہیں مگر آپ، آپ میرے رب ہیں اور میں آپ کا بندہ، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور مجھے اپنے گناہ کا اعتراف ہے، پس آپ میرے گناہ معاف فرما دیجئے، اس لئے کہ کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا مگر آپ ہی، مجھے خوب ترین اخلاق کی ہدایت عطا فرمائیے، خوب ترین اخلاق کی راہنمائی کوئی نہیں کر سکتا مگر آپ ہی اور مجھ سے برے اخلاق کو دور ہٹا دیجئے، مجھ سے برے اخلاق کو کوئی نہیں ہٹا سکتا مگر آپ ہی، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، خیر سب کی سب آپ کے ہاں ہے، شر آپ کو بالکل پسند نہیں، میں جو ہوں آپ کی توفیق سے ہوں اور میں نے آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے، آپ بڑی برکت والے بڑی رفعت والے ہیں، میں آپ سے بخشش کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔‘‘

Marfat.com

۸۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جناب رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو اپنی نماز کی ابتداء اس دعا سے فرماتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. [خرجہ مسلم]

''اے اللہ! جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والے، غیب و حاضر کو جاننے والے، آپ ہی بندوں میں ان معاملات کا فیصلہ فرمائیں گے جن میں وہ اختلاف کرتے چلے آئے ہیں، جن معاملات میں آپ کی مشیت سے اختلاف کیا گیا ہے ان میں مجھے حق کی ہدایت عطا فرمایئے، بے شک آپ جسے چاہتے ہیں اسے سیدھے راستہ کی ہدایت عطا فرماتے ہیں۔''

۸۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ، إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ:

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب رات کے درمیان میں نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا

Marfat.com

أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ. أَنْتَ إِلٰهِي. لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. [متفق علیہ]

''اے اللہ! آپ کی تعریف ہے، آپ آسمانوں، زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے اس سب کا نور ہیں، آپ ہی کی حمد ہے، آپ آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے سب کو قائم رکھنے والے ہیں، آپ ہی کی حمد ہے کہ آپ آسمانوں، زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے سب کے پروردگار ہیں، آپ ہی کی حمد ہے کہ آپ حق ہیں، آپ کا وعدہ حق ہے، آپ کی بات حق ہے، آپ کی ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، انبیاء علیہم السلام حق ہیں، حضرت محمد ﷺ حق ہیں، قیامت حق ہے، اے اللہ! میں آپ کا تابع فرماں ہوا، آپ ہی پر ایمان لایا، آپ ہی پر بھروسہ کیا، آپ ہی کی طرف رجوع کیا، آپ ہی کے سہارے دشمنانِ حق سے مقابلہ کی ٹھانی اور آپ ہی کی بارگاہ سے فیصلہ چاہا، پس آپ مجھے بخش دیجئے میرے وہ گناہ جو میں نے پہلے کئے، بعد میں کئے، چھپ کر کئے، ظاہراً کئے، سب معاف فرما دیجئے آپ میرے معبود ہیں، کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی۔''

فَصْلٌ فِي دُعَاءِ الرُّكُوعِ وَالْقِيَامِ مِنْهُ وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

''رکوع، رکوع سے اٹھنے، سجدوں اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی دعائیں''

۸۶۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [خرجہ الاربعۃ]

اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو رکوع میں جا کر یہ فرماتے ہوئے سنا:

Marfat.com

''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین بار، اور جب سجدہ میں گئے تو فرمایا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى تین بار''

۸۷۔ وَفِي حَدِيْثِ عَلِيٍّ رضي الله عنه عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: وَإِذَا رَكَعَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ:
جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی حدیث میں ہے کہ آپ جب رکوع میں جاتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِيْ، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي.

''اے اللہ! میں نے آپ کی بارگاہ میں رکوع کیا، آپ ہی پر میرا ایمان ہے، آپ ہی کا میں تابعِ فرماں ہوں، آپ کے سامنے میری سماعت، میری بصارت، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے سب سرنگوں ہیں۔''

وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ يَقُولُ:
اور جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے:

سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْأَ الْأَرْضِ، وَمِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

''اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سن لی جس نے ان کی حمد کی، اے ہمارے پروردگار اور آپ کے لئے حمد ہے آسمانوں کے بھراؤ کے برابر، زمین کے بھراؤ کے برابر، ان کے درمیانی خلا کے بھراؤ کے برابر اور اس کے بعد آپ کی چاہت کے برابر۔''

وَإِذَا سَجَدَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ:
اور آپ ﷺ جب سجدہ میں جاتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.

''اے اللہ! میں نے آپ ہی کے لئے سجدہ کیا، آپ ہی پر ایمان لایا، آپ ہی کا تابعِ فرماں ہوا، میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا،

Marfat.com

صورت عطا فرمائی اور اس میں سماعت و بصارت رکھی، اللہ تعالیٰ بڑی برکت والے ہیں جو سب سے بڑھ کر خوب بنانے والے ہیں۔''
[خرجه مسلم]

۸۸۔ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي. يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ. تُرِيْدُ قَوْلَهُ تَعَالَى: {فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا} [متفق عليه]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جناب رسول اللہ ﷺ اکثر اپنے رکوع و سجود میں یہ فرماتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي.

''میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اے میرے اللہ، اے ہمارے پروردگار ساتھ ہی آپ کی حمد بھی کرتا ہوں، اے اللہ! مجھے بخش دیجئے۔''

''آپ ﷺ یہ دعا قرآن کریم کی آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا کی تعمیل میں مانگتے تھے۔''

۸۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ:

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع و سجود میں یہ فرماتے تھے:

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ. [خرجه مسلم]

''سب سے بڑھ کر پاکیزہ، بہت بڑے تقدس والے، فرشتوں اور روح کے رب۔''

۹۰۔ وَخَرَّجَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا. فَأَمَّا الرُّكُوعُ. فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ. وَأَمَّا السُّجُودُ. فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ. فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ.

اور امام مسلمؒ ہی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''خبردار مجھے رکوع و سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، رکوع میں اپنے پروردگار کی تعظیم بیان کرو اور سجدوں میں دعا میں محنت کرو یہ دعا اس لائق ہے کہ قبول کی جائے۔''

Marfat.com

۹۱۔ وَقَالَ عَوفُ بنُ مَالِكٍ: قُمتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيلَةً، فَقَامَ، فَقَرَأَ سُورَةَ (البَقَرَةِ)، لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَئَلَ، وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ بِقَدرِ قِيَامِهِ، يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ:

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک رات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں کھڑا ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام میں سورۃ البقرۃ پڑھی، کسی رحمت والی آیت پر گذرتے تو ضرور رک کر رحمت کی دعا مانگتے، کسی عذاب والی آیت پر گذرتے تو ضرور رک کر عذاب سے پناہ کی دعا مانگتے، پھر قیام کے برابر رکوع کیا، رکوع میں یہ کہتے رہے:

سُبحَانَ ذِي الجَبَرُوتِ وَالمَلَكُوتِ، وَالكِبرِيَاءِ وَالعَظَمَةِ.

''پاکی بیان کرتا ہوں اس ذات کی جو جبروت وملکوت اور کبریاء وعظمت والی ہے۔''

ثُمَّ قَالَ فِي سُجُودِهِ مِثلَ ذٰلِكَ. [خرجه ابوداود والنسائی]

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدوں میں بھی یہی تسبیح پڑھتے رہے۔

۹۲۔ وَقَالَ أَبُو هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَن حَمِدَهُ حِينَ يَرفَعُ صُلبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ:

رَبَّنَا وَلَكَ الحَمدُ، وَفِي لَفظٍ: رَبَّنَا لَكَ الحَمدُ۔ [۹۲]

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

''جب رکوع سے پشت مبارک اٹھاتے تو فرماتے: سَمِعَ اللهُ لِمَن حَمِدَهُ (اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سن لی جس نے ان کی حمد بیان کی) جب سیدھے کھڑے ہوجاتے تو فرماتے رَبَّنَا وَلَكَ الحَمدُ (اے ہمارے پروردگار! آپ کیلئے حمد ہے) ایک روایت میں رَبَّنَا لَكَ الحَمدُ ہے۔''

وَفِي لَفظٍ صَحِيحٍ: رَبَّنَا لَكَ الحَمدُ، وَالمُتَّفَقُ عليه فی لفظ الصحيحين: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمدُ.

۹۳۔ وَعَن أَبِي سَعِيدٍ الخُدرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ:

Marfat.com

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْئَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْئَ الْاَرْضِ، وَمِلْئَ مَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْئَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْئٍ بَعْدُ، اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، اَحَقُّ مَاقَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. [خرجه مسلم]

''اے اللہ! ہمارے پروردگار! آپ ہی کے لئے حمد ہے، آسمانوں کے بھراؤ کے برابر، زمین کے بھراؤ کے برابر، آسمانوں اور زمین کے درمیان کے خلاء کے بھراؤ کے برابر اور اس کے علاوہ آپ جو چاہیں اس کے برابر، اے تعریف و بزرگی والے، بندوں کی تعریف کے سب سے بڑھ کر حق دار، ہم سب آپ کے بندے ہیں، اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں اسے کوئی روکنے والا نہیں، جو آپ روک لیں وہ کوئی دینے والا نہیں اور آپ کے مقابلہ پر کسی کوشش کرنے والے کی کوشش کام نہیں دے سکتی۔''

۹۴۔ وَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ. فَقَالَ رَجُلٌ وَّرَاءَهٗ:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالَ: اَنَا. قَالَ:

رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا. اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ.

[خرجه البخاری]

اور رفاعة بن رافع کہتے ہیں: ایک دن ہم جناب نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ایک آدمی نے پیچھے سے کہا:

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ

''آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کہنے والا کون تھا؟ ایک آدمی نے عرض کیا:

Marfat.com

میں تھا، ارشاد فرمایا:

میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا جو اس کلام کی طرف لپک رہے تھے کہ کون اسے پہلے لکھتا ہے۔''

۹۵۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

اَقْرَبُ مَا یَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ.

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی اپنے رب کے اس وقت سب زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ سجدہ کر رہا ہوتا ہے، لہٰذا اس میں کثرت سے دعا مانگو۔''

۹۶۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ:

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے سجدوں میں فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ، وَاَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ، وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ.

''اے اللہ! میرے چھوٹے، بڑے، پہلے، پچھلے اور اعلانیہ و پوشیدہ سب گناہ معاف فرمایئے۔''

۹۷۔ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَقَدْتُ النَّبِیَّ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ مِنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهٗ، فَوَقَعَتْ یَدِیْ عَلٰی بَطْنِ قَدَمَیْهِ، وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ، وَهُوَ یَقُوْلُ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک شب جناب نبی کریم ﷺ کو بستر پر نہ پایا تو تلاش کرنے لگی، اچانک میرا ہاتھ آپ کے قدموں کی نچلی جانب کو لگا جو کھڑے کئے ہوئے تھے، آپ اس وقت سجدہ میں تھے اور فرما رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَائِكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ، لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ، اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ.

''اے اللہ! میں آپ کی ناراضگی سے بچنے کے لئے آپ کی رضامندی اور آپ کی گرفت سے بچنے کے لئے آپ کے درگذر کی پناہ میں آتا ہوں، میں آپ کی اس طرح تعریف نہیں کر سکتا جس طرح آپ نے اپنی تعریف فرمائی ہے۔'' [خرجه مسلم]

Marfat.com

۹۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ:

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَاجْبُرْنِيْ، وَعَافَانِيْ، وَارْزُقْنِيْ.

''اے اللہ! مجھے معاف فرمایئے، مجھ پر رحم فرمایئے، مجھے ہدایت عطا فرمایئے، میری کمزوریوں کا ازالہ فرمایئے، مجھے عافیت عطا فرمایئے اور مجھے رزق عطا فرمایئے۔''

۹۹۔ وَفِيْ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ:

جناب رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان فرماتے:

رَبِّ اغْفِرْلِيْ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ. [خرجهما ابو داود]

''اے میرے پروردگار! مجھے معاف فرمایئے، اے میرے پروردگار! میری بخشش فرمایئے۔''

فَصْلٌ فِي الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ وَبَعْدَ التَّشَهُّدِ

''نماز میں دعا اور تشہد کے بعد کی دعاء''

۱۰۰۔ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی جب آخری تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا کرے: جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی و موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے۔''

Marfat.com

۱۰۱۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْا فِي الصَّلَاةِ:

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ.

اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، مسیحِ دجال کے فتنہ سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور زندگی و موت کے فتنہ سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔"

فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ: مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ فَقَالَ:

ایک آدمی نے عرض کیا آپ ﷺ قرض سے بہت زیادہ پناہ مانگتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا:

اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ: حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ.

"اس میں شک نہیں کہ آدمی جب مقروض ہوتا ہے تو بات میں جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔"

۱۰۲۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما، اَنَّ اَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رضی اللہ عنہ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ، قَالَ:

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کی مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمایئے جو میں اپنی نماز میں مانگوں؟ ارشاد فرمایا کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

"اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت بہت ظلم کیا ہے اور گناہ کوئی نہیں بخش سکتا مگر آپ ہی، پس آپ مجھے اپنی طرف سے معافی عطا فرمائیں اور مجھ پر رحم فرمائیں، بے شک آپ بہت بخشنے والے بڑے مہربان ہیں۔" [متفق علیہ]

Marfat.com

۱۰۳۔وَفِیْ حَدِیْثِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ عَنْ صِفَةِ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ:

اور جناب رسول اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بیان والی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم تشہد و سلام کے درمیان آخر میں یہ فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.

''اے اللہ! مجھے معاف فرمایئے، وہ سب گناہ جو میں نے پہلے کئے، بعد میں کئے، چھپ کر کئے اور اعلانیہ کئے اور جو بھی میں نے حد سے تجاوز کیا اور وہ جو آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں، آپ ترقی دینے والے اور ترقی کو روکنے والے ہیں، کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی۔''

۱۰۴۔وَفِیْ سُنَنِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِرَجُلٍ: كَيْفَ تَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: اَتَشَهَّدُ، وَاَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ. اَمَّا اِنِّيْ لَا اُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ.

''جناب نبی کریم علیہ وسلم نے ایک آدمی سے دریافت فرمایا: تم نماز میں کیسے دعا مانگتے ہو؟ اس نے عرض کیا میں تشہد پڑھ کر کہتا ہوں: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ (اے اللہ! میں آپ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے بچنے کیلئے آپ کی پناہ مانگتا ہوں) میں آپ کی جیسی دعا اچھی طرح نہیں مانگ سکتا اور نہ معاذ جیسی مانگ سکتا ہوں، تو جناب نبی کریم علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم بھی یہی مانگتے رہتے ہیں۔''

Marfat.com

۱۰۵۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ صَلَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الثُّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَالِمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا نَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ.

[خرجه الترمذی والنسائی]

''اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کہا کرتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الثُّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَالِمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا نَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْب.

''اے اللہ! میں آپ سے دین کے معاملہ میں ثابت قدمی اور ہدایت میں استقلال کا سوال کرتا ہوں، میں آپ سے آپ کی نعمتوں کے شکر اور عبادت کے حسن کا سوال کرتا ہوں، میں آپ سے قلبِ سلیم اور زبانِ صادق کا سوال کرتا ہوں اور میں آپ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو آپ کے علم میں ہے اور آپ سے ان چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں اور میں آپ سے ان گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں، بے شک آپ غیبوں کو اچھی طرح جاننے والے ہیں۔''

۱۰۶۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰی بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ صَلَاةً. فَاَوْجَزَ. فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَقَدْ خَفَّفْتَ اَوْ اَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ. فَقَالَ: اَمَا عَلَیَّ ذٰلِكَ. لَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ. فَسَاَلَهٗ عَنِ الدُّعَاءِ، فَقَالَ:

Marfat.com

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو اختصار کیا، کسی نے کہا: آپ نے بڑی ہلکی نماز پڑھائی ہے، فرمایا: کیا اس کا مجھے اختیار نہیں، میں نے تو اس میں وہ دعائیں مانگی ہیں جو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، جب آپ اٹھ کر جانے لگے تو ایک آدمی پیچھے ہو لیا اور دعا کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا:

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ. اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِيْ، وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ. وَاَسْاَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ. وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى. وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ. وَاَسْاَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ. وَاَسْاَلُكَ الرِّضٰى بَعْدَ الْقَضَاءِ. وَاَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ. وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ. وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ. اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ. وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ. [خرجه النسائی]

''اے اللہ! اپنے غیب کے جاننے اور مخلوق پر اپنی قدرت سے مجھے اس وقت تک زندہ رکھئے جب تک آپ کے علم میں زندگی میرے لئے بہتر ہے اور جس وقت آپ کے علم کے مطابق موت میرے لئے بہتر ہو اس وقت مجھے موت دید یجئے، اے اللہ! میں آپ سے غیب وشہادت میں آپ کی خشیت کا سوال کرتا ہوں، آپ سے خوشی وناراضگی ہر حال میں کلمۂ حق کا سوال کرتا ہوں، میں آپ سے تنگی وخوشحالی میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں، آپ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور آپ سے آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو، آپ سے قضا پر راضی ہونے کا سوال کرتا ہوں، آپ سے موت کے بعد کی راحت والی زندگی کا سوال کرتا ہوں، آپ سے آپ کے دیدار کی لذت اور بغیر کسی تکلیف ومضرت اور گمراہ کن فتنہ کے آپ کے دیدار کے شوق کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرمایئے اور ہمیں ہدایت یافتہ راہنما بنایئے۔''

Marfat.com

فَصْلٌ فِيْ مَا يُقَالُ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ

''نماز کے بعد کے اوراد کے بارے میں''

۱۰۷۔ قَالَ ثَوْبَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهٖ اِسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا. وَقَالَ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہتے پھر فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. [خرجه مسلم]

''اے اللہ! آپ سلامتی والے ہیں، آپ کی طرف سے سلامتی ملتی ہے، آپ بڑی برکت والے ہیں اے صاحبِ جلال و اکرام۔''

۱۰۸۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ:

اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مَانِعَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. [متفق عليه]

''کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور جو حکومت کا مالک ہے، اسی کی حمد ہے، وہ ہر شی پر کامل قدرت والا ہے، اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں اسے کوئی روکنے والا نہیں جو آپ روکیں اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت نفع نہیں دے سکتی۔''

۱۰۹۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ. اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ:

اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد جب سلام

Marfat.com

پھیر لیتے تو کہتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ.

''کوئی معبود نہیں مگر اللہ پاک، جو اکیلے ہیں، جن کا کوئی شریک نہیں، انہیں کی حکومت ہے، انہیں کی حمد ہے اور وہ ہر شی پر کامل قدرت رکھتے ہیں، نہ گناہ سے بچنے کی کوئی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی کوئی طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے، کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ، ہم نہیں عبادت کرتے مگر انہیں کی، انہیں کی نعمت ہے اور انہیں کا فضل ہے، انہیں کے لئے اچھی تعریف ہے، کوئی معبود نہیں مگر وہی، ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت وحمد کرتے ہیں انہیں کے لئے خالص ہو کر، اگرچہ کافر برا مناتے پھریں۔''

قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

[خرجہ مسلم]

ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جناب نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد یہی کلمات کہتے تھے۔

۱۱۰۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالُوْا: ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى، وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ اَمْوَالٍ، يَحُجُّوْنَ بِهَا، وَيَعْتَمِرُوْنَ، وَيُجَاهِدُوْنَ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ. فَقَالَ:

اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فقراء مہاجرین جناب رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مالدار لوگ اونچے درجے اور ہمیشہ کی نعمتیں لے گئے وہ ہماری طرح نماز بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اور اس کے علاوہ ان کے پاس فالتو اموال ہیں اس لئے حج، عمرے کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

اَلَا اُعَلِّمُکُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُونُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟ قَالُوا: بَلٰى يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ:

تُسَبِّحُونَ، وَتَحْمَدُونَ، وَتُكَبِّرُونَ، خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ.

قال ابو صالح التابعي يعني تكون مجموعتها ثلاثا و ثلثين. [متفق عليه]

کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھادوں جس سے تم آگے بڑھ جانے والوں کو پالو اور اپنے بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے افضل کوئی نہ ہو سوائے اس کے جس نے تمہارے جیسا عمل کیا؟ عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ! ارشاد فرمایا:

''ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو''

ابوصالح تابعی کہتے ہیں حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ اس طرح کہے کہ سب کا مجموعہ تینتیس بنے۔ [متفق علیہ]

۱۱۱۔ وَعَنْهُ اَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

مَنْ سَبَّحَ لِلّٰهِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ؛ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. [خرجه مسلم]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا اور سو پورا کرنے کے لئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ کہا تو اس کے گناہ معاف ہو گئے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''

۱۱۲۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

خَصْلَتَانِ، اَوْ خُلَّتَانِ، لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُمَا يَسِيْرٌ، وَمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ: يُسَبِّحُ اللهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا، وَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا، وَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ وَّخَمْسِمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ، وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، فَذٰلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ .

''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو بھی مسلمان بندہ ان کی پابندی کرتا ہے وہ جنت ہی میں جاتا ہے اور وہ خصلتیں بڑی آسان ہیں مگران پر عمل کرنے والے کم ہیں، آدمی ہر نماز کے بعد دس بار سُبْحَانَ اللهِ کہے، دس بار اَلْحَمْدُلِلّٰهِ کہے اور دس بار اَللهُ اَكْبَرُ کہے، یہ کہنے کے اعتبار سے ایک سو پچاس ہیں لیکن میزان میں پندرہ سو ہیں، جب سونے لگے تو چونتیس بار اَللهُ اَكْبَرُ، تنتیس بار اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اور تینتیس بار سُبْحَانَ اللهِ کہے یہ پڑھنے کے اعتبار سے سو ہیں مگر میزانِ اعمال میں ہزار ہیں۔''

قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ! كَيْفَ هُمَا يَسِيْرٌ، وَمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ، قَالَ:

روایت کرنے والے صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ یہ تسبیحات اپنے دستِ مبارک سے گن رہے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ تسبیحات آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے کم کیسے ہیں؟ ارشاد فرمایا:

يَاْتِيْ اَحَدَكُمْ يَعْنِي الشَّيْطَانُ فِيْ مَنَامِهٖ فَيُنَوِّمُهٗ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ، وَيَاْتِيْهِ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَيُذَكِّرُهٗ حَاجَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَهَا . [خرجه ابو داود والنسائی والترمذی]

'' شیطان کسی کے پاس سونے کے وقت میں آتا ہے اور یہ تسبیحات کہنے سے پہلے اسے سُلا دیتا ہے اور کسی کی نماز میں آتا ہے اور ان تسبیحات کو پورا کرنے سے پہلے اسے کوئی کام یاد دلا دیتا ہے۔''

Marfat.com

۱۱۳۔ وَخَرَّجُوا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:
اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقْرَأَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

اور امام ابوداود، امام نسائی اور امام ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد مُعوِّذات پڑھوں۔''

نوٹ: معوذات سے مراد سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ہیں یا وہ دعائیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ سے پناہ کی درخواست کا مضمون ہے۔ یعنی وہ دعائیں جن میں مختلف مصیبتوں اور آزمائشوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی گئی ہے۔ یہ دعائیں مسنون دعاؤں کی کتابوں میں موجود ہیں۔ (مترجم)

۱۱۴۔ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ:
جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ كُلِّ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ.

[وقال الترمذی حدیث حسن]

اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ ارشاد فرمایا:

''رات کے آخری حصہ میں اور سب فرض نمازوں کے بعد''

۱۱۵۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَقَالَ:
يَا مُعَاذُ! اِنِّي وَاللّٰهِ لَاُحِبُّكَ. فَلَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ اَنْ تَقُولَ:
اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. [خرجہ ابوداود]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا:

اے معاذ! اللہ کی قسم میں تم سے محبت رکھتا ہوں، پس تم ہر نماز کے بعد یہ کہنا ہرگز نہ چھوڑنا:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

''اے اللہ! اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرمائیے''

Marfat.com

اَلۡاِسۡتِخَارَۃُ

''استخارہ (اہم معاملات میں اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا مانگنا)''

۱۱۶۔ عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰہِ کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ یُعَلِّمُنَا الۡاِسۡتِخَارَۃَ فِی الۡاُمُوۡرِ کُلِّھَا کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوۡرَۃَ مِنَ الۡقُرۡآنِ. یَقُوۡلُ: اِذَا ھَمَّ اَحَدُکُمۡ بِالۡاَمۡرِ. فَلۡیَرۡکَعۡ رَکۡعَتَیۡنِ مِنۡ غَیۡرِ الۡفَرِیۡضَۃِ. ثُمَّ لِیَقُلۡ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں استخارہ کی دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے قرآن کریم کی سورۃ سکھاتے تھے، ارشاد فرماتے: تم میں سے کوئی جب کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ. وَاَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ. وَاَسۡاَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ. فَاِنَّکَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ. وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ. وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ. اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ وَتُسَمِّیۡهِ بِاسۡمِهٖ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ. وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ. فَاقۡدُرۡهُ لِیۡ وَیَسِّرۡهُ لِیۡ. ثُمَّ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡهِ. وَاِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ. وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ. فَاصۡرِفۡهُ عَنِّیۡ. وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡهُ. وَاقۡدُرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ کَانَ. ثُمَّ رَضِّنِیۡ بِهٖ.

[خرجه البخاری بنحوه]

''اے اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کی وجہ سے خیر کا طالب ہوں، آپ کی قدرت کی وجہ سے آپ سے قدرت کا طالب ہوں، آپ کے فضلِ عظیم کی وساطت سے آپ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ قدرت والے ہیں اور میں بے قدرت ہوں، آپ علم والے ہیں اور میں بے علم ہوں اور آپ سب پوشیدہ معاملات کو بخوبی جاننے والے ہیں، اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ معاملہ [یہاں اپنے کام کا نام لے] میرے لئے دین، دنیا اور آخرت میں اب بھی اور انجام کار میں بھی خیر ہے

Marfat.com

تو اسے میرے مقدر میں کر دیجئے، اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے، پھر اس میں مجھے برکت عطا فرمایئے اور اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ معاملہ میرے لئے دین، دنیا اور آخرت کے لحاظ سے اب بھی اور انجام کار میں بھی شر ہے تو اسے مجھ سے ہٹا لیجئے اور مجھے اس سے ہٹا لیجئے اور خیر کو میرے مقدر میں کیجئے جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس پر راضی کر دیجئے۔''

۱۱۷۔ وَيُذْكَرُ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ يَا أَنَسُ إِذَا هَمَمْتَ بِأَمْرٍ فَاسْتَخِرْ رَبَّكَ فِيهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَنْظُرْ إِلَى الَّذِي سَبَقَ إِلَى قَلْبِكَ فَإِنَّ الْخَيْرَ فِيهِ.

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا جاتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''اے انس! جب کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے بارے میں سات مرتبہ اپنے رب سے استخارہ کرو پھر جو دل میں آئے اسی کو اختیار کرو کیونکہ خیر اسی میں ہے۔''

وَمَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ الْخَالِقَ. وَشَاوَرَ الْمَخْلُوقِينَ. وَتَثَبَّتَ فِي أَمْرِهِ، فَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: {وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ}
[آل عمران: ۱۵۹]

قَالَ قَتَادَةُ: مَا تَشَاوَرَ قَوْمٌ يَبْتَغُونَ وَجْهَ اللهِ إِلَّا هُدُوا إِلَى أَرْشَدِ أَمْرِهِمْ.

اور جس نے خالق تعالیٰ سے استخارہ کیا، مخلوق سے مشورہ کیا اور اپنے معاملہ میں ثابت قدم رہا وہ نادم نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور معاملات میں ان سے مشورہ کر، پھر جب کسی بات کا فیصلہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھ۔''

قتادہ کہتے ہیں: جس قوم نے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مشاورت کو اختیار کی اللہ تعالیٰ انہیں معاملہ کی درست ترین راہنمائی فرماتے ہیں۔

Marfat.com

مَا يُقَالُ عِنْدَ الْكَرْبِ وَالْهَمِّ وَالْحُزْنِ

''تکلیف، پریشانی اور غم کے وقت کیا کہنا چاہئے''

۱۱۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تکلیف کے وقت یہ دعا مانگتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ. [متفق علیہ]

''کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ جو صاحبِ عظمت و صاحبِ حلم ہیں، عرشِ عظیم کے رب ہیں، کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ جو آسمانوں، زمینوں اور عرش کریم کے رب ہیں۔''

۱۱۹۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اَنَّهٗ كَانَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ قَالَ:

جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں مروی ہے کہ جب آپ کو کوئی پریشان کن معاملہ پیش آتا تو فرماتے:

يَا حَيُّ، يَا قَيُّوْمُ، بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ.

''اے زندہ و قائم ذات میں آپ کی رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔''

۱۲۰۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ كَانَ اِذَا اَهَمَّهُ الْاَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ [خرجهما الترمذی]

اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب آپ کو کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آسمان کی طرف اپنا سر مبارک اٹھاتے اور فرماتے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

''میں اللہ باعظمت کی پاکی بیان کرتا ہوں۔''

اور جب دعاء میں زیادہ اصرار کرتے تو فرماتے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

''اے زندہ اے قائم رہنے والے۔''

Marfat.com

۱۲۱۔ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: دَعْوَۃُ الْمَکْرُوْبِ:

حضرت ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مصیبت زدوں کی دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ. فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ، وَاَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ کُلَّہٗ. لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ.

"اے اللہ! میں آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں، پس مجھے پلک جھپکنے کی دیر بھی اپنے نفس کے حوالے نہ کیجئے اور میرے سب معاملات درست فرما دیجئے، کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی۔"

۱۲۲۔ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

اَلَآ اُعَلِّمُكِ کَلِمَاتٍ تَقُوْلِیْنَھُنَّ عِنْدَ الْکَرْبِ:

اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھادوں جو تم مصیبت کے وقت کہو:

اَللّٰہَ. اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا.

"اے اللہ! اے اللہ! میرے پروردگار! میں آپ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔"

وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّھَا تُقَالُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: [خرجھما ابو داود]

۱۲۳۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: دَعْوَۃُ ذِی النُّوْنِ اِذْ دَعَا بِھَا وَھُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ:

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جب کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ تھی:

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ. سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

"کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، آپ پاکیزہ ہیں، بے شک میں ہی ظالموں میں تھا"

لَمْ یَدْعُ بِھَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَہٗ.

جب بھی مسلمان نے اس کے ذریعہ دعا مانگی ضرور بالضرور قبول ہوئی۔

[خرجہ الترمذی وفی روایۃ انی اعلمك کلمات لا یقولھا مکروب الا فرج اللہ عنہ کلمۃ اخی یونس علیہ السلام]

Marfat.com

۱۲۴۔وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَا أَصَابَ عَبْدًا هَمٌّ وَلَا حُزْنٌ، فَقَالَ:

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس بندے کو کوئی مصیبت و پریشانی آئے اور وہ یہ دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَلَكَ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَنُوْرَ صَدْرِيْ، وَجَلَاءَ حُزْنِيْ، وَذَهَابَ هَمِّيْ.

''اے اللہ! میں آپ کا بندہ ہوں، آپ کے بندے کا بیٹا ہوں، اور آپ کی بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے، مجھ میں آپ کا حکم نافذ ہے، میرے بارے میں آپ کا فیصلہ سراپائے عدل ہے، میں آپ سے آپ کے ہر اُس اسم کے ذریعہ سے جو آپ نے اپنے لئے مقرر فرمایا ہے یا اسے آپ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا اسے آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو تعلیم فرمایا ہے یا اسے آپ نے اپنے ہاں غیب میں اپنے لئے پسند فرمایا ہے، آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینہ کا نور، میری پریشانی کا خاتمہ اور میرے غم کی دوری بنا دیں۔''

اِلَّا اَذْهَبَ اللهُ هَمَّهٗ وَحُزْنَهٗ، وَاَبْدَلَهٗ مَكَانَهٗ فَرَجًا.

[خرجه احمد في مسنده وابن حبان في صحيحه]

اللہ تعالیٰ ضرور اس کی تکلیف و پریشانی دور فرما دیتے ہیں اور اس کی جگہ اسے خوشحالی عطا فرما دیتے ہیں۔

Marfat.com

فَصْلٌ فِی لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَذِی السُّلْطَان

''دشمن اور صاحبِ اقتدار کا سامنا ہونے کی صورت میں کیا کہا جائے''

۱۲۵۔ عَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو جب کسی دشمن کا خطرہ ہوتا تو یوں دعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.

[خرجه ابو داود والنسائی]

''اے اللہ! ہم دشمنوں کے مقابلہ میں آپ سے مدد طلب کرتے ہیں اور اس کے شر سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتے ہیں۔''

۱۲۶۔ وَیُذْکَرُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ:

اور جناب نبی کریم ﷺ سے نقل کیا جاتا ہے کہ جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو یوں دعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ، وَاَنْتَ نَصِیْرِیْ، بِكَ اَحُوْلُ، وَبِكَ اَصُوْلُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ

''اے اللہ! آپ میری طاقت اور آپ ہی میری مدد ہیں، آپ ہی کی مدد سے میں حرکت کرتا ہوں، آپ ہی کے سہارے حملہ آور ہوتا ہوں اور آپ ہی کے توکل پر دشمن سے لڑتا ہوں۔''

۱۲۷۔ وَعَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ فِیْ غَزْوَةٍ فَقَالَ یَامَالِكَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ

اور جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ ایک غزوہ میں تھے تو فرمایا:

یَامَالِكَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ

''اے روزِ جزا کے مالک ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''

Marfat.com

قَالَ اَنَسٌ فَلَقَدْ رَاَیْتُ الرِّجَالَ تُصْرَعُ تَضْرِبُهَا الْمَلَائِکَةُ مِنْ بَیْنِ اَیَادِیْهَا وَمِنْ خَلْفِهَا.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دشمن کے آدمیوں کو پچھڑتے ہوئے دیکھا فرشتے انہیں آگے سے بھی مار رہے تھے پیچھے سے بھی۔''

۱۲۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خِفْتَ مِنْ سُلْطَانٍ اَوْ غَیْرِهٖ فَقُلْ:

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہیں بادشاہ وغیرہ کا خوف ہو تو کہو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَزَّ جَاهُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ.

''کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، جو بڑی دانائی کا مالک بڑے کرم والا ہے، آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے، کوئی معبود نہیں مگر آپ، آپ کا رتبہ بہت بلند ہے اور آپ کی تعریف بہت عظیم۔''

۱۲۹۔ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

{حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ} [آل عمران:۱۷۳]، قَالَهَا اِبْرَاهِیْمُ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَ قَالَهَا مُحَمَّدٌ حِیْنَ قَالَ لَهُ النَّاسُ: {اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ}

[آل عمران:۱۷۳]۔ [۱۲۹]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے {حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ} [آل عمران: ۱۷۳] ''ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہیں اور وہ بہترین کارساز ہیں'' اس وقت کہا جب انہیں نمرودیوں نے آگ میں ڈالا اور حضرت محمد ﷺ نے {حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ} [آل عمران:۱۷۳] اس وقت کہا جب انہیں بتایا گیا کہ لوگ آپ کیلئے جمع ہو چکے ہیں۔''

Marfat.com

فَصْلٌ فِي الشَّيْطَانِ يَعْرِضُ لِابْنِ آدَمَ

جب شیطان آدمی کو چھیڑے تو وہ کیا کہے؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ [المؤمنون:٩٧-٩٨]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''اور کہو: اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور اے میرے پروردگار! میں اس سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں۔''

١٣٠۔ وَفِي حَدِيْثِ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، مِنْ هَمْزِهٖ، وَنَفْخِهٖ، وَنَفْثِهٖ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ [فصلت:٣٦]

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ارشاد { وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ } کی تعمیل میں یہ دعا مانگا کرتے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، مِنْ هَمْزِهٖ، وَنَفْخِهٖ، وَنَفْثِهٖ

''میں شیطان مردود کی وسوسہ اندازی، پھونکوں اور جھاڑ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں جو بخوبی سننے والے اور جاننے والا ہے۔''

Marfat.com

وَالْاَذَانُ يَطْرُدُالشَّيْطَانَ

اوراذان شیطان کو بھگاتی ہے

۱۳۱۔ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ:

اِذَا اُذِّنَ بِالصَّلَاةِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ. فَاِذَاقُضِیَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ. فَاِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ. یَعْنِیْ اُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ. بِاِذَاقُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ.

جناب نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

''جب نماز کی اذان کہی جاتی ہے شیطان ہوا خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگتا ہے، جب اذان ختم ہوجاتی ہے واپس آجاتا ہے، پھر جب نماز کی اقامت کہی جاتی ہے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے اور جب ختم ہوتی ہے تو واپس آجاتا ہے۔''

۱۳۲۔ وَقَالَ سُهَیْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ: اَرْسَلَنِیْ اَبِیْ اِلٰی بَنِیْ حَارِثَةَ وَمَعِیَ غُلَامٌ لَنَا. اَوْصَاحِبٌ لَنَا. فَنَادَاهُ مُنَادٍمِنْ حَائِطٍ بِاِسْمِهٖ. فَاَشْرَفَ الَّذِیْ مَعِیَ عَلَی الْحَائِطِ. فَلَمْ یَرَشَیْئًا. فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِیْ. فَقَالَ: لَوْشَعَرْتُ اَنَّكَ تَلْقٰی هٰذَا لَمْ اُرْسِلْكَ. وَلٰكِنْ اِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا. فَنَادِ بِالصَّلَاةِ. فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ:

اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَانُوْدِیَ بِالصَّلَاةِ اَدْبَرَ. [خرجه مسلم]

سہیل بن ابی صالح کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے بنی حارثہ کی طرف بھیجا، میرے ساتھ ایک غلام یا فرمایا میرے ساتھ میرا ایک ساتھی بھی تھا، اسے ایک احاطہ سے کسی پکارنے والے نے اس کا نام لے کر پکارا، میرے ساتھی نے اس احاطہ میں دیکھا تو کوئی چیز نہ پائی، بعد میں میں نے یہ واقعہ اپنے والدصاحب سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اگر مجھے یہ خیال آتا کہ تجھے اس کا سامنا ہوگا تو میں تمہیں نہ بھیجتا، البتہ جب بھی تم ایسی آواز سنو تو نماز والی اذان دو کیونکہ میں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ جناب نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا نُودِیَ بِالصَّلَاۃِ اَدْبَرَ

''بے شک جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے۔''

۱۳۳۔وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اَسْلَمَ اَنَّہٗ وُلِّیَ مَعَادِنَ فَذَکَرُوْا کَثْرَۃَ الْجِنِّ بِھَا فَاَمَرَھُمْ اَنْ یُؤَذِّنُوْا کُلَّ وَقْتٍ وَیُکْثِرُوْا مِنْ ذٰلِکَ فَلَمْ یَکُوْنُوْا یَرَوْنَ بَعْدَ ذٰلِکَ شَیْئًا۔

اور حضرت زید بن ابی اسلم رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہیں معادن کا حاکم بنایا گیا تو لوگوں نے انہیں بتایا کہ وہاں بہت زیادہ جن ہیں۔آپ نے انہیں فرمایا کہ وہاں کثرت کے ساتھ ہر وقت آذانیں دو! انہوں نے اس کے بعد جنوں کو نہ دیکھا۔

۱۳۴۔وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: قَامَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ، فَسَمِعْنَاہُ یَقُوْلُ:

وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ، ثُمَّ قَالَ:

اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ ثَلَاثًا، وَبَسَطَ یَدَہٗ کَاَنَّہٗ یَتَنَاوَلُ شَیْئًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاۃِ، قُلْنَا لَہٗ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ فِی الصَّلَاۃِ شَیْئًا، لَمْ نَسْمَعْکَ تَقُوْلُہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ، وَرَاَیْنَاکَ بَسَطْتَّ یَدَکَ، قَالَ:

اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِھَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِیَجْعَلَہٗ فِیْ وَجْھِیْ، فَقُلْتُ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قُلْتُ: اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ. ثُمَّ اَرَدْتُّ اَخْذَہٗ. وَاللّٰہِ لَوْ لَا دَعْوَۃُ اَخِیْنَا سُلَیْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَّلْعَبُ بِہٖ وِلْدَانُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ. [خرجہ مسلم]

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب نبی کریم ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے تو ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ

پھر تین بار آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ'' ''میں تم پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا ہوں'' اور اپنا دست مبارک یوں بڑھایا جیسے کسی چیز کو پکڑ رہے ہوں، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ﷺ ہم نے آپ کو نماز میں کچھ فرماتے سنا جو ہم نے آپ

Marfat.com

سے پہلے کبھی نہیں سنا اور ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک بھی بڑھایا؟ ارشاد فرمایا:

''واقعہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس میرے پاس آگ کا شعلہ لے کر آیا تاکہ اسے میرے چہرے پر رکھ دے تو میں نے تین بار کہا:

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْكَ

''میں تجھ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں''

پھر میں نے تین بار کہا: اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ''میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا ہوں'' وہ پیچھے نہ ہٹا تو میں نے اسے پکڑنا چاہا، اللہ تعالیٰ کی قسم اگر ہمارے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو ابلیس صبح کو بندھا ہوا ملتا جس سے مدینہ والوں کے بچے کھیلتے۔''

۱۳۵۔ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ الشَّيْطَانَ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي، وَبَيْنَ قِرَاءَتِي يُلْبِسُهَا عَلَيَّ، فَقَالَ:

ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ: خَنْزَبٌ. فَاِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ. وَاتْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا. فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ. فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّي. [خرجہ مسلم]

اور حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! شیطان میرے اور میری نماز وقراءت کے درمیان حائل ہو گیا اور اسے مجھ پر خلط ملط کرنے لگا، جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ وہ شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے، پس جب تم اسے محسوس کرو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو، اور اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتھکارو۔''

میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

۱۳۶۔ وَقَالَ اَبُو زُمَيْلٍ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَاشَيْءٌ اَجِدُهُ فِي نَفْسِي يَعْنِي شَيْئًا مِنْ شَكٍّ فَقَالَ لِي:

اِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ: هُوَ الْاَوَّلُ. وَالْاٰخِرُ. وَالظَّاهِرُ. وَالْبَاطِنُ. وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ [خرجہ ابو داود]

اور ابو زُمَیل کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کوئی چیز میں اپنے دل میں پاتا ہوں، یعنی شک، تو انہوں نے فرمایا:

Marfat.com

''جب تم اپنے دل میں ایسی کوئی چیز پاؤ تو کہو:

هُوَ الْاَوَّلُ، وَالْآخِرُ، وَالظَّاهِرُ، وَالْبَاطِنُ، وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ''

''وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی ہر شی کو بخوبی جاننے والا ہے''

فَصْلٌ فِي التَّسْلِيْمِ لِلْقَضَاءِ مِنْ غَيْرِ عَجْزٍ وَّلَا تَفْرِيْطٍ

''بغیر کسی بے بسی و کمزوری کے فیصلۂ خداوندی کو مان لینا''

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ [آل عمران:۱۵۶]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اپنے سفر میں جانے والے یا جہاد کرنے والے بھائیوں کے بارے میں کہا کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے، اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ان کے دل کی حسرت بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ زندگی دیتے ہیں اور موت دیتے ہیں اور جو تم کرتے ہو، اسے جانتے ہیں۔''

۱۳۷۔ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ. وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ. اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ. وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَلَا تَعْجِزْ. وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا. وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ. فَاِنَّ ((لَوْ)) تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ. [اخرجہ مسلم]

اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''طاقتور مومن کمزور کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ بہتر اور زیادہ محبوب ہے مگر ہر مومن میں خیر ہے، اس چیز کا حریص بن جو تجھے نفع دے، اللہ تعالیٰ سے

Marfat.com

مدد حاصل کر اور عاجز نہ بن، اگر تجھے کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہہ کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ایسا ہو جاتا ہاں یوں کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا سو جو اس نے چاہا وہی ہوا، کیونکہ ''اگر'' شیطان کا راستہ کھولتا ہے۔''

۱۳۸۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَضٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ اِنَّ اللّٰهَ يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِنْ غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

[خرجہ ابو داود]

اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا تو جس کے خلاف فیصلہ ہوا وہ جب جانے لگا تو اس نے کہا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یہ سن کر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ کمزوری پر ملامت کرتے ہیں تمہارے ذمہ عقل مندی ہے، اس کے باوجود اگر کوئی معاملہ تم پر غالب آجائے تو کہو:

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ [خرجہ ابو داود]

''مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہیں اور وہ بہترین کارساز ہیں''

فَصْلٌ فِيْمَا يُنْعَمُ بِهٖ عَلَى الْاِنْسَانِ

''وہ کلمات جن کی وجہ سے انسان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہوتا ہے''

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قِصَّةِ الرَّجُلَيْنِ:

اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کے قصہ میں فرمایا:

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

[الکہف: ۳۹]

''اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو 'مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' کیوں نہ کہا''

Marfat.com

۱۳۹۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلٰی عَبْدٍ نِعْمَۃً فِیْ اَھْلٍ وَمَالٍ وَوَلَدٍ فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَیَرٰی فِیْھَا آفَۃً دُوْنَ الْمَوْتِ.

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

''ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ جس بندے کو اہل و مال و اولاد میں کوئی نعمت عطا فرمائیں اور وہ کہے مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تو وہ اس نعمت میں کوئی آفت دیکھے سوائے موت کے۔''

مطلب یہ ہے کہ اس دعا پڑھنے کے بعد اس آدمی کو موت آئے تو آئے کسی اور آفت کا سامنا نہیں ہوسکتا۔ (مترجم)

۱۴۰۔ وَعَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ کَانَ اِذَا رَاٰی مَا یَسُرُّہٗ قَالَ:

اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مروی ہے کہ جب ایسی چیز دیکھتے جو انہیں خوش کرتی تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جن کے احسان سے نیکیاں مکمل ہوتی ہیں''

وَاِذَا رَاٰی مَا یَسُوْؤُہٗ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ.

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بری چیز دیکھتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال

''ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے''

Marfat.com

فَصْلٌ فِيمَا يُصَابُ صَغِيرٌ وَ كَبِيرٌ

مصیبت زدہ مومن کو کیا کہنا چاہئے؟

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝١٥٦ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝١٥٧ [البقرة:١٥٦،١٥٧]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وہ لوگ جنہیں مصیبت پیش آتی ہے تو کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْن (بے شک ہم سب اللہ تعالیٰ کے ہیں اور ہم سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے رحمتیں اترتی ہیں اور یہی لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔''

١٤١۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِیَسْتَرْجِعْ اَحَدُكُمْ فِیْ كُلِّ شَیْئٍ حَتّٰی فِیْ شِسْعِ نَعْلِهٖ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَصَائِبِ.

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں ہر شی میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْن پڑھنا چاہئے حتی کہ جوتے کے تسمہ کے ٹوٹ جانے میں بھی کہ یہ بھی مصیبتوں میں سے ہے۔''

١٤٢۔ وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ:

مَامِنْ عَبْدٍ تُصِیْبُهٗ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْن. اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ. وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِنْهَا. اِلَّا آجَرَهُ اللّٰهُ فِیْ مُصِیْبَتِهٖ. وَاَخْلَفَ لَهٗ خَیْرًا مِنْهَا.

قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّیَ اَبُوْسَلَمَةَ. قُلْتُ كَمَا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ خَیْرًا مِنْهُ. رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس بندے کو کوئی مصیبت پیش آئے اور وہ کہے:

Marfat.com

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُون، اَللّٰهُمَّ أْجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ، وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا

(بے شک ہم سب اللہ تعالیٰ کے ہیں اور ہم سب نے انہیں کی طرف لوٹنا ہے، اے اللہ! مجھے میری اس مصیبت میں اپنی پناہ عطا فرمایئے اور مجھے اس سے بہتر عطا فرمایئے)

''تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت میں اسے پناہ عطا فرماتے ہیں اور اسے اس سے بہتر عطا فرماتے ہیں۔''

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے ویسے ہی کہا جس طرح جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ سے بہتر شوہر عطا فرمایا یعنی جناب رسول اللہ ﷺ

۱۴۳۔ وَقَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ، فَاَغْمَضَهٗ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ، فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِهٖ، فَقَالَ: لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ، ثُمَّ قَالَ:

اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جناب رسول اللہ ﷺ ابو سلمہ کے پاس آئے تو ان کی آنکھیں پھٹ چکی تھیں، آپ نے ان کی آنکھیں بند فرمائیں پھر ارشاد فرمایا: بے شک روح جب قبض کی جاتی ہے تو آنکھ اس کے پیچھے جاتی ہے، اتنے میں ان کے گھر کے کچھ لوگ اونچی آواز سے رونے لگے تو ارشاد فرمایا: اپنے لئے نہ مانگو مگر بھلائی، کیونکہ تم جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں، پھر فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ، وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ، وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔

''اے اللہ! ابو سلمہ کی بخشش فرمایئے، ہدایت یافتہ جماعت میں ان کے درجات بلند فرمایئے، ان کے پس ماندگان میں ان کے خلیفہ بن جایئے ہماری اور ان کی بخشش فرمایئے اے تمام مخلوق کے پروردگار! ان کی قبر فراخ فرمایئے اور اس میں انہیں نور عطا فرمایئے۔''

Marfat.com

فَصْلٌ فِي الدَّيْنِ

''قرض کے بارے میں''

۱۴۴۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ: اِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ. قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ، قُلْ:

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے بارے میں مروی ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب آیا اور اس نے عرض کی میں اپنے مال کتابت کی ادائیگی سے عاجز ہوں آپ میری مدد فرمائیں، ارشاد فرمایا: کیا تمہیں وہ کلمات نہ سکھادوں جو مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے سکھائے اگر تم پر صیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ ادا کرادیں گے، تم کہو:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ. وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

[قال الترمذی حدیث حسن]

''اے اللہ! مجھے حرام سے بچا کر اپنے حلال سے میری کفایت فرمایئے اور اپنے فضل سے مجھے اپنے غیر سے غنی فرما دیجئے۔''

نوٹ: مکاتب اُس غلام کو کہا جاتا تھا جس کے مالک نے اسے کہا ہو کہ تم اتنے پیسے کما کر لادو تو تم آزاد ہو۔ اس معاملہ کو ''مکاتبت'' کہتے ہیں اور جو رقم طے ہوئی ہے اسے ''بدلِ کتابت'' ۔''

(مترجم)

Marfat.com

فَصۡلٌ فِی الرُّقٰی (۱)

''جھاڑ پھونک کے بارے میں''

۱۴۵۔ قَالَ اَبُوسَعِیۡدِ الۡخُدۡرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ:

اِنۡطَلَقَ نَفَرٌ مِنۡ اَصۡحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فِی سَفۡرَةٍ سَافَرُوهَا حَتّٰی نَزَلُوا عَلٰی حَیٍّ مِنۡ اَحۡیَاءِ الۡعَرَبِ، فَاسۡتَضَافُوهُمۡ، فَاَبَوا اَنۡ یُّضَیِّفُوهُمۡ، فَلُدِغَ سَیِّدُ ذٰلِكَ الۡحَیِّ، فَسَعَوا لَهٗ بِكُلِّ شَیۡءٍ، لَا یَنۡفَعُهٗ شَیۡءٌ، فَقَالَ بَعۡضُهُمۡ: لَو اَتَیۡتُمۡ هٰؤُلَاءِ الرَّهۡطَ الَّذِیۡنَ نَزَلُوا، لَعَلَّهٗ اَنۡ یَكُونَ عِنۡدَ بَعۡضِهِمۡ شَیۡءٌ، فَاَتَوهُمۡ فَقَالُوا: یَا اَیُّهَا الرَّهۡطُ، اِنَّ سَیِّدَنَا لُدِغَ، وَسَعَیۡنَا لَهٗ بِكُلِّ شَیۡءٍ لَا یَنۡفَعُهٗ، فَهَلۡ عِنۡدَ اَحَدٍ مِنۡكُمۡ مِنۡ شَیۡءٍ؟ فَقَالَ بَعۡضُهُمۡ: وَاللّٰهِ اِنِّی لَاَرۡقِی، وَلٰكِنۡ، وَاللّٰهِ لَقَدِ اسۡتَضَفۡنَاكُمۡ فَلَمۡ تُضَیِّفُونَا، فَمَا اَنَا بِرَاقٍ لَكُمۡ حَتّٰی تَجۡعَلُوا لَنَا جُعۡلًا، فَصَالَحُوهُمۡ عَلٰی قَطِیۡعٍ مِنَ الۡغَنَمِ، فَانۡطَلَقَ یَتۡفُلُ عَلَیۡهِ، وَیَقۡرَاُ: {اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ}، فَكَاَنَّمَا نُشِطَ مِنۡ عِقَالٍ، فَانۡطَلَقَ یَمۡشِی وَمَا بِهٖ قَلَبَةٌ، قَالَ:

فَاَوۡفُوهُمۡ جُعۡلَهُمُ الَّذِی صَالَحُوهُمۡ عَلَیۡهِ، فَقَالَ بَعۡضُهُمۡ: اَقۡسِمُوا. فَقَالَ الَّذِی رَقٰی: لَا تَفۡعَلُوا حَتّٰی نَاۡتِیَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. فَنَذۡكُرَ لَهُ الَّذِی كَانَ، فَنَنۡتَظِرَ مَا یَاۡمُرُنَا، فَقَدِمُوا عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَذَكَرُوا لَهٗ. فَقَالَ:

وَمَا یُدۡرِیكَ اَنَّهَا رُقۡیَةٌ؟ ثُمَّ قَالَ:

قَدۡ اَصَبۡتُمۡ اَقۡسِمُوا، وَاضۡرِبُوا لِی مَعَكُمۡ سَهۡمًا. فَضَحِكَ النَّبِیُّ ﷺ.

[متفق علیہ]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک سفر کے دوران عرب کے ایک قبیلہ کے پاس پڑاؤ کیا اور اس سے میزبانی کرنے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا، اسی دوران اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے

Marfat.com

ڈس لیا اور انہوں نے ہر طرح سے اس کا علاج کیا مگر کسی شی نے فائدہ نہ دیا، کسی نے کہا یہ جو لشکر تمہارے ہاں پڑاؤ کئے ہوئے ہے ان کے پاس جاؤ ہو سکتا ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی شی ہو؟ وہ لوگ صحابہ کے پاس آئے اور کہا اے لشکر والو ہمارے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے ہم نے ہر طرح سے کوشش کر لی کسی شی نے اسے فائدہ نہ دیا، کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے؟ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں دَم کروں گا لیکن اللہ کی قسم ہم نے تم سے میزبانی کرنے کو کہا تم نے انکار کر دیا لہٰذا میں دَم نہیں کروں گا جب تک کہ تم کوئی معاوضہ مقرر نہ کرو، انہوں نے بکریوں کے ایک ریوڑ پر معاملہ طے کر لیا، تو وہ صحابی رضی اللہ عنہ اس پر دَم کرنے لگے اور سورۃ فاتحہ پڑھنے لگے مریض ایسے درست ہو رہا تھا جیسے رسی کھولی جا رہی ہو، چنانچہ وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔

قبیلہ والوں نے طے شدہ معاوضہ ادا کیا تو ان میں سے ایک نے کہا اس معاوضہ کو سب پر تقسیم کرو، جس نے دَم کیا تھا اس نے کہا ابھی تقسیم نہ کرو یہاں تک کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر واقعہ بیان کریں اور پھر دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم فرماتے ہیں، چنانچہ وہ لشکر جناب رسول اللہ کی خدمت میں پہنچا اور واقعہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورۃ دَم ہے؟ پھر فرمایا: تم نے درست کیا، اسے تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو! پھر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔"

۱۴۶۔ وَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رضی اللہ عنہما:

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو یہ دَم فرماتے:

أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.

"میں تم دونوں کو ہر شیطان، جن اور لگنے والی نظر سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کی پناہ میں دیتا ہوں"

وَيَقُولُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ. [خرجه البخاری]

اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: بے شک تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل و اسحاق پر یہی دم فرمایا کرتے تھے۔

۱۴۷۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ،

Marfat.com

اَوْکَانَ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْجُرْحٌ. قَالَ النَّبِیُّ ﷺ بِاِصْبِعِهٖ هٰکَذَا، وَوَضَعَ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ سَبَّابَتَهٗ بِالْاَرْضِ، ثُمَّ رَفَعَهَا، وَقَالَ:

اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کسی انسان کو کوئی تکلیف ہوتی یا کسی کو کوئی پھوڑا یا زخم ہوتا تو جناب نبی کریم ﷺ تکلیف والی جگہ پر اپنی انگلی مبارک اس طرح رکھتے، سفیان بن عیینہ نے اپنی شہادت والی انگلی زمین پر رکھی پھر اٹھائی اور کہا:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا، بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا، یُشْفٰی سَقِیْمُنَا، بِاِذْنِ رَبِّنَا.

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے لعاب کے ساتھ ہمارے مریض کو شفا دیتی ہے ہمارے پروردگار کے حکم سے۔''

۱۴۸۔ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُعَوِّذُ بَعْضَ اَهْلِهٖ، یَمْسَحُ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی، وَیَقُوْلُ:

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے گھر کے فرد کو اپنا داہنا دستِ مبارک پھیرتے ہوئے یوں دم فرماتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، اَذْهِبِ الْبَاسَ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ، لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَایُغَادِرُ سَقَمًا. [متفق علیهما]

''اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرمایئے اور شفا عطا فرمایئے آپ ہی شفا دینے والے ہیں کوئی شفا نہیں مگر آپ کی، ایسی شفاء عطا فرمایئے جو بیماری کو بالکل ہی نہ رہنے دے۔''

۱۴۹۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّهٗ شَکَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا یَجِدُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

اور حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی اس تکلیف کی شکایت پیش کی جو وہ اسلام لانے کے وقت سے اپنے جسم میں پاتے تھے، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ضَعْ یَدَكَ عَلَی الَّذِیْ یَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ.

[خرجه مسلم]

Marfat.com

اپنا ہاتھ جسم کی اس جگہ پر رکھو جہاں تکلیف ہے اور تین بار کہو: بِسْمِ اللّٰہِ (اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ) اور سات بار کہو: اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ (میں جس چیز سے ڈرتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے میں اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے غلبہ کی پناہ میں آتا ہوں)

۱۵۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:
مَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَمْ یَحْضُرْ اَجَلُہٗ. فَقَالَ عِنْدَہٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ. اِلَّا عَافَاہُ اللّٰہُ.

[خرجہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن]

اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت ابھی نہیں آئی اور اس کے پاس سات بار کہا
اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ. رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ.
''میں اللہ عظیم، عرشِ عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفاء عطا فرمائیں۔''
تو ضرور اللہ تعالیٰ اسے عافیت عطا فرماتے ہیں۔

فِیْ دُخُوْلِ الْمَقَابِرِ

''قبرستان میں داخل ہونے کے بارے میں''

۱۵۱۔ قَالَ بُرَیْدَۃُ رضی اللہ عنہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعَلِّمُہُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ اَنْ یَّقُوْلَ قَائِلُہُمْ:

• جناب رسول اللہ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو تعلیم فرماتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو کہیں:
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ. وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ. نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ. [خرجہ مسلم]
''اے قبرستان والے مومنو اور مسلمانو تم پر سلامتی ہو بے شک اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم تمہارے ساتھ آملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کی درخواست کرتے ہیں۔''

Marfat.com

فَصْلٌ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ

''بارش طلب کرنے کے بارے میں''

۱۵۲۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ:
اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ بَوَاكٍ (وَھِیَ جَمْعُ بَاكِیَۃٍ) فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ:
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لوگ قحط سالی کے سبب روتے ہوئے آئے تو نبی کریم ﷺ نے یوں دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا، مَرِیْئًا، مَرِیْعًا، نَافِعًا، غَیْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا، غَیْرَ آجِلٍ
''اے اللہ! ہم پر بارش برسایئے جو خوشگوار، سبزہ لانے والی، نفع مند، غیر نقصان دہ ہو، فوری ہو دیر سے ہونے والی نہ ہو۔''
تو اسی وقت ان پر بارش برسنے لگی۔

۱۵۳۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، قَالَتْ:
شَكَا النَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قُحُوْطَ الْمَطَرِ، فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ، فَوُضِعَ لَہٗ فِی الْمُصَلّٰی، وَوَعَدَ النَّاسَ یَوْمًا یَخْرُجُوْنَ فِیْہِ. فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حِیْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ، فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ:
اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں:
لوگوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بارش کے نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ نے منبر لانے کا حکم فرمایا، آپ کے لئے عیدگاہ میں منبر رکھا گیا، آپ نے لوگوں سے عیدگاہ آنے کے لئے ایک دن کا وعدہ فرمایا، اس دن جب سورج کا کنارہ ظاہر ہوا جناب رسول اللہ ﷺ عیدگاہ تشریف لائے اور منبر پر بیٹھے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور حمد بیان فرمائی، پھر فرمایا:
اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِیَارِكُمْ. وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِہٖ عَنْكُمْ. وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَنْ تَدْعُوْہُ. وَوَعَدَكُمْ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ لَكُمْ. ثُمَّ قَالَ:
''یقیناً تم نے اپنے علاقہ کے قحط زدہ ہونے اور ایک عرصہ سے بارش نہ ہونے کا

Marfat.com

شکوہ کیا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ اسے پکارو، اس نے تم سے پکار سننے کا وعدہ فرمایا ہے۔'' پھر فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَنْتَ الْغَنِيُّ، وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ.

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں، جو تمام مخلوقات کے پروردگار ہیں، بڑے مہربان انتہائی رحم فرمانے والے ہیں، حساب کے دن کے مالک ہیں، کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ، وہ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں، اے اللہ! آپ ہی وہ اللہ ہیں جن کے سوا کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، آپ غنی ہیں اور ہم فقیر و محتاج، ہم پر بارش برسایئے اور جو آپ اتاریں اسے ہمارے لئے طاقت اور وقت مقررہ تک رسائی کا ذریعہ بنائیں''

ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ، ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ، وَقَلَّبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ، وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَاَنْشَاَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سَحَابَةً، فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ، ثُمَّ اُمْطِرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ، فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ، فَقَالَ:

پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور اتنے اوپر کئے کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوگئی، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف اپنی پشت کرلی اور اپنی چادر الٹائی، ہاتھ بلند ہی رکھے، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، منبر سے نیچے اترے، دو رکعتیں پڑھائیں، اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرمائے، بجلی کڑکی، چمکی، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارش برسی، چنانچہ آپ ﷺ ابھی اپنی مسجد نہیں پہنچے تھے کہ وادیاں بہنے لگی تھیں، جب آپ ﷺ نے لوگوں کو بارش سے بچنے کے لئے آڑ کی طرف بھاگتے دیکھا تو مسکرائے حتی کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں، پھر فرمایا:

اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ. [خرجھما ابو داود]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شی پر کامل قدرت رکھنے والے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ہوں۔''

Marfat.com

فَصْلٌ فِي الرِّيحِ

''ہوا کے بارے میں''

۱۵۴۔ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:

اَلرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ، وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا، وَاسْأَلُوا اللهَ خَيْرَهَا، وَاسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا. [خرجه ابو داود وابن ماجة]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

''ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے یہ رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے، پس جب تم اسے دیکھو۔ تو اسے برا بھلا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر مانگو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔''

۱۵۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ:

اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہوا چلتی تو جناب نبی کریم ﷺ فرماتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ. [خرجه مسلم]

''اے اللہ! میں آپ سے اس کی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر مانگتا ہوں، جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور میں اس کے شر سے، جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

۱۵۶۔ وعن عائشة رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أُفُقِ السَّمَاءِ تَرَكَ الْعَمَلَ، وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ، ثُمَّ يَقُولُ:

اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب آسمان کے کنارے پہ طوفان اٹھتا دیکھتے تو کام چھوڑ دیتے خواہ نماز ہی پڑھ رہے ہوتے، پھر فرماتے:

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا

''اے اللہ! میں اس کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں''

فَاِنْ مَطَرَ، قَالَ:

پھر اگر بارش برس پڑتی تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ صَیِّبًا هَنِیْئًا. [خرجه ابو داود والنسائی وابن ماجة]

''اے اللہ! سیراب کرنے والی وخوشگوار ہو''

فَصْلٌ فِی الرَّعْدِ

''جب بجلی کڑکے تو کیا کہنا چاہئے''

۱۵۷۔ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ رضی اللہ عنہ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِیْثَ، وَقَالَ:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب بجلی کی کڑک سنتے تو بات چھوڑ دیتے اور کہتے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ، وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ.

''پاک ہے وہ ذات بجلی کی کڑک جس کی تعریف کی تسبیح کرتی ہے اور فرشتے اس کے خوف سے تسبیح کرتے ہیں۔''

۱۵۸۔ وَعَنْ كَعْبٍ اَنَّهٗ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا عُوْفِیَ مِنْ ذٰلِكَ الرَّعْدِ

اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو یہ دعا مانگے گا وہ اس کڑک سے محفوظ رہے گا۔

۱۵۹۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ یَقُوْلُ:

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ.

[خرجه الترمذی]

''اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کیجئے، ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ کیجئے، ہمیں اس سے پہلے ہی عافیت عطا فرما دیجئے۔''

Marfat.com

فَصْلٌ فِیْ نُزُوْلِ الْغَیْثِ

''بارش برسنے کے وقت کیا کہنا چاہئے''

۱۶۰۔ قَالَ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُھَنِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَلَاۃَ الصُّبْحِ بِالْحُدَیْبِیَۃِ فِیْ اِثْرِ سَمَاءٍ کَانَتْ مِنَ اللَّیْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ، فَقَالَ:

ھَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ؟

قَالُوْا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ، قَالَ:

قَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ، فَذٰلِکَ مُؤْمِنٌ بِیْ، کَافِرٌ بِالْکَوْکَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا، فَذٰلِکَ کَافِرٌ بِیْ مُؤْمِنٌ بِالْکَوْکَبِ. [متفق علیہ]

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں بارش برسنے کے بعد صبح کی نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ پھیرا اور فرمایا:

کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟

عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول بہتر جانتے ہیں!

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے کئی بندوں نے اس طرح صبح کی کہ وہ میرے مومن ہیں اور کئی بندوں نے اس طرح صبح کی کہ وہ میرے کافر ہیں، جس نے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت سے بارش عطا ہوئی وہ میرا مومن ہے اور ستاروں کا منکر ہے اور جس نے کہا ہمیں فلاں فلاں ستارے نے بارش دی وہ میرا کافر ہے اور ستارے پر ایمان لانے والا ہے۔

Marfat.com

فَصْلٌ فِي الْاِسْتِصْحَاءِ(۱)

''موسم صاف ہونے کی دعا''

۱۶۱۔ قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن ایک آدمی مسجد میں آیا جب کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال ہلاک ہو گئے، اسباب ختم ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ بارش عطا فرمائیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک بلند فرمائے، پھر یوں دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا.

''اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرمائیے، اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرمائیے''

قَالَ اَنَسٌ: وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ، وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بُنْيَانٍ وَلَا دَارٍ. فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهٖ سَحَابَةٌ. فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ. اِنْتَشَرَتْ، ثُمَّ اَمْطَرَتْ، فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی قسم ہم آسمان میں نہ کوئی بادل دیکھ رہے تھے نہ اس کا ٹکڑا، ہمارے اور کوہ سلع کے درمیان کوئی دیوار وعمارت حائل نہ تھی، اچانک اس کے پیچھے سے بادل اٹھا، جب آسمان کے درمیان میں آیا تو پھیل گیا، پھر برسنا شروع ہوا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی قسم ہم نے پورا ہفتہ سورج نہیں دیکھا،

ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكُهَا عَنَّا، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:

Marfat.com

پھر آئندہ جمعہ وہی شخص مسجد کے اسی دروازہ سے داخل ہوا جبکہ جناب رسول اللہ علیہ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! علیہ مال ہلاک ہو گئے، راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ ہم سے بارش کو روک لیں، جناب نبی کریم علیہ نے دست مبارک بلند فرمائے اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ، وَالظِّرَابِ، وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ،

"اے اللہ! ہمارے اردگرد برسائیے ہم پر نہ برسائیے، اے اللہ! ٹیلوں پر، پہاڑیوں پر، وادیوں میں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں میں برسائیے۔"

فَانْقَلَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ. [متفق علیه]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ دعا مانگتے ہی فوراً بارش رک گئی اور ہم نماز پڑھ کر دھوپ میں گھروں کو گئے۔

فَصْلٌ فِيْ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

"چاند دیکھنے کے بارے میں"

۱۶۲۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ علیہ جب پہلی کا چاند دیکھتے تو فرماتے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ. وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ.

[خرجه الدارمی وخرجه الترمذی اخصر من حدیث طلحة]

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن وایمان کے ساتھ طلوع فرمائیے، سلامتی واسلام اور اپنے محبوب وپسندیدہ کاموں کے ساتھ طلوع فرمائیے، اے چاند! ہمارے اور تمہارے پروردگار اللہ پاک ہیں۔"

Marfat.com

فَصْلٌ فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ

''روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی دعائیں''

۱۶۳۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ:

ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ. [قال الترمذی حدیث حسن]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین آدمیوں کی دعاء رد نہیں ہوتی: روزے دار جب افطار کرے، عادل حکمران اور مظلوم۔''

۱۶۴۔ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

اور ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ:

اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهٖ دَعْوَةً مَا تُرَدُّ.

''بے شک روزے دار کے لئے افطار کے وقت ایک دعا ہے جو رد نہیں کی جاتی''

۱۶۵۔ قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اِذَا اَفْطَرَ يَقُوْلُ:

ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو افطار کے وقت یہ دعا مانگتے سنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ.

[خرجہ ابن ماجۃ وغیرہ]

''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی اس رحمت کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جو ہر شی کو محیط ہے کہ آپ مجھے بخش دیں''

۱۶۶۔ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ:

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کیا جاتا ہے کہ جب افطار فرماتے تو کہتے:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ.

''اے اللہ! میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا اور آپ ہی کے رزق پر افطار کیا۔''

وَمِنْ وَجْہٍ آخَرَ:

ایک دوسری روایت میں یوں ہے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

''اے اللہ! ہم نے آپ کے لئے روزہ رکھا، آپ کے رزق پر افطار کیا پس آپ ہماری طرف سے قبول فرمائیں، بے شک آپ بخوبی سننے والے جاننے والے ہیں۔''

فَصْلٌ فِی السَّفَرِ

''سفر کے بارے میں''

۱۶۷۔ یُذْکَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ: مَا خَلَّفَ رَجُلٌ عِنْدَ اَھْلِہٖ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یَرْکَعُھُمَا عِنْدَھُمْ حِیْنَ یُرِیْدُ السَّفَرَ. [اخرجه الطبرانی]

جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا جاتا ہے کہ:

''کوئی آدمی سفر پر روانگی کے وقت گھر والوں کے پاس پڑھی ہوئی دو رکعتوں سے افضل چیز ان کے پاس نہیں چھوڑ جاتا۔''

۱۶۸۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّسَافِرَ: فَلْیَقُلْ لِمَنْ یُّخَلِّفُ:

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو سفر کا ارادہ رکھتا ہو وہ پیچھے رہ جانے والوں کے لئے کہے:

اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ.

''میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں جن کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔''

۱۶۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ:

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ إِذَا اسْتُودِعَ شَيْئًا حَفِظَهُ. [خرجه احمد وغیرہ]

''جب کوئی شی اللہ تعالیٰ کے سپرد کی جائے تو اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔''

۱۷۰۔ وَقَالَ سَالِمٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا: أُدْنُ مِنِّي أُوَدِّعْكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوَدِّعُنَا. فَيَقُولُ:

اور سالم کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کا ارادہ کرنے والے سے فرماتے میرے قریب آؤ تمہیں اس طرح سے الوداع کروں جس طرح جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں الوداع فرمایا کرتے تھے، پھر فرماتے:

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكَ.

''میں تمہارا دین، تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے انجام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔''

وَمِنْ وَجْهٍ آخَرَ. كَانَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ. فَلَا يَدَعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ. وَذَكَرَهُ.

[قال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح]

ایک دوسرے طریق سے یوں ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب کسی آدمی کو الوداع فرماتے تو اس کا ہاتھ تھامتے اور پھر خود اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے حتی کہ وہ آدمی ہی جناب نبی کریم ﷺ کا ہاتھ چھوڑتا... آگے اوپر کی روایت کی طرح ہے۔

۱۷۱۔ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا. زَوِّدْنِي. فَقَالَ:

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا سفر کا ارادہ ہے مجھے سفر کے لئے نصیحت فرمایئے: ارشاد فرمایا:

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى.

''اللہ تعالیٰ تمہیں تقویٰ کا سامان عطا فرمائیں۔''

قَالَ: زِدْنِي. قَالَ:

آدمی نے عرض کیا اور نصیحت فرمایئے! ارشاد فرمایا:

Marfat.com

وَغَفَرَ ذَنْبَكَ.

''اور اللہ پاک تمہارے گناہ معاف فرمائیں۔''

قَالَ: زِدْنِي. قَالَ:

آدمی نے عرض کیا: اور نصیحت فرمایئے! ارشاد فرمایا:

وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ. [قال الترمذی حدیث حسن]

''اور تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے خیر کو آسان فرمائیں''

۱۷۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! ﷺ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ. فَأَوْصِنِي، قَالَ:

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں لہٰذا مجھے کوئی نصیحت فرمایئے! ارشاد فرمایا:

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ.

''اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کو لازم پکڑو اور ہر اونچائی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہو۔''

فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ:

جب اس آدمی نے پیٹھ پھیری تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ. [قال الترمذی حدیث حسن]

''اے اللہ! اس کے سفر کی دوری کو لپیٹ دیجئے اور اس پر سفر کو آسان فرمایئے۔''

فَصْلٌ فِي رُكُوبِ الدَّابَّةِ

''سواری پر سوار ہونے کے متعلق''

۱۷۳۔ قَالَ عَلِيُّ بْنُ رَبِيعَةَ:

شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا. فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ، قَالَ:

علی بن ربیعہ کہتے ہیں:

Marfat.com

میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی خدمت میں چوپایہ لایا گیا تاکہ آپ رضی اللہ عنہ سوار ہوں، جب آپ نے رکاب میں قدم رکھا تو کہا: بِسْمِ اللّٰہِ پھر جب سواری کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پھر فرمایا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾

وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ [الزخرف: ۱۴،۱۳]

''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کیا حالانکہ ہم اسے تابع کرنے والے نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں''

ثُمَّ قَالَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ قَالَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ:

پھر تین بار فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پھر تین بار فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَر پھر فرمایا:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ، فَاغْفِرْلِیْ، فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ،

''میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اے اللہ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے آپ مجھے بخش دیں کیونکہ آپ کے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔''

ثُمَّ ضَحِکَ، فَقِیْلَ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ؟ قَالَ: اِنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَعَلَ کَمَا فَعَلْتُ، ثُمَّ ضَحِکَ، فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ؟ قَالَ:

پھر آپ رضی اللہ عنہ مسکرائے تو دریافت کیا گیا: اے امیر المؤمنین آپ کے مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے ایسا کیا جیسا میں نے کیا، تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کے مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا:

اِنَّ رَبَّکَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یُعْجَبُ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ، یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرِیْ۔

[خرجہ ابو داود والنسائی والترمذی وقال حدیث حسن صحیح]

Marfat.com

"بے شک آپ کا پروردگار سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندے پر اس وقت تعجب فرماتے ہیں جب وہ کہتا ہے اے میرے پروردگار میرے گناہ بخش دیجئے، اور وہ یقین رکھتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔"

۱۷۴۔وَخَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ:

اور امام مسلمؒ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی کریم علیہ صلی اللہ سفر پر روانہ ہوتے ہوئے اپنے اونٹ پر بیٹھ جاتے تو تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے پھر فرماتے:

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ [الزخرف:۱۳]

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرَّةِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ.

"پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مسخر کیا حالانکہ ہم اسے تابع کرنے والے نہ تھے اور بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! ہم آپ سے اپنے اس سفر میں نیکی وتقویٰ اور آپ کے پسندیدہ عمل پر قائم رہنے کی توفیق کا سوال کرتے ہیں، اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان فرما دیجئے، ہم سے اس کی دوری کو لپیٹ دیجئے، آپ سفر میں ہمارے والی اور گھر والوں میں ہمارے خلیفہ ہیں، اے اللہ! میں سفر کی مشقت، منظر کی سختی اور اپنے مال وبال بچوں میں بری طرح لوٹنے سے بچنے کے لئے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔"

وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيْهِنَّ:

اور جب سفر سے واپس لوٹتے تو بھی یہی کلمات کہتے اور ان میں یہ اضافہ بھی فرماتے:

Marfat.com

آئِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

''واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے۔''

۱۷۵۔ وَفِي وَجْهٍ آخَرَ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ إِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا، (أَلْمُرْتَفِعَاتُ مِنَ الطُّرُقِ) كَبَّرُوا، وَإِذَا هَبَطُوا سَبَّحُوا. [وهو في الصحيح]

ایک اور طریق میں ہے کہ:

''جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم جب سفر کے دوران اونچی جگہ پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب نشیب میں اترتے تو تسبیح کہتے۔''

فَصْلٌ فِي رُكُوبِ الْبَحْرِ

''بحری سفر کے بارے میں''

۱۷۶۔ يُذْكَرُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَانٌ عَلَى أُمَّتِي مِنَ الْغَرَقِ إِذَا رَكِبُوا أَنْ يَقُولُوا بِسْمِ اللهِ مَجْرِيهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ.

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری امت کے لوگ جب سمندر میں سفر کریں تو ان کے لئے غرق سے امان اس میں ہے کہ یوں کہیں:

بِسْمِ اللهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾

وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

''اللہ تعالیٰ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور اس کا رکنا، بے شک میرا پروردگار بہت معاف فرمانے والا بہت مہربان ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس طرح کی قدر نہ کی جس طرح قدر کرنے کا حق تھا۔''

Marfat.com

فَصۡلٌ فِی الدَّابَّةِ الصَّعۡبَةِ

''وہ چوپایہ جس پر سواری کرنا مشکل ہو''

۱۷۷۔ قَالَ یُونُسُ بۡنُ عُبَیۡدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَامِنۡ رَجُلٍ یَکُونُ عَلٰی دَابَّةٍ صَعۡبَةٍ فَیَقُولُ فِیۡ اُذُنِهَا اَفَغَیۡرَ دِیۡنِ اللّٰهِ یَبۡغُوۡنَ وَلَهٗ اَسۡلَمَ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّ کَرۡهًا وَّاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ۔ اِلَّا وَقَفَتۡ بِاِذۡنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَقَدۡ فَعَلۡنَا ذٰلِكَ فَکَانَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ تَعَالٰی.

یونس بن عبیدؒ کہتے ہیں جو آدمی مشکل چوپایہ پر سوار ہو وہ اس کے کان میں یہ پڑھ دے تو وہ فرمانبردار ہو جائے گا۔ ہم نے اس پر عمل کیا تو ایسا ہی ہوا۔

اَفَغَیۡرَ دِیۡنِ اللّٰهِ یَبۡغُوۡنَ وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّ کَرۡهًا وَّاِلَیۡهِ یُرۡجَعُوۡنَ۝۸۳ [آل عمران: ۸۳]

''کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں حالانکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ خوشی سے بھی اور جبر سے بھی اسی کا تابع فرماں ہے۔''

فَصۡلٌ فِی الدَّابَّةِ تَنۡفَلِتُ

''وہ چوپایہ جو سوار کو لے کر دوڑ پڑے''

۱۷۸۔ عَنِ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا انۡفَلَتَتۡ دَابَّةُ اَحَدِکُمۡ بِاَرۡضٍ فَلَاةٍ فَلۡیُنَادِ یَا عِبَادَ اللّٰهِ احۡبِسُوۡا یَا عِبَادَ اللّٰهِ احۡبِسُوۡا فَاِنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِی الۡاَرۡضِ حَاضِرًا سَیَحۡبِسُهٗ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

''جب کسی کا چوپایہ جنگل بیابان میں بے لگام ہو کر دوڑ پڑے تو وہ کہے: اے اللہ! کے بندو اسے روکو، اے اللہ! کے بندو اسے روکو! کیونکہ زمین میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے بندے موجود ہیں جو اسے روک لیں گے۔''

Marfat.com

فَصْلٌ فِي الْقَرْيَةِ اَوِ الْبَلْدَةِ اِذَا اَرَادَ دُخُولَهَا

''جب کسی شہر یا گاؤں میں داخل ہونے کا ارادہ ہو تو کیا پڑھنا چاہیے؟''

۱۷۹۔ عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ لَمْ يَرَ قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُولَهَا اِلَّا قَالَ حِيْنَ يَرَاهَا:

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کا جس آبادی میں جانے کا ارادہ ہوتا جب اسے دیکھتے تو ضرور یہ پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، وَخَيْرَ اَهْلِهَا، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا. [خرجه النسائی وغیرہ]

''اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں ان سب کے ربّ، ساتوں زمینوں اور جو کچھ وہ اٹھائے ہوئے ہیں ان سب کے رب، شیطانوں اور ان کی گمراہیوں میں آئے ہوئے لوگوں کے رب، ہواؤں اور جو کچھ وہ پھیلاتی ہیں ان کے رب میں آپ سے اس آبادی، اس کے باسیوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے، سب باسیوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

Marfat.com

فَصْلٌ فِي الْمَنْزِلِ يَنْزِلُهُ

''جس منزل پہ پڑاؤ کریں، وہاں کیا کہیں''

۱۸۰۔ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:

مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ . [خرجہ مسلم]

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے:

جس آدمی نے کسی جگہ پڑاؤ کیا اور یہ کہا تو وہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں دے سکتی:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ .

''میں مخلوقِ خدا کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

۱۸۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ:

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جناب رسول اللہ جب سفر فرماتے اور رات ہو جاتی تو فرماتے:

يَا أَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ مِنْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ .

[خرجہ ابو داود]

''اے زمین میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے، میں تیرے شر سے، جو کچھ تجھ میں ہے، جو کچھ تجھ سے پیدا کیا گیا ہے اور جو کچھ تجھ پر چلتا ہے اس کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں، میں شیر، ہر جانور، سانپ، بچھو، اس علاقہ کے رہائشیوں اور جننے والے اور جنے ہوئے کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

Marfat.com

فَصۡلٌ فِی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

''کھانے پینے کے بارے میں''

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ وَاشۡکُرُوۡا لِلّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ اِیَّاہُ تَعۡبُدُوۡنَ ۝ [البقرة:۱۷۲]

''اے ایمان والو! وہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرو، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔''

۱۸۲۔قَالَ عُمَرُ بۡنُ اَبِیۡ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ لِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ:

یَا بُنَیَّ! سَمِّ اللّٰہَ، وَکُلۡ بِیَمِیۡنِکَ، وَکُلۡ مِمَّا یَلِیۡکَ. [متفق علیہ]

حضرت عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا:

''اے بیٹے! اللہ تعالیٰ کا نام لے، دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنی جانب سے کھا''

۱۸۳۔وَقَالَتۡ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ:

اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمۡ فَلۡیَذۡکُرِ اسۡمَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیۡ اَوَّلِہٖ، فَاِنۡ نَسِیَ اَنۡ یَذۡکُرَ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیۡ اَوَّلِہٖ، فَلۡیَقُلۡ: بِسۡمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ. [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی جب کھائے تو کھانے کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام لے، اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو کہے: بِسۡمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ (اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع میں بھی اور آخر میں بھی)

۱۸۴۔وَعَنۡ اُمَیَّۃَ بۡنِ مَخۡشِیٍّ کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ یَاکُلُ طَعَامًا فَلَمۡ یُسَمِّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَتّٰی لَمۡ یَبۡقَ مِنۡ طَعَامِہٖ اِلَّا لُقۡمَۃٌ فَلَمَّا رَفَعَہَا اِلٰی فِیۡہِ قَالَ بِسۡمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ فَضَحِکَ النَّبِیُّ قَالَ: مَازَالَ الشَّیۡطَانُ مَعَہٗ فَلَمَّا ذَکَرَ اسۡمَ اللّٰہِ اِسۡتَقَاءَ مَا فِیۡ بَطۡنِہٖ. [خرجہ ابو داود والنسائی]

اور امیہ بن مخشی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور ایک

Marfat.com

صاحب کھانا کھا رہے تھے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جب کھانے میں سے ایک لقمہ باقی تھا اور اسے اس نے اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا: بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ یہ سن کر جناب نبی کریم ﷺ مسکرائے اور فرمایا: شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا مگر جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو جو کچھ شیطان کے پیٹ میں تھا اس نے اسے قے کر ڈالا۔

۱۸۵۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ. اِنِ اشْتَهَاهُ اَکَلَهٗ. وَاِلَّا تَرَکَهٗ. [متفق علیہ]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''جناب رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر طبیعت آمادہ ہوئی تو تناول فرمایا ورنہ چھوڑ دیا۔''

۱۸۶۔وَعَنْ وَحْشِیٍّ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَاْکُلُ وَلَا نَشْبَعُ. قَالَ:

اور حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے؟ فرمایا:

فَلَعَلَّکُمْ تَفْتَرِقُوْنَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ ﷺ:

شاید تم الگ الگ کھاتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں، ارشاد فرمایا:

فَاجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِکُمْ. وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ. یُبَارَكْ لَکُمْ فِیْهِ.

''پس تم اکٹھے ہو کر کھانا کھایا کرو اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔'' [خرجہ ابو داود وابن ماجۃ]

۱۸۷۔وَقَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

اِنَّ اللّٰهَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَةَ فَیَحْمَدُهٗ عَلَیْهَا. اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَةَ. فَیَحْمَدُهٗ عَلَیْهَا. [خرجہ مسلم]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے راضی ہوتے ہیں جو ایک لقمہ کھائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے پانی کا گھونٹ پئے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔''

Marfat.com

۱۸۸۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:

مَنْ اَکَلَ طَعَامًا. فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا. وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ: غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ. [قال الترمذی حدیث حسن]

اور حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے کھانا کھایا یا مشروب پیا اور کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا. وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ.

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جنہوں نے مجھے یہ کھلایا اور میری کسی ہمت وطاقت کے بغیر مجھے رزق دیا۔''

اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

۱۸۹۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہٖ قَالَ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ. [خرجہ ابوداود والترمذی]

اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ.

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔''

۱۹۰۔ وَعَنْ رَجُلٍ خَدَمَ النَّبِیَّ ﷺ اَنَّہٗ کَانَ یَسْمَعُ النَّبِیَّ ﷺ اِذَا قَرَّبَ اِلَیْہِ طَعَامًا. یَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰہِ.

جناب نبی کریم ﷺ کے ایک خدمت گذار سے روایت ہے کہ اس نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتے ہوئے سنا آپ فرمارہے تھی بِسْمِ اللّٰہِ.

وَاِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہٖ. قَالَ:

اور جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اَطْعَمْتَ، وَاَسْقَیْتَ، وَاَغْنَیْتَ، وَاَقْنَیْتَ، وَھَدَیْتَ، وَاَحْیَیْتَ، فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا اَعْطَیْتَ. [خرجہ النسائی وغیرہ]

Marfat.com

''اے اللہ! آپ نے ہمیں کھلایا، پلایا، سیر کیا، راضی کیا، ہدایت بخشی اور زندگی عطا فرمائی، پس اس سب عطا پر آپ کی حمد ہے۔''

۱۹۱۔ وَخَرَّجَ الْبُخَارِی عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا رُفِعَتْ مَائِدَتُهٗ قَالَ:

اور امام بخاریؒ نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ جب جناب نبی کریم ﷺ کا دستر خوان اٹھایا جاتا تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، طَيِّبًا، مُبَارَكًا فِيْهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.

''بے شمار، پاکیزہ اور مبارک تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں، جنہیں نہ کافی سمجھا جاسکتا ہے نہ غیر ضروری اور نہ ان سے بے پروائی کی جاسکتی ہے اے ہمارے پروردگار!''

فَصْلٌ فِی الضَّيْفِ وَنَحْوِهٖ

''مہمان وغیرہ کے بارے میں''

۱۹۲۔ ذُكِرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی اَبِیْ، قَالَ: فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً، فَاَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ، فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِی النَّوٰی بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ، وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی، ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَهٗ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِیْ عَنْ يَمِيْنِهٖ. قَالَ: فَقَالَ اَبِیْ: وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ: اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا. فَقَالَ:

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مذکور ہے کہ:

جناب رسول اللہ ﷺ میرے والد کے ہاں تشریف لائے، ہم نے کھانا اور حلوہ پیش کیا، آپ ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا، پھر چھوارے پیش کئے گئے تو آپ ﷺ وہ تناول فرمانے لگے، گٹھلی کو اپنی درمیان والی اور شہادت والی دو انگلیوں سے پھینکنے لگے، پھر مشروب لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں سے خود پی کر پھر اپنی دائیں طرف والے ساتھی کو تھما دیا، جب آپ

Marfat.com

جانے لگے تو میرے والد نے سواری کی لگام تھام کر عرض کیا: ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے! تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ، وَاغْفِرْ لَھُمْ، وَارْحَمْھُمْ. [خرجه مسلم]

''اے اللہ! انہیں جو آپ نے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرمایئے، ان کی بخشش فرمایئے اور ان پر رحم فرمایئے۔''

١٩٣۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَاءَ اِلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَیْتٍ، فَاَکَلَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ:

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے روٹی اور زیتون پیش کیا، آپ ﷺ نے تناول فرمانے کے بعد فرمایا:

اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ، وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَآئِکَةُ. [خرجه ابو داود وغیرہ]

''تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائیں کیں۔''

١٩٤۔ وَخَرَّجَ اَیْضًا عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَنَعَ اَبُو الْھَیْثَمِ بْنِ شِھَابٍ لِلنَّبِیِّ ﷺ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِیَّ ﷺ وَاَصْحَابَهٗ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ اَثِیْبُوْا اَخَاکُمْ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللهِ! وَمَا اِثَابَتُهٗ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا دُخِلَ بَیْتُهٗ فَاُکِلَ طَعَامُهٗ وَشُرِبَ شَرَابُهٗ فَدُعِیَ لَهٗ فَذٰلِكَ اِثَابَتُهٗ.

اور امام ابو داودؒ نے ہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے جناب نبی کریم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا اور جناب نبی کریم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو دعوت دی، جب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کو بدلہ دو! عرض کیا یا رسول اللہ! بدلہ دینا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا:

''جب کسی کے گھر میں مہمان کے طور پر آیا جائے، اس کا کھانا کھایا جائے اور پانی پیا جائے پھر اس کے لئے دعا کی جائے تو یہ بدلہ دینا ہے۔''

Marfat.com

فَصْلٌ فِي السَّلَامِ

''سلام کے بارے میں''

۱۹۵۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ: اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ؟ قَالَ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا:

تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ، وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ. [متفق علیه]

''کھانا کھلاؤ اور ہر جاننے والے اور نہ جاننے والے کو سلام کرو۔''

۱۹۶۔ وَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا، اَفَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَكُمْ. [خرجه مسلم]

اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم جنت میں نہ جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ، ایمان نہیں لاؤ گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جسے اپناؤ تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام پھیلاؤ۔''

۱۹۷۔ وَقَالَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ رضی اللہ عنہ: ثَلَاثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْاِیْمَانَ: اَلْاِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ، وَالْاِنْفَاقُ مِنَ الْاِقْتَارِ.

اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تین خصلتیں ایسی ہیں جس نے انہیں جمع کرلیا اس نے ایمان کو جمع کرلیا: اپنے دل سے انصاف کرنا، جہان بھر کے لئے سلام پھیلانا اور تنگی کے باوجود خرچ کرنا۔''

۱۹۸۔ وَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ، فَرَدَّ عَلَیْهِ، ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: (عَشْرٌ)، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ

Marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ فَرَدَّ عَلَیْہِ، فَجَلَسَ فَقَالَ: (عِشْرُوْنَ)، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ، فَرَدَّ عَلَیْہِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: (ثَلَاثُوْنَ). [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

اور حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک آدمی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور فرمایا: دس نیکیاں ہوگئیں، پھر ایک اور صاحب آئے اور انہوں نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور فرمایا: بیس نیکیاں ہوگئیں، پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور وہ شخص بیٹھ گیا تو فرمایا تیس نیکیاں۔''

۱۹۹۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم:

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللہِ، مَنْ بَدَاَھُمْ بِالسَّلَامِ.

[قال الترمذی حدیث حسن وخرجہ ابو داود]

اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔''

۲۰۰۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یُجْزِیْ عَنِ الْجَمَاعَۃِ اِذَا مَرُّوْا: اَنْ یُّسَلِّمَ اَحَدُھُمْ، وَیُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ: اَنْ یَّرُدَّ اَحَدُھُمْ.

''جب جماعت گذرے تو ان کی طرف سے ایک آدمی کا سلام کرنا کافی ہے اور بیٹھنے والوں کے لئے یہ کافی ہے کہ ان میں سے کوئی ایک جواب دیدے۔''

۲۰۱۔ وَقَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: مَرَّ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی صِبْیَانٍ یَلْعَبُوْنَ، فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ.

[حدیث صحیح]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھیلتے ہوئے بچوں کے پاس سے گذرے تو انہیں سلام کیا۔''

Marfat.com

۲۰۲۔ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ، فَلْيُسَلِّمْ. فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ، فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ اِذَا قَامَ. فَلْيُسَلِّمْ. فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ

[قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

''تم میں سے کوئی جب مجلس میں جائے تو سلام کرے اگر جی چاہے تو بیٹھے، پھر جب اٹھے تو سلام کرے، پہلا سلام دوسرے سے زیادہ حق والا نہیں ہے۔''

فَصْلٌ فِي الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

''چھینک اور جمائی کے بارے میں''

۲۰۳۔ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ. فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ، وَحَمِدَ اللّٰهَ، كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ. فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ، فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ. فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَائَبَ، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند، پس جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے: تو جو مسلمان نے اس پر لازم ہے کہ وہ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے جب کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے کیونکہ جب کسی کو جمائی آتی ہے تو شیطان خوش ہوتا ہے۔''

۲۰۴۔ وَقَالَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ، اَوْصَاحِبُهٗ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. فَاِذَا قَالَ لَهٗ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. فَلْيَقُلْ: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

Marfat.com

اخرجھما البخاری وفی لفظ لابی داود اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ۔]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے: تو اس کا بھائی یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہے۔ جب بھائی یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہے تو چھینکنے والا اسے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ کہے (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات اچھے کرے) اور ایک روایت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کی جگہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ہے۔''

۲۰۵۔ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ:

وَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَحَمِدَ اللّٰہَ. فَشَمِّتُوْہُ. فَاِنْ لَمْ یَحْمَدِ اللّٰہَ. فَلَا تُشَمِّتُوْہُ.

[اخرجہ مسلم]

اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اس کو جواب دو اور اگر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے تو اسے جواب نہ دو۔''

فِی النِّکَاحِ

''نکاح کے بارے میں''

۲۰۶۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خُطْبَۃَ الْحَاجَۃِ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مختلف ضروریات کے لئے خطبہ سکھایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ. وَنَسْتَغْفِرُہٗ. وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا. مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ. وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

Marfat.com

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ①
[النساء:١]

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ⑩ [آلِ عمران:١٠٢]

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ
اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ
فَوْزًا عَظِيْمًا ⑪ [الأحزاب:٧٠، ٧١] [خرجه الاربعة وقال الترمذی حدیث حسن]

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، ہم انہیں کی تعریف کرتے ہیں، انہیں سے مدد مانگتے ہیں اور انہیں سے مغفرت چاہتے ہیں، ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دیں اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ قرار دیں اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اکیلے جن کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں،

اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا فرمایا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا فرمایا اور ان دو سے بے شمار مرد اور عورتیں پھیلائیں اور ڈرو اس اللہ تعالیٰ سے جن کے واسطہ سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور ڈرو رشتوں سے، بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہیں،

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ تعالیٰ سے جس طرح ان سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز موت نہ آنے پائے مگر اس حال میں کہ تم فرمانبردار ہو،

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو بار آور کریں گے اور تمہارے گناہ بخش دیں گے، جس نے اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی اطاعت کی وہ عظیم کامیابی پا گیا۔

Marfat.com

۲۰۷۔وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِذَا رَفَّا الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ:

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب کسی انسان کی شادی ہونے پر اسے مبارکباد دیتے تو فرماتے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ.

[قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

''اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائیں، تم پر برکت نازل فرمائیں اور تم دونوں کو خیر میں اکٹھا رکھیں۔''

۲۰۸۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَةً، اَوِاشْتَرٰى خَادِمًا، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ. وَاِذَا اشْتَرٰى بَعِيْرًا، فَلْيَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ، وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[خرجه ابو داود و ابن ماجة]

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی جب عورت سے شادی کرے یا خادم خریدے تو کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ.

''اے اللہ! میں آپ سے اس کی خیر اور جس پر آپ نے اس کی طبیعت بنائی ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور میں آپ سے اس کے شر اور اس کی طبعی خصلتوں کے شر سے آپ کی پناہ کی درخواست کرتا ہوں۔''

اور جب اونٹ خریدے تو اس کی کوہان کی چوٹی پکڑ کر یہی دعا کرے۔

۲۰۹۔وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا:

Marfat.com

فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا. [متفق علیہ]

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی اگر اپنی زوجہ کے ہاں جاتے ہوئے یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا.

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہم سے شیطان کو دور رکھئے اور جو آپ نے ہمارے مقدر میں کیا ہے اس سے شیطان کو دور رکھئے۔''

اگر اس ملاقات میں ان کے لئے بچہ مقدر ہوا تو اسے کبھی بھی شیطان کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

فَصْلٌ فِي الْوِلَادَةِ

''بچہ کی پیدائش کے بارے میں''

۲۱۰۔ يُذْكَرُ عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا دَنَا وِلَادُهَا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُمَّ سَلَمَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ أَنْ يَأْتِيَا فَيَقْرَءَا عِنْدَهَا آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَإِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي الی آخر الآیۃ وَيُعَوِّذَاهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ذکر کیا جاتا ہے کہ جب ان کے ہاں بچہ کی ولادت کا وقت قریب آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حکم فرمایا:

''سیدہ کے ہاں جا کر آیۃ الکرسی اور إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي والی آیت پڑھو اور معوذتین پڑھ کر دم کرو۔''

۲۱۱۔ قَالَ أَبُو رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِالصَّلَاةِ. [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تو میں

Marfat.com

نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے کان میں نماز والی اذان دی۔''

۲۱۲۔ وَيُذْكَرُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرَى لَمْ تَضُرَّهُ أُمُّ الصِّبْيَانِ.

اور حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس کا بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کے بائیں کان میں اذان دے دے تو اسے ام الصبیان کی بیماری کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔''

۲۱۳۔ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ، فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ، وَيُحَنِّكُهُمْ. [خرجہ ابو داود]

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بچے لائے جاتے تھے تو آپ ان کے لئے برکت کی دعا فرماتے اور تحنیک بھی فرماتے۔''

نوٹ: تحنیک کا مطلب یہ ہے کہ کھجور چبا کر نومولود کے منہ میں لگائی جائے۔ یا شہد یا کوئی اور میٹھی چیز۔ (مترجم)

۲۱۴۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَابِعِهِ، وَوَضْعِ الْأَذَى عَنْهُ، وَالْعَقِّ. [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

اور حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ:

''جناب نبی کریم ﷺ نے بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن اس کا نام رکھنے، اس کے بال اتارنے اور اس کا عقیقہ کرنے کا حکم فرمایا۔''

۲۱۵۔ وَقَدْ سَمَّى النَّبِيُّ ﷺ اِبْنَهُ إِبْرَاهِيمَ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي مُوسَى، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي طَلْحَةَ، وَالْمُنْذِرَ بْنَ أَبِي أُسَيْدٍ قَرِيبًا مِنْ وِلَادَتِهِمْ.

''اور جناب نبی کریم ﷺ نے اپنے صاحبزادہ کا نام ابراہیم، ابوموسیٰ کے بیٹے کا نام ابراہیم اور ابی طلحہ کے بیٹے کا نام عبداللہ اور ابواُسید کے بیٹے کا نام مُنذر رکھا اور ان سب کے نام ان کی ولادت کے قریب ہی رکھ دیئے تھے۔''

Marfat.com

۲۱۶۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ آبَاءِكُمْ فَاَحْسِنُوا اَسْمَاءَكُمْ. [ذکرہ ابوداود]

اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ دادا کے نام سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھو۔''

۲۱۷۔ وَذَكَرَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللهِ: عَبْدُاللهِ، وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ.

امام مسلمؒ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک تمہارے ناموں میں اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔''

۲۱۸۔ وَعَنْ اَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَسَمُّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ وَاَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللهِ تَعَالَى عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَصْدَقُهَا: حَارِثٌ، وَهَمَّامٌ، وَاَقْبَحُهَا: حَرْبٌ وَمُرَّةٌ. [خرجه ابوداود والنسائی]

اور ابی وہب جُشمی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں اور سچے ترین نام حارث اور ہمام ہیں اور سب سے برے نام حرب اور مرۃ ہیں۔''

۲۱۹۔ وَقَدْ غَيَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الْاَسْمَاءَ الْمَكْرُوهَةَ اِلَى اَسْمَاءٍ حَسَنَةٍ. فَكَانَتْ زَيْنَبُ تُسَمَّى: بَرَّةَ. فَقِيلَ: تُزَكِّي نَفْسَهَا. فَسَمَّاهَا: زَيْنَبَ. وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. وَقَالَ لِرَجُلٍ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: حَزْنٌ، قَالَ: بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ. وَغَيَّرَ اِسْمَ عَاصِيَةٍ، فَسَمَّاهَا جَمِيلَةَ. وَقَالَ لِرَجُلٍ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: اَصْرَمُ. قَالَ: بَلْ اَنْتَ زُرْعَةُ. وَسَمَّى اَرْضًا يُقَالُ لَهَا: عَفِرَةٌ: خَضِرَةٌ وَشِعْبَ الضَّلَالَةِ وَسَمَّاهُ شِعْبَ الْهِدَايَةِ وَبَنُو الزِّنْيَةِ سَمَّاهُمْ بَنِي الرَّشْدَةِ.

جناب نبی کریم ﷺ نے کئی ناپسندیدہ ناموں کو پسندیدہ ناموں سے تبدیل فرمایا، حضرت

Marfat.com

زینب رضی اللہ عنہا کا نام بَرّۃ (نیکی کرنے والی) تھا، انہیں کہا گیا آپ خود ہی اپنے آپ کو نیک بتاتی ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا اور یہ بھی اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا کہ کوئی کہے وہ بَرّۃ کے پاس سے نکل آیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے دریافت فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا حَزَن (سخت) فرمایا نہیں بلکہ تم سَھْل (نرم) ہو۔ عَاصِیَۃ (بدکار) نامی خاتون کا نام جَمِیْلَۃ (خوب صورت) سے تبدیل کر دیا۔ ایک آدمی سے دریافت فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا اَصْرَم (کاٹنے والا) فرمایا نہیں تم زُرْعَۃ (بونے والا) ہو۔ عفرۃ (بنجر) نام کی زمین کا نام خَضِرَۃ (سرسبز) رکھا۔ شعب الضلالۃ (گمراہی کی گھاٹی) کا نام بدل کر شعب الھدایۃ (ہدایت کی گھاٹی) رکھا اور بنی الزنیہ کا (آخری بچہ والی عورت کی اولاد) نام بنی الرشدۃ (ہدایت والی عورت کی اولاد) رکھا۔

فَصْلٌ فِي صِيَاحِ الدِّيْكِ وَالنَّهِيْقِ وَالنُّبَاحِ

”مرغ اور گدھے کی آواز اور کتے کی بھونک کے بارے میں“

۲۲۰۔ ذَكَرَهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

اِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيْرِ، فَتَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا، وَاِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ، فَسَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا.
[متفق علیہ]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔ اور جب مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔“

۲۲۱۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

وَاِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ، وَنَهِيْقَ الْحَمِيْرِ بِاللَّيْلِ، فَتَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْهُنَّ. فَاِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَالَا تَرَوْنَ. [اخرجہ ابو داود]

Marfat.com

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم رات کے وقت کتے کی بھونک اور گدھے کی آواز سنو تو ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ یہ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔''

فَصْلٌ فِي الْحَرِيقِ

''آگ کے بارے میں''

۲۲۲۔ يُذْكَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَاَيْتُمُ الْحَرِيْقَ فَكَبِّرُوْا فَاِنَّ التَّكْبِيْرَ يُطْفِئُهٗ.

عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم آگ دیکھو تو تکبیر کہو کیونکہ تکبیر اسے بجھا دے گی۔''

فَصْلٌ فِي الْمَجْلِسِ

''مجلس کے بارے میں''

۲۲۳۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ. فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ. اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ. [قال الترمذی حدیث حسن]

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں اس نے بہت زیادہ فضول باتیں کیں، پھر اس نے وہاں سے اٹھنے سے پہلے یہ پڑھا تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کے اس مجلس کے گناہوں کو ختم فرما دیتے ہیں:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

''اے اللہ! میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں آپ کی حمد کے ساتھ، میں گواہی دیتا

Marfat.com

ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر آپ ہی، میں آپ سے مغفرت کی درخواست کرتا ہوں اور آپ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔''

۲۲۴۔وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ:

اَنَّهُ اِذَا كَانَ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ، كَانَ كَالطَّابِعِ لَهُ، وَاِنْ كَانَ مَجْلِسَ تَخْلِيطٍ، كَانَ كَفَّارَةً لَهُ.

ایک اور حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ

''اگر وہ مجلس اچھائی کی تھی تو یہ کلمات اس اچھائی پر مہر لگا دیتے ہیں اور اگر ملی جلی تھی تو یہ کلمات اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔''

۲۲۵۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللهَ تَعَالَى فِيهِ اِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ، وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً. [خرجہ ابو داود وغیرہ]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے وہ ایسے ہیں جیسے مردار گدھے پر بیٹھے ہوں اور یہ مجلس ان کے لئے باعثِ حسرت ہی ہوگی۔''

۲۲۶۔وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِاَصْحَابِهِ:

جب بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اٹھتے تو اپنے ساتھیوں کے لئے یہ دعائیں فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا، وَاَبْصَارِنَا، وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَاْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ

Marfat.com

الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا.

[قال الترمذی حدیث حسن]

''اے اللہ! ہمیں اپنی وہ خشیت عطا فرمایئے جو ہمارے اور آپ کی نافرمانی کے درمیان رکاوٹ بن جائے، اپنی وہ اطاعت عطا فرمایئے جس کے سبب آپ ہمیں اپنی جنت تک پہنچادیں اور ایسا یقین عطا فرمایئے جس کی وجہ سے آپ ہم پر دنیا کی آزمائشیں آسان فرمادیں، اے اللہ! ہمیں اپنی سماعتوں، بصارتوں اور دیگر توانائیوں سے تاحیات نفع عطا فرمایئے اور انہیں ہمارا ترکہ بنایئے، جنہوں نے ہم پر ظلم کیا ہے آپ ان سے ہمارا بدلہ لیجئے، دشمنوں کے خلاف ہماری مدد فرمایئے، ہماری مصیبت کو ہمارے دین میں نہ کیجئے اور دنیا کو ہمارا بڑا غم اور ہمارے علم کا آخری مقصود نہ بنایئے اور ہم پر اسے مسلط نہ فرمایئے جو ہم پر رحم نہ کرے۔''

فَصْلٌ فِي الْغَضَبِ

''غصہ کے بارے میں''

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٦﴾ [فصلت:٣٦]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اور اگر کوئی شیطان تیرے ساتھ چھیڑے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ، بے شک وہ بخوبی سننے والا جاننے والا ہے۔''

۲۲۷۔ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ:

كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ، وَاَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ، وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهٗ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ. [متفق علیہ]

Marfat.com

سلیمان بن صُرَد کہتے ہیں:

میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ دو آدمی آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے، ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئی تھیں، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا، اگر یہ
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہے تو یہ سب کیفیت ختم ہو جائے گی۔''

۲۲۸۔ وَعَنْ عَطِیَّۃَ بْنِ عُرْوَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَاِنَّ الشَّیْطَانَ خُلِقَ مِنْ نَّارٍ وَاِنَّمَا تُنْطَفِئُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ.

اور حضرت عطیہ بن عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس میں شک نہیں کہ غصہ شیطان کے اثر سے ہوتا ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھتی ہے لہٰذا جب کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہئے کہ وضو کرے۔''

فَصْلٌ فِیْ رُؤْیَۃِ اَھْلِ الْبَلَاءِ

مصیبت زدہ لوگوں کو دیکھنے پر کیا کہنا چاہئے؟

۲۲۹۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:

مَنْ رَاٰی مُبْتَلًی فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا. لَمْ یُصِبْہُ ذٰلِکَ الْبَلَاءُ. [قال الترمذی حدیث حسن]

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھا اور کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

''سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت عطا فرمائی جس میں تم مبتلا ہو اور مجھے اپنی بہت ساری مخلوق سے بہتر حالت میں رکھا ہے۔''

Marfat.com

فَصلٌ فِیْ دُخُولِ السُّوقِ

''بازار میں جانے کے بارے میں''

۲۳۰۔عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:

مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، كَتَبَ اللهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ.

[خرجه الترمذی]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو بازار جائے اور یہ کلمات کہے اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس لاکھ گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس لاکھ درجے بلند کئے جاتے ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر

''کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ جو اکیلے ہیں، جن کا کوئی شریک نہیں ہے، انہیں کی حکومت ہے اور انہیں کی تعریف، وہی زندگی و موت کے مالک ہیں، وہ ہمیشہ زندہ ہیں اور انہیں کبھی موت نہیں آئے گی، انہی کے پاس خیر ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھنے والے ہیں۔''

۲۳۱۔وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ جب بازار تشریف لے جاتے تو یہ کہتے:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْصَفْقَةً خَاسِرَةً. [اسناد هذا امثل من الاول]

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ! اے اللہ! میں آپ سے اس بازار اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں یہاں کسی جھوٹی قسم یا نقصان دہ سودے میں مبتلا ہوں۔''

Marfat.com

فَصۡلٌ فِي النَّظۡرَةِ فِي الۡمِرۡآةِ

آئینہ میں دیکھنے کے بارے میں

۲۳۲۔ یُذۡکَرُ عَنۡ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا نَظَرَ فِي الۡمِرۡآةِ قَالَ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ میں دیکھتے تو فرماتے:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ سَوّٰی خَلۡقِیۡ فَعَدَلَہٗ وَ کَرَّمَ صُوۡرَةَ وَجۡھِیۡ فَحَسَّنَھَا وَجَعَلَنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جنہوں نے مجھے متوازن و درست بنایا، میرے چہرے کی صورت کو عزت دی اور اسے خوب صورت بنایا اور مجھے مسلمانوں میں کیا۔''

۲۳۳۔ وَعَنۡ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا نَظَرَ فِي الۡمِرۡآةِ قَالَ:

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ میں دیکھتے تو فرماتے:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنۡتَ خَلۡقِیۡ فَحَسِّنۡ خُلُقِیۡ۔

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں، اے اللہ! جیسے آپ نے میری صورت اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجئے۔''

فَصۡلٌ فِي الۡحِجَامَةِ

''فصد کھلوانے کے بارے میں''

۲۳۴۔ عَنۡ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ مَنۡ قَرَأَ آیَةَ الۡکُرۡسِیِّ عِنۡدَ الۡحِجَامَةِ کَانَتۡ مَنۡفَعَةَ حِجَامَتِہٖ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے فصد کھلوانے کے وقت آیت الکرسی پڑھی اس کا فصد کھلوانا اس کیلئے فائدہ مند ہوگا۔''

Marfat.com

فَصۡلٌ فِی الۡاُذُنِ اِذَا طَنَّتۡ

''جب کان بجنے لگے''

۲۳۵۔عَنۡ اَبِیۡ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا طَنَّتۡ اُذُنُ اَحَدِکُمۡ فَلۡیَذۡکُرِ اللّٰہَ وَلۡیُصَلِّ عَلَیَّ وَلۡیَقُلۡ ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیۡرٍ مَنۡ ذَکَرَنِیۡ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی کا کان بجنے لگے تو وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور مجھ پر درود بھیجے اور کہے جس نے مجھے یاد کیا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھلائی سے یاد فرمائیں۔''

فَصۡلٌ فِی الرِّجۡلِ اِذَا خَدِرَتۡ

''جب پاؤں سو جائے''

۲۳۶۔عَنِ الۡھَیۡثَمِ بۡنِ حَنَشٍ قَالَ کُنَّا عِنۡدَ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا فَخَدِرَتۡ رِجۡلُہٗ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اُذۡکُرۡ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیۡکَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ فَکَاَنَّمَا نَشِطَ مِنۡ عِقَالٍ۔

ہیثم بن حنش کہتے ہیں ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا پاؤں سو گیا، ایک آدمی نے کہا اپنے محبوب آدمی کو یاد کیجئے! انہوں نے کہا یا مُحَمَّد، تو ان کا پاؤں ایسے درست ہو گیا جیسے رسی بندھی تھی جو کھول دی گئی۔

۲۳۷۔وَعَنۡ مُجَاھِدٍ قَالَ خَدِرَتۡ رِجۡلُ رَجُلٍ عِنۡدَ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا فَقَالَ لَہٗ ابۡنُ عَبَّاسٍ اُذۡکُرۡ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیۡکَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ فَذَھَبَ خَدَرُہٗ۔

اور حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی کا پاؤں سو گیا تو انہوں نے فرمایا اپنی محبوب ترین شخصیت کو یاد کرو! اس نے کہا: ''محمد'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تو اس کی تکلیف جاتی رہی۔

Marfat.com

فَصۡلٌ فِی الدَّآبَّۃِ اِذَا تَعِسَتۡ

''جب سواری پھسلے تو کیا کہنا چاہئے''

۲۳۸۔ عَنۡ اَبِی الۡمُلَیۡحِ عَنۡ رَجُلٍ قَالَ: کُنۡتُ رَدِیۡفَ النَّبِیِّ ﷺ. فَعَثَرَتۡ دَابَّتُہٗ. فَقُلۡتُ: تَعِسَ الشَّیۡطَانُ. فَقَالَ:

لَاتَقُلۡ: تَعِسَ الشَّیۡطَانُ. فَاِنَّکَ اِذَا قُلۡتَ ذٰلِکَ تَعَاظَمَ حَتّٰی یَکُوۡنَ مِثۡلَ الۡبَیۡتِ، وَیَقُوۡلُ: بِقُوَّتِیۡ. وَلٰکِنۡ قُلۡ: بِاسۡمِ اللّٰہِ. فَاِنَّکَ اِذَا قُلۡتَ ذٰلِکَ تَصَاغَرَ حَتّٰی یَکُوۡنَ مِثۡلَ الذُّبَابِ.

ابی الملیح نقل کرتے ہیں کہ ایک صاحب بیان کرتے ہیں میں جناب نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھا کہ آپ ﷺ کی سواری پھسلی تو میں نے کہا تَعِسَ الشَّیۡطَان (شیطان ہلاک ہوجائے): آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تَعِسَ الشَّیۡطَان (شیطان ہلاک ہوجائے) نہ کہو کیونکہ جب تم یہ کہتے ہو تو شیطان پھول پھول کر ایک کمرہ جتنا ہوجاتا ہے وہ کہتا ہے میری طاقت سے یہ سب کچھ ہوتا ہے، تم کہو بِاسۡمِ اللّٰہِ (اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ) اس لئے کہ جب تم یہ کہتے ہو تو شیطان چھوٹا ہونے لگتا ہے حتی کہ مکھی جتنا رہ جاتا ہے۔''

Marfat.com

فَصْلٌ فِيمَنْ أُهْدِيَ هَدِيَّةً وَدُعِيَ لَهُ

''جسے کوئی ہدیہ دیا جائے اور دعا دی جائے تو وہ کیا کرے؟''

۲۳۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ:

أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَاةٌ، قَالَ: (اَقْسِمِيهَا)، فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا رَجَعَتِ الْخَادِمُ تَقُولُ: مَا قَالُوا تَقُولُ الْخَادِمُ قَالُوا: بَارَكَ اللهُ فِيكُمْ، فَتَقُولُ عَائِشَةُ: وَفِيهِمْ بَارَكَ اللهُ، نَرُدُّ عَلَيْهِمْ مِثْلَ مَا قَالُوا وَيَبْقَى اَجْرُنَا لَنَا.

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بکری ہدیہ کی گئی، آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اسے تقسیم کرو، تو جب باندی کہیں گوشت دے کر لوٹتی تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دریافت فرماتیں کہ انہوں نے کیا کہا؟ باندی کہتی انہوں نے کہا ہے: بَارَكَ اللهُ فِيكُمْ (اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دیں) تو آپ رضی اللہ عنہا فرماتیں: وَفِيهِمْ بَارَكَ اللهُ (اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ برکت دیں) ہم انہیں ان کی دعا جیسی دعا دے رہے ہیں اور ہمارا گوشت دینے کا اجر باقی رہا۔''

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے اسی طرح کی صدقہ سے متعلق ایک اور حدیث بھی پہنچی ہے۔

Marfat.com

فَصْلٌ فِيْمَنْ اُمِيطَ عَنْهُ اَذًى

''جس سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹائی جائے''

۲۴۰۔عَنْ اَبِیْ اَیُّوبِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ تَنَاوَلَ مِنْ لِحْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَذًی فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَسَحَ اللّٰہُ عَنْكَ یَا اَبَا اَیُّوْبَ مَا تَكْرَہُ وفی وجه آخر لَا یَكُنْ بِكَ السُّوْءُ یَا اَبَا اَیُّوْبَ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک سے کوئی تنکا ہٹایا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَسَحَ اللّٰہُ عَنْكَ یَا اَبَا اَیُّوْبَ مَا تَكْرَہ.

''اے ابوایوب! اللہ تم سے تمہاری ناپسندیدہ چیزوں کو ہٹائیں۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا:

لَا یَكُنْ بِكَ السُّوْءُ یَا اَبَا اَیُّوْب.

''اے ابوایوب! تمہیں کبھی تکلیف نہ آئے۔''

۲۴۱۔وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ اَخَذَ لِحْیَةَ رَجُلٍ اَوْ رَاْسِہٖ شَیْئًا فَقَالَ الرَّجُلُ صَرَفَ اللّٰہُ عَنْكَ السُّوْءَ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ صُرِفَ عَنَّا السُّوْءُ مُنْذُ اَسْلَمْنَا وَلٰكِنْ اِذَا اُخِذَ عَنْكَ شَیْءٌ فَقُلْ اَخَذَتْ یَدَاكَ خَیْرًا.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے کسی آدمی کی داڑھی یا سر سے کوئی چیز ہٹائی تو اس نے کہا ''اللہ تعالیٰ آپ سے برائی کو ہٹائیں'' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس وقت سے ہم سے برائی کو ہٹا دیا ہے جب سے ہم اسلام لائے ہیں، تم یوں کہو کہ: تمہارے ہاتھ میں بھلائی آئے!

Marfat.com

فَصۡلٌ فِیۡ رُؤۡیَةِ بَاکُوۡرَةِ الثَّمَرِ

''موسم کا پہلا پھل دیکھنے پر کیا کہنا چاہیے''

۲۴۲۔ قَالَ اَبُوۡ هُرَیۡرَةَ رضی اللہ عنہ :

کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوۡا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاۡءُوۡا بِهٖ اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ. فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لوگ جب سب سے پہلا پھل دیکھتے تھے تو اسے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے تھے، جب جناب رسول اللہ ﷺ اسے دست مبارک میں لیتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ لَنَا فِیۡ ثَمَرِنَا، وَبَارِكۡ لَنَا فِیۡ مَدِیۡنَتِنَا، وَبَارِكۡ لَنَا فِیۡ صَاعِنَا، وَبَارِكۡ لَنَا فِیۡ مُدِّنَا.

اے اللہ! ہمیں ہمارے پھل میں برکت عطا فرمایئے، ہمارے شہر میں برکت عطا فرمایئے، ہمارے صاع میں برکت عطا فرمایئے اور ہمارے مُد میں برکت عطا فرمایئے۔

ثُمَّ یُعۡطِیۡهِ اَصۡغَرَ مَنۡ یَحۡضُرُ مِنَ الۡوُلۡدَانِ. [خرجہ مسلم]

پھر سب سے چھوٹا بچہ جو مجلس میں موجود ہوتا وہ پھل اسے عطا فرماتے۔

نوٹ: صاع اور مُد اس زمانہ کے دو پیمانوں کے نام ہیں جن کے ساتھ غلہ وغیرہ اور دیگر اجناس ناپی جاتی تھیں۔ (مترجم)

Marfat.com

فَصْلٌ فِي الشَّيْءِ يُعْجِبُهُ وَيَخَافُ عَلَيْهِ الْعَيْنَ

''وہ چیز جو اچھی لگ رہی ہے اور اسے نظرِ بد لگنے کا اندیشہ ہے''

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [الکہف: ۳۹]

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

اور تم جب اپنے باغ میں داخل ہوئے تو کیوں نہ کہا: مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں، کوئی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے)

۲۴۳۔ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

اَلْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ. [حدیث صحیح]

جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''نظر کا لگنا حق ہے، اگر کوئی شی تقدیر سے آگے بڑھتی تو وہ نظر ہوتی۔''

۲۴۴۔ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يُعْجِبُهُ فِيْ نَفْسِهِ، اَوْ مَالِهِ، فَلْيُبَرِّكْ عَلَيْهِ، فَاِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ.

نقل کیا جاتا ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کسی کو جب اپنی ذات میں یا اپنے مال میں کوئی چیز اچھی لگے تو اس کے لئے برکت کی دعا کرے کیونکہ نظر کا لگنا حق ہے۔''

۲۴۵۔ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَاٰى شَيْئًا فَاَعْجَبَهُ فَلْيَقُلْ:

جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں منقول ہے کہ ارشاد فرمایا: جو آدمی کوئی چیز دیکھے اور اچھی لگے تو کہے:

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

''وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں، کوئی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔''

Marfat.com

۲۴۶۔ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَافَ أَنْ يُصِيبَ شَيْئًا بِعَيْنِهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَلَا تَضُرَّهُ.

جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں نقل کیا جاتا ہے کہ جب آپ ﷺ کو نظر لگنے کا اندیشہ ہوتا تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَلَا تَضُرَّهُ.

''اے اللہ! اس میں برکت دیجئے اسے نقصان نہ پہنچایئے۔''

۲۴۷۔ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ، وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ، حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَهُمَا، وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا. [قال الترمذی حدیث حسن صحیح]

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جناب رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر سے بچنے کے لئے استعاذہ پڑھتے تھے حتی کہ جب سورۃ الفلق اور سورۃ الناس اتریں تو پھر استعاذہ کی باقی چیزیں چھوڑ دیں۔''

Marfat.com

فَصۡلٌ فِی الۡفَالِ وَالطِّیَرَةِ

''اچھا یا برا شگون لینا''

۲۴۸۔قَالَ النَّبِیُّ ﷺ:

لَاعَدۡوٰی، وَلَاطِیَرَةَ، وَاَصۡدَقُهَا الۡفَالُ. قَالُوا: وَمَا الۡفَالُ؟ قَالَ: اَلۡكَلِمَةُ الۡحَسَنَةُ یَسۡمَعُهَا الرَّجُلُ.

جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''نہ تو کوئی تعدی ہے اور نہ ہی بدشگونی البتہ سب سے سچی چیز فال ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: فال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اچھی بات جو آدمی سنتا ہے۔''

نوٹ: تعدی کا مطلب ہے بیماری کا ایک سے دوسرے کو لگنا۔ (مترجم)

۲۴۹۔وَكَانَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ یُعۡجِبُهُ الۡفَالُ.

''اور جناب رسول اللہ ﷺ کو نیک شگونی اچھی لگتی تھی۔''

مِثۡلَ مَاكَانَ فِیۡ سَفَرِ الۡهِجۡرَةِ فَلَقِیَهُمۡ رَجُلٌ فَقَالَ مَااِسۡمُكَ قَالَ بُرَیۡدَةُ قَالَ بَرَدَاَمۡرُنَا.

جیسا کہ ہجرت کے سفر میں ہوا کہ راستہ میں ایک آدمی ملا تو دریافت فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: بریدۃ (ٹھنڈک والا) فرمایا: ہمارا معاملہ ٹھنڈا ہو گیا۔

۲۵۰۔وَقَالَ:

رَاَیۡتُ فِیۡ مَنَامِیۡ كَاَنِّیۡ فِیۡ دَارِ عُقۡبَةَ بۡنِ رَافِعٍ، وَاُتِیۡنَامِنۡ رُطَبِ ابۡنِ طَابٍ، فَاَوَّلۡتُ الرِّفۡعَةَ فِی الدُّنۡیَا، وَالۡعَاقِبَةَ لَنَافِی الۡاٰخِرَةِ، وَاِنَّ دِیۡنَنَاقَدۡطَابَ.

اور ارشاد فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں عقبہ بن رافع کے گھر میں ہوں اور ہمارے پاس ابن طاب کی تازہ کھجوریں لائی گئی ہیں۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ دنیا میں ہمیں رفعت ملے گی، آخرت میں اچھا انجام ہوگا اور ہمارا دین بڑا عمدہ و پاکیزہ ہے۔''

Marfat.com

۲۵۱۔ وَاَمَّا الطِّیَرَۃُ. فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ بْنُ الْحَکَمِ رضی اللہ عنہ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! مِنَّا رِجَالٌ یَتَطَیَّرُوْنَ. قَالَ:

اور بدفالی کے بارے میں حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے کئی لوگ بدفالی لیتے ہیں؟ فرمایا:

ذٰلِكَ شَیْءٌ تَجِدُوْنَہٗ فِیْ صُدُوْرِکُمْ فَلَا یَصُدَّنَّکُمْ. [ھذہ الاحادیث فی الصحاح]

''یہ ایک بات ہے جو تم اپنے دلوں میں پاتے ہو، یہ تمہیں اپنے ارادے سے ہرگز باز نہ رکھنے پائے۔''

۲۵۲۔ وَعَنْ عُرْوَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الطِّیَرَۃِ فَقَالَ اَصْدَقُھَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا وَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا تَکْرَھُوْنَہٗ فَقُوْلُوْا.

اور حضرت عروۃ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طیرہ (بدفالی) کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: اس میں سب سے سچی چیز فال (نیک فالی) ہے، بدفالی مسلمان کو واپس نہیں لوٹا سکتی، جب تم کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھو تو کہو:

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ.

''اے اللہ! آپ کے سوا کوئی اچھائیاں نہیں لا سکتا اور آپ کے سوا کوئی برائیاں ختم نہیں کر سکتا، پس اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی بچاؤ ہے اور نہ کوئی طاقت۔''

Marfat.com

فَصلٌ فِي الحَمَّام

''غسل خانہ میں جانا''

۲۵۳۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوعًاوَمَوقُوفًاوَهُوَاَشْبَهُ قَالَ نِعْمَ الْبَیْتُ الْحَمَّامُ یَدْخُلُهُ الْمُسْلِمُ اِذَادَخَلَهٗ سَأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ وَاسْتَعَاذَهٗ مِنَ النَّارِ.

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاًاور موقوفاًجو کہ زیادہ معتبر ہے، مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ:

''غسل خانہ بھی کیاخوب گھر ہے کہ مومن اس میں داخل ہوتا ہےتو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہےاور جہنم سے پناہ مانگتا ہے۔''

تَمَّ بِحَمْدِاللهِ.

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے کتاب مکمل ہوئی۔''

Marfat.com

حواشی

الحمدالله . والصلاة والسلام علی رسول اللہ وعلی آله واصحابه اجمعین . امابعد:
فیقول محمدبن محمدالخانجی البوسنوی:هذاتعلیق وجیزعلی کتاب''الکلم الطیب'' للامام تقی الدین ابی العباس ابن تیمیةفریدعصره علماومعرفة وذکاء وحفظاوزهداوفرط شجاعة وکثرة تآلیف المتوفی سنة ثمان وعشرین وسبعمائة اکثره تخریج لاحادیثه اوشرح لغریبه الفاظه واللہ ولی التوفیق.

١۔ رواه ایضاالامام احمدباسنادحسن وابن ابی الدنیاوالبیهقی ورواه احمدمن حدیث معازباسنادجیدالاان فیه انقطاعا۔وکل من رواه زادفی آخره وقال معاذبن جبل ماعمل امرؤبعمل انجی له من عذاب اللہ عزوجل من ذکر اللہ.

٢۔ فی اوله کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یسیرفی طریق مکة فمرعلی جبل یقال له جمدان فقال سیرواهذاجمدان سبق المفردواالخ . واخرجه ایضا احمدوالحاکم والترمذی مختصرابنحوه. والمفردون اسم فاعل من التفرید کانهم فردواانفسهم من اقرانهم.

٣۔ قال الترمذی حسن غریب واخرجه ایضاابن ماجه وابن حبان فی صحیحه والحاکم وقال صحیح الاسناد.

٤۔ هذالفظ البخاری وهومتفق علیه بالمعنی واخرجه ایضاابن حبان وابوعوانة فی صحیحهما.

٥۔ واخرجه احمدورجاله رجال الصحیح والنسائی وابن حبان فی صحیحه وابن ابی الدنیا.

٦۔ الی قوله اکثرمنه حدیث واحدومابعده حدیث آخروالاول اخرجه ایضا احمد والترمذی وابن ماجه۔

Marfat.com

٧۔ والثانی اخرجه ایضا احمدو النسائی و الترمذی و صححه و ابن ماجه و الحاکم و ابن حبان و جعلهما مسلم حدیثا و احدا۔

٨۔ اخرجه ایضا احمدو الترمذی و ابن ماجه و ابن حبان و ابو عوانة و غیرهم و معنی حبیبتان محبوبتان ای محبوب قائلهما الی اللہ تعالیٰ۔

٩۔ اخرجه ایضا النسائی فی الیوم و اللیلة و الترمذی و صححه و ماطلعت علیه الشمس کنایة عن الدنیا و مافیها۔

١٠۔ اخرجه ایضا احمدو ابن حبان و الطبرانی فی الکبیر و ابن ماجة و ابن ابی شیبة و ابن شاهیم و النسائی فی الیوم و اللیلة و فی روایة افضل الکلام مکان احب۔

١١۔ اخرجه ایضا احمدو الترمذی و صححه و النسائی فی الیوم و اللیلة و ابن حبان و غیرهم و جاء فی صحیح مسلم او یحط باثبات الالف و قال الترمذی و النسائی و یحط بدونه و هو کذلک فی الجمع بین الصحیحین للحمیدی۔

١٢۔ اخرجه ایضا اصحاب السنن الابع و صححه الترمذی و معنی فی مسجدها فی موضع صلاتها و لو وزنتهن لرجحتهن و مداد کلماته المراد مالایحصیه عدد لان کلمات اللہ تعالیٰ لاتحصی۔

١٣۔ اخرجه ایضا النسائی فی الیوم و اللیلة و ابن ماجة و ابن حبان فی صحیحه و الحاکم و قال صحیح الاسناد۔ و قوله او افضل او بمعنی بل و فی الحدیث دلیل علی جواز استعمال نحو السبحة۔

١٤۔ رواه ایضا البزار و رجاله رجال الصحیح و شك الراوی فی عافنی۔

١٥۔ اخرجه ایضا الطبرانی فی معاجیمه الثلاثة و ابن شاهین و تکلم فیه المنذری بما ملخصه ان فی سنده عبدالرحمن بن اسحق یکنی اباشیبة و هو و اه و ایضا فیه عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود عن ابیه و عبدالرحمن لم یسمع من ابیه و اللہ اعلم و قیعان جمع قاع و هی الارض المستویة الخالیة عن الشجر۔

١٦۔ اخرجاه فی ضمن حدیث و اخرجه ایضا احمدو اصحاب السنن و صححه الترمذی۔ قوله: علی کنز من کنوز الجنة۔ فی البخاری علی کلمة من کنز الجنة۔

Marfat.com

اَلْآیات:

۱۔ ای الاصیل.

۲۔ یہ آیت ابن تیمیہ کی اصل کتاب کے اس نسخہ میں موجود نہیں ہے جو مطبعۃ التضامن الاخوی مصر سے شائع ہوا، جس کا عکس ۱۳۹۹ھ میں المکتبۃ القیمۃ بمبئی نے شائع کیا تھا۔ لیکن علامہ البانی کے تلخیص شدہ نسخہ کی مکتبۃ المعارف الریاض سے ہونے والی آٹھویں طباعت میں یہ آیت موجود ہے۔ (مترجم)

۳۔ فاوحی: فاعل اوحی زکریا علیہ السلام.

٤۔ جمع زلفة وهی طائفة من اللیل.

الاحادیث:

۱۷۔ ورواه ایضا الترمذی وصححه وابو داود والنسائی فی الیوم واللیلة.

۱۸۔ اخرجه ایضا ابو داود والترمذی وصححه والنسائی وابن ابی شیبة.

۱۹۔ مطیرة: ذات مطر.

۲۰۔ واخرجه ایضا احمد والنسائی وابن حبان وابو عوانة فی صحیحه، وروی ایضا من حدیث علی اخرجه الدورقی وابن جریر باسانید صحیحة۔

۲۱۔ اخرجه ایضا احمد والنسائی فی الیوم واللیلة والترمذی ومعنی ابوء اعترف واقر.

۲۲۔ اخرجه ایضا احمد والنسائی وابن حبان وابو یعلی وسعید بن منصور وابن ابی شیبة وابن منیع وغیرهم ومعنی شرکه الاشراك بالله وروی بفتح الشین والراء ای مصائده وحبائله.

۲۳۔ اخرجه ایضا النسائی وابن ابی شیبة وابن حبان والحاکم وصححه.

۲٤۔ فی اسناد الترمذی سعد بن المرزبان ابو سعد البقال ضعیف باتفاق الحفاظ فلعله صح عند الترمذی من طریق آخر علی ان بعض نسخ الترمذی لیس فیها تصحیح وقد رواه ابو داود والنسائی باسانید جیدة عن رجل خدم النبی ﷺ عن النبی ﷺ فاصل الحدیث ثابت ورواه الحاکم وقال صحیح الاسناد.

۲۵۔ اخرجه ایضا ابو داود واسناده جید واخرجه النسائی والطبرانی فی الاوسط بنحوه.

۲٦۔ اسناده جید واخرجه ایضا النسائی وابن حبان وابن السنی والبیهقی.

Marfat.com

٢٧۔ رجال اسناده ثقات واخرجه ايضاابن حبان وابن ابی شيبة وفی الباب عن ابن عباس عبدالبزار وفاعل قال:يعنی الخسف:وكيع.

٢٨۔ رواه ابن السنی ورواه من طريق آخرعن رجل من اصحاب النبی ﷺ لم يقل عن ابی الدرداء وفيه تكرارمجئ الرجل اليه يقول ادرك دارك فقداحترقت وهويقول مااحترقت لانی سمعت النبی ﷺ يقول من قال حين يصبح هذه الكلمات وذكرهالم يصبه فی نفسه ولااهله ولاماله شئ يكرهه وقدقلتهااليوم ثم قال انهضوابنافقام معه فانتهواالی داره وقداحترق ماحولهاولم يصبهاشئ.

٢٩۔ اخرجه ايضااحمدواصحاب السنن عن حذيفة واحمدومسلم والنسائی عن البراء واحمدوالشيخان عن ابی ذروليس فی مسلم عن حذيفة.

٣٢۔ واخرجه ايضابقية الجماعة واحمد.

٣٣۔ هذاموقوف علی علی ورواه بنحوهذاالدارمی ووكيع فی تفسيرهوابن مردويه وفی بعض النسخ من هذاالكتاب انه مرفوع وليس بصحيح.

٣٤۔ اخرجه ايضااصحاب السنن وابن ابی شيبة ومعنی فلينفضه فليحركه وبابه نصروالصنفة بفتح الصادوكسرالنون.

(١) رواه ابن السنی باسنادحسن عن ابی هريرة.

٣٥۔ هومتفق عليه من حديث علی واخرجه ايضااحمدوابوداؤدوالترمذی والنسائی وابن حبان وغيرهم ورواه مسلم من حديث ابی هريرة ايضاوسياق المصنف اقرب الی لفظ رواية ابی هريرة.

٣٧۔ اخرجه ايضاالنسائی بسندصحيح وعزاه المصنف وصاحب الحصن الحصين الی الترمذی قال بعضهم لم اجده فيه وفی الباب عن البراء عندالنسائی بسند صحيح وابن ابی شيبة.

٣٨۔ واخرجه ايضاابوداودوالترمذی وقال حسن صحيح قوله كفاناای دفع عنا شرخلقه وآوانايريدلم يجعلنامن المنتشرين كالبهائم اوآوانافی كن نكن فيه.

٤٠۔ فی سنده عبيدالله بن الوليدضعيف جداوايضافيه عنعنة عطية العوفی عن ابی سعيد۔وعالج موضع بالبادية به رمل.

٤١۔ اخرجه ايضاابوداودوالترمذی وصححه وابن ماجة والنسائی وابن ابی شيبة.

٤٢۔ اخرجه ايضااحمدواصحاب السنن وصححه الترمذی.

Marfat.com

۴۳۔ واخرجه ایضا ابو داود والنسائی فی الیوم واللیلة والترمذی وابن ماجة. ومعنی تعار سهر واصله تعارر قال ابن التین ظاهر الحدیث ان تعار استیقظ.

۴۴۔ واخرجه ایضا ابن السنی.

۴۵۔ قال النووی رویناه فی سنن ابی داود باسناد لم یضعفه.

۴۶۔ سبق ان ابن السنی اخرجه واسناده صحیح.

۴۷۔ هذا مرفوع حکما ولا ندری من اخرجه وایراد المصنف له بصیغة التمریض یؤذن بضعفه۔

(۱) علامہ عینیؒ نے "اَلْعِلْمُ الْهَیِّبُ" کے نام سے اس کتاب کی جو شرح لکھی ہے اس میں اس عنوان میں یقلب کی جگہ یقلق کا لفظ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴۸۔ اسناد الترمذی ضعیف ورواه البطرانی فی الکبیر والاوسط باسناد جید عن خالد الا ان عبد الرحمن بن سابط راویه لم یسمع من خالد کما قاله الحافظ المنذری.

۴۹۔ ورواه ایضا ابو داود وابن السنی والنسائی والحاکم وقال صحیح الاسناد. وهمزات الشیاطین خطراتهم التی یخطرونها بقلب الانسان.

۵۰۔ واخرجه ایضا باقی الجماعة وغیرهم۔ والحلم ما یری فی المنام من الخیالات الفاسدة.

۵۱۔ رواه مسلم وابو داود والنسائی وابن ماجة.

۵۲۔ رواه ابن السنی وذکره النووی فی الاذکار وسکت علیه.

الآیة: (۱) یعنی ناشئة اللیل اشد ثباتا من النهار واثبت فی القلب وذلك ان العمل باللیل اثبت بالنهار قاله الحافظ ابن جریر.

۵۳۔ ورواه ایضا احمد واهل السنن وقد اختلف فی معنی النزول کالاختلاف فی الایات والاحادیث المتشابهات واسلم الاقوال الایمان بها بلا کیف والسکوت عن المراد والیه ذهب جمهور السلف منهم الائمة الاربعة. واللہ اعلم.

۵۴۔ رواه الترمذی وابو داود والحاکم ورجال اسناده رجال الصحیح وعبسة هو بفتح العین ثم الباء المفتوحة ثم السین کذلك وزیادة النون بعد العین غلط.

۵۵۔ واخرجه ایضا الامام احمد.

۵۶۔ هذا مرفوع حکما ولا ندری من اخرجه وایراد المصنف له بصیغة التمریض یؤذن بضعفه.

Marfat.com

٥٧۔ سبق ان ابن السنی اخرجه واسناده صحیح.

٥٨۔ رواه ابن السنی وذکره النووی وسکت علیه.

٥٩۔ اخرجه ایضا ابن حبان باسناد حسن وابن السنی.

٦٠۔ اخرجه ایضا ابن السنی والحاکم وغیرهما والفاظهم مختلفة وقوله اضل هو من الضلال مبنی للمعلوم واضل الثانی من الاضلال قال بعض الشراح هو مبنی للمجهول وقال فی تکملة مجمع البحار کلاهما بصیغة المعلوم اه.وعلی هذا النسق ازل واظلم.

٦١۔ ورواه ایضا اصحاب السنن الاربعة.

٦٢۔ قال النووی لم یضعفه ابو داود وقال غیره فی اسناده محمد بن اسماعیل بن عیاش وابوه وفیهما مقال.

٦٣۔ لم یخرجه من الستة غیر الترمذی.

٦٤۔ رواه ابن السنی قال النووی وروینا الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم عند دخول المسجد والخروج منه من روایة ابن عمر ایضا اه، وهذا یفسر قول المصنف:وغیره.

٦٥۔ واخرجه ایضا ابو داود والنسائی وابن ماجه وغیرهم باسانید صحیحة ولیس فی مسلم فلیسلم علی النبی وهو فی روایة الباقین.

٦٦۔ وهو حدیث حسن رواه ابو داود باسناد جید.

٦٧۔ رواه ایضا مالك والنسائی وابن ماجة وروی نحوه الامام احمد من حدیث ابی سعید والاستهام الاقتراع.

٦٨۔ رواه ایضا مالك وابو داود والنسائی.

٦٩۔ ورواه ایضا احمد والنسائی وابن ماجة وفی الباب عن البراء عند احمد والنسائی باسناد جید۔والمدی:الغایة.

٧٠۔ واخرجه ایضا مالك واحمد واصحاب السنن.

٧١۔ رواه ایضا احمد وابو داود والترمذی والنسائی.

٧٢۔ رواه ایضا ابو داود والنسائی وفی البخاری نحوه من حدیث معاویة.

٧٣۔ رواه ایضا احمد واهل السنن.وروی المقام المحمود مکان مقاما محمودا عند النسائی وابن حبان وفی قوله الذی وعدته اشارة الی قوله تعالیٰ عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا، وعسی فی کلام الله تعالیٰ للتحقیق وزیادة والدرجة الرفیعة بدعة.

Marfat.com

۷۴۔ رواہ ایضا النسائی فی الیوم واللیلۃ وابن حبان وسکت علیہ ابوداود والمنذری۔

۷۵۔ اخرجہ الترمذی وابوداود واحمد والنسائی وابن حبان وابن خزیمۃ وزیادۃ قالوا فما ذا نقول الخ عند الترمذی فقط۔

۷۶۔ رواہ ایضا ابن خزیمۃ وابن حبان والحاکم وصححوہ ورواہ مالک موقوفا. وحین یلحم بعضھم بعضا ای حین تشتبک الحرب بینھم ویلزم بعضھم بعضا۔

۷۷۔ اخرجہ ایضا الحاکم وصححہ واقرہ الحافظ الذھبی فی تلخیص المستدرک واخرجہ ایضا البیھقی فی کتاب الدعوات الکبیر۔

۷۸۔ فی سندہ عن رجل عن شھر بن حوشب عن ابی امامۃ او عن بعض اصحاب النبی ﷺ وقال فی آخرہ: وقال فی سائر الفاظ الاقامۃ کنحو حدیث عمر فی الاذان۔

۷۹۔ رواہ ایضا احمد واھل السنن۔

۸۰۔ رواہ ایضا ابن حبان فی صحیحہ وسکت علیہ ابوداود ولہ طرق والموتۃ الجنون۔

۸۱۔ روی ھذا من حدیث عائشۃ عند الترمذی وابی داود والدارقطنی والحاکم وفی سندہ حارثۃ ابن ابی ابی الرجال ضعفہ ابن معین واحمد وروی من حدیث ابی سعید عند الترمذی وابی داود وابن ماجۃ وفی سندہ علی بن نجاد بن رفاعۃ تکلموا فیہ روی ایضا عن ابن مسعود وانس وغیرھم۔

۸۲۔ رواہ غیر مسلم ایضا وھو صحیح عنہ وکان عمر یجھر بہ تعلیما للناس ثم ترک الجھر وقد اخذ بھذا الاستفتاح اکثر اھل العلم واخذ بعضھم بغیرہ۔

۸۳۔ اخرجہ ایضا اصحاب السنن واحمد وابن حبان۔ (۱) ھکذا قیدہ مسلم واوردہ فی صلاۃ اللیل وفی صحیح ابن حبان اذا قام الی الصلاۃ المکتوبۃ۔

۸۴۔ رواہ ایضا اصحاب السنن وابن حبان فی صحیحہ۔

۸۵۔ رواہ ایضا اھل السنن۔

۸۶۔ اخرجہ ایضا مسلم واحمد والدارمی وصححہ الترمذی۔

۸۷۔ ورواہ ایضا اصحاب السنن واحمد وابن حبان۔

۸۸۔ رواہ ایضا احمد واصحاب السنن الا الترمذی۔

۸۹۔ رواہ ایضا احمد وابوداود والنسائی وسبوح بضم السین اجود من فتحھا ومعناہ المبرأ من کل نقص ومعنی قدوس المطھر من کل ما لا یلیق بالخالق وفی قافہ الضم والفتح والضم اجود۔

Marfat.com

٩٠۔ رواہ ایضا احمد وابو داود والنسائی وابن ماجۃ۔ ومعنی قمن جدیر وحقیق.

٩١۔ رواہ ایضا الترمذی فی الشمائل وسکت علیہ ابو داود والمنذری وقال النووی هو صحیح.

٩٢۔ فی الاصل اللهم ربناولك الحمدباثبات الواووقدادعی ابن القیم انه لم یردالجمع بین اللهم والواووغلط فی ذلك فانه فی النسخ الصحیحة من البخاری فی عدة مواضع وقدثبت ربنالك الحمدوربناولك الحمدواللهم ربنالك الحمدواللهم ربناولك الحمد۔ کل ذلك ثابت.

٩٣۔ رواہ ایضا النسائی وابو داود۔ والجدبفتح الجیم الغنی.

٩٤۔ اخرجه ایضا ابو داود والنسائی وهو فی المستدرك ایضا.

٩٥۔ خرجه مسلم وابو داود والنسائی.

٩٦۔ اخرجه مسلم وابو داود: ودقه وجله بکسر اولهما ومعناه قلیله وکثیره.

٩٧۔ واخرجه ایضا ابو داود وابن ماجة.

٩٨۔ اخرجه ایضا ابن ماجة والحاکم وصححه وفی سنده کامل ابو العلاء وثقه ابن معین وتکلم فیه غیره قال النووی اسناد ابی داود حسن.

٩٩۔ ورواہ النسائی والدارمی والترمذی والبیهقی.

١٠٠۔ رواہ مسلم وابو داود والنسائی وابن ماجة واحمد.

١٠١۔ رواہ الجماعة الا ابن ماجة۔ والمغرم مایلزم الانسان ادائه.

١٠٢۔ اخرجه ایضا احمد واصحاب السنن.

١٠٤۔ الدندنة کلام تسمع نغمته ولا یفهم: وحولها الضمیر مفرد وقد جاء مثنی ایضا.

١٠٥۔ رجال اسناده ثقات وروی احمد نحوه.

١٠٦۔ سنده صحیح وله عندالنسائی طریقان والرجل الذی تبع عمارا هو السائب ولکن کنی عن نفسه: وبرد العیش نعمته بفتح النون وعیش بارد ناعم: واخرجه ایضا احمد والطبرانی والحاکم فی المستدرك.

١٠٧۔ واخرجه ایضا اصحاب السنن والامام احمد.

١٠٨۔ زاد الطبرانی بعدقوله له الملك وله الحمد عن المغیرة: یحیی ویمیت وهو حی لایموت بیده الخیر: ورواة سنده موثقون.

١٠٩۔ رواہ ایضا احمد وابو داود والنسائی.

١١٠۔ رواہ ایضا ابو داود: والدثور جمع دثر بفتح الدال واسکان الثاء وهو المال

Marfat.com

الکثیروفی صحیح البخاری فی هذاالحدیث عشراامکان ثلاثاوثلاثین والزیادة فی مسلم فهی مقبولة.قال القاضی عیاض ظاهرالاحادیث انه یسبح ثلاث وثلاثین مستقلة ویحمد کذلک ویکبر کذلک وهذااولی من تاویل ابی صالح.

۱۱۱۔ورواه ایضامالک وابن خزیمة فی صحیحه.

۱۱۲۔اسناده صحیح صححه الترمذی ورواه ایضاابن ماجة وابن حبان فی صحیحه۔وقوله وذلک خمسون ومائة ای الحاصلة من ضرب ثلاثین فی خمس صلوات۔وقوله والف وخمسمائة فی المیرزان ای لان الحسنة بعشر امثالها.

۱۱۳۔ورواه ایضا احمدوالبیهقی فی کتاب الدعوات الکبیر.

۱۱۴۔رواه ایضاالنسائی فی الیو واللیلة ورجاله ثقات الاان ابن معین قال عبدالرحمن بن سابط لم یسمع من ابی امامة.

۱۱۵۔واخرجه ایضاالنسائی قال النووی اسناده صحیح.

۱۱۶۔واخرجه ایضاابوداودوالنسائی والترمذی وابن ماجة وصححه الترمذی وابن حبان وکان احمدبن حنبل یضعفه ولاضرر فی ذلک بعداخراج البخاری له

۱۱۷۔اخرجه ابن السنی قال النووی اسناده غریب فیه من لااعرفهم۔قال العینی قال شیخنازین الدین کلهم معروفون ثم ذکران فی سنده ابراهیم بن البراء ضعیف جدافهذاالحدیث ساقط لاحجة فیه وقولی ماندم الخ هومن کلام المصنف وکان علیه السلام یعتادان یقول ذلک.

۱۱۸۔واخرجه ایضااحمدوالنسائی والترمذی وصححه وابن ماجة وغیرهم.

۱۱۹۔واخرجه ایضاالحاکم وقال صحیح الاسنادوقال الترمذی غریب لیس بمحفوظ.

۱۲۰۔قال الترمذی حدیث غریب.

۱۲۱۔اخرجه ایجااحمدوابن حبان وابن ابی شیبة والطبرانی والبخاری فی الادب المفردوفی اسناده جعفربن میمون ولیس بالقوی وصححه شارح الجامع الصغیر.

۱۲۲۔واخرجه ایضاابن ماجة ولاادری این روایة انهاتقال سبع مرات الاان الخطیب اخرج فی تاریخه هذاالحدیث وقال ثلاث مرات.

Marfat.com

۱۲۳۔اخرجه ایضاالنسائی والحاکم والامام احمدوالبیهقی والضیاء المقدسی فی المختارة وصححه الحاکم واقره الذهبی۔

۱۲۴۔اخرجه ایضاابن السنی والحاکم وابویعلی وغیرهم قال فی مجمع الزوائد رجال احمدوابی یعلی رجال الصحیح الاابا سلمة الجهنی وقدوثقه ابن حبان قوله:وابن عبدك وابن امتك فی بعض النسخ بحذف الواو من الموضعین قوله فرحافی بعض النسخ بالجیم وفی بعضهابالحاء المهملة۔

۱۲۵۔قال النووی اسناده صحیح واخرجه ایضا احمدوابن حبان والحاکم والبیهقی

۱۲۶۔رواه الترمذی من حدیث انس وابوداودواحمدوابن ماجة وابن حبان والضیاء فی المختارة والنسائی وابوعوانة وابن ابی شیبة باسانیدصحیحة واحول معناه امنع وادفع۔

۱۲۷۔رواه ابن السنی۔

۱۲۸۔رواه ابن السنی۔

۱۲۹۔رواه البخاری والنسائی وذهل الحاکم فاخرجه فی المستدرك قائلاصحیح الاسناعلی شرط الشیخین ولم یخرجاه۔وقداخرجه البخاری۔

۱۳۱۔سبق تخریجه۔

۱۳۲۔فی مسلم مکان ادبرولی وله حصاص۔والحصاص شدة العدو۔

۱۳۳۔لعل المراد من معادن القبلیة التی اقطعهارسول الله صلی الله علیه وسلم بلال بن الحارث والقبیلة بفتح القاف والباء وکسراللام منسوبةالی قبل وهی من ناحیة الفرع بضم الفاء واسکان الراء وحکی ضمها وهوموضع بین نخلة والمدینة وقیل هی ناحیة من ساحل البحربینهاوبین المدینة خمسة ایام۔

۱۳۴۔قوله:والله لولادعوة اخیناسلیمان ای حیث قال رب اغفرلی وهب لی ملکا لاینبغی لاحدمن بعدی۔

۱۳۵۔فی الباب ایضاعن عبیدبن رفاعة الزرقی عنداحمدوعبالرزاق وابن ابی شیبة وخنزب بخاء معجمة مکسورةاومفتوحة ثم نون ساکنه ثم زای مفتوحة۔

۱۳۶۔قال النووی اسناده جید۔

۱۳۷۔قوله:فان لوالخ معناه انهاتجرالی الوسوسة وان التدبیریسبق القدروهذامن عمل الشیطان۔

۱۳۸۔قال فی شرح الجامع الصغیروهو حدیث ضعیف۔

Marfat.com

۱۳۹۔اخرجه ابن السنی وابویعلی الموصلی فی مسنده وفی سنده عیسی بن عون عن عبدالملک بن زاررة عن انس قال الحافظ ابن کثیر قال الحافظ ابو الفتح الازدی عیسی بن عون عن عبدالملک بن زرارة عن انس لایصح حدیثه اه۔ وفی الجامع الصغیر ان الاربعة اخرجوه ومااری ذلک صحیحا واخرجه ایضا البیهقی

۱۴۰۔اخرجه ابن ماجة عن عائشة وفی شرح الجامع الصغیر اسناده حسن وفیه زیادة فی آخره اعوذبن من حال اهل النار.

۱۴۱۔اخرجه ابن السنی باسناد ضعیف۔ والشسع احد سیور النعل التی تشد الی زمامها.

۱۴۳۔روی کل هذا مسلم فی صحیحه وهما حدیثان ابتداء الثانی من قوله دخل الخ.

۱۴۴۔اخرجه ایضا احمد والحاکم والبیهقی فی کتابه الدعوات الکبیر قال فی شرح الجامع الصغیر صحیح.

(۱) الرقی بضم الراء جمع رقیة وهی العوذة التی یرقی بها صاحب الافة کالحمی والصرع وغیر ذلک من الافات وقد جاء ی بعض الاحادیث جوازها وفی بعضها النهی عنها وجمع بینهما بان ماکیره من لارقی وینهی عنه ماکان غیر مفهوم وبغیر اسماء الله تعالیٰ وصفاته وکلامهٗ فی کتابه المنزل وان یعتقدان الرقی فافعة لامحالة فیتکل علیها واما الرقی المرویة کالتعون باالقران واسماء الله تعالیٰ فهی جائزة.

۱۴۵۔هذا لفظ البخاری وهی اتم الروایات وفی روایة فامر له بثلاثین شاة وقوله قلبة بفتح القاف واللام والباء الموحدة ای وجع۔ وفی هذا الحدیث دلیل علی نفع الرقیة بالفاتحة قال ابن القیم ﷺ ولقد مربی وقت بمکة سقمت فیه وفقدت الطبیب والدواء فکنت اتعالج بها اخذ شربة من ماء زمزم واقرئها علیها مرارا ثم اشربه فوجدت بذلک البرء التام ثم صرت اعتمد ذلک عند کثیر من الاوجاع فانتفع بها غایة الانتفاع اه.

۱۴۶۔الهامة بتشدید المیم کل ذات سم یقتل واللامة هی العین التی تصیب ما نظرت الیه بسوء وقوله اباکما ای ابراهیم.

۱۴۷۔اخرجه ایضا ابو داود وابن ماجة والنسائی فی الیوم واللیلة.

۱۴۸۔اخرجه ایضا ابو داود والترمذی والنسائی فی الیوم واللیلة.

۱۴۹۔اخرجه ایضا احمد وابن ماجة.

Marfat.com

١٥٠ ـ اخرجه ایضا الحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری وقال النووی اسناده صحیح.

١٥١ ـ اخرجه ایضا احمد و ابن ماجة وفی الباب احادیث کثیرة عن عدة من الصحابة.

١٥٢ ـ قال النووی اسناده صحیح علی شرط مسلم اه ورواه ایضا الحاکم وقوله وهی جمع باکیة هذا مدرج من المصنف وقوله مریئا معناه هنیئا ومریعا من المراعة وهی الخصب.

١٥٣ ـ قال ابو داود غریب واسناده جید قال النووی اسناده صحیح.

١٥٤ ـ قال النووی اسناده حسن وقوله من روح الله هو بفتح الراء واسکا الواو ایک من رحمة الله بعباده.

١٥٥ ـ هکذا فی الاصل وتمامه واعوذبک من شرها وشر ما فیها وشر ما ارسلت به.

١٥٦ ـ ورواه ایضا النسائی والشافعی وسکت علیه ابو داود والمنذری فهو صالح وقوله ناشئا ای سحابا.

١٥٧ ـ هکذا ذکره المصنف وقال النووی وروینا بالاسناد الصحیح فی الموطا عن عبدالله بن الزبیر انه کان اذا سمع هکذا قال ولیس هذا فی الموطا روایة یحیی بن یحیی اللیثی عن عبدالله بن الزبیر بل نقله مالک عن شیخه عامر بن عبدالله بن الزبیر من قوله فالله اعلم.

١٥٨ ـ ذکره النووی فی الاذکار ولم ینسبه لاحد.

١٥٩ ـ ورواه ایضا البخاری فی الادب المفرد والنسائی فی الیوم واللیلة والحاکم فی المستدرک واحمد واسناد احمد والحاکم حسن وله طرق وقال النووی اسناده ضعیف.

(١) الاستصحاء طلب صحو السماء وهو ذهاب الغیم.

١٦١ ـ الاکام جمع الاکمة وهی التل والظراب جمع الظرب بفتح الظاء وکسر الراء وهی الرابیة الصغیرة.

١٦٢ ـ ورواه ایضا احمد والحاکم وابن حبان وحسنه الترمذی واسناد الدارمی حسن.

١٦٣ ـ رواه ایضا الامام احمد وابن ماجة وفی بعض النسخ حتی مکان حین قال النووی الروایة حتی.

١٦٥ ـ واخرجه ایضا ابن السنی والحاکم فی المستدرک قال فی شرح الجامع الصغیر حدیث صحیح.

Marfat.com

١٦٦ـ الرواية الاولى اخرجها ابوداود مرسلا عن معاذبن زهرة والرواية الثانية اخرجها الطبراني في الكبيروابن السني والدارقطني عن ابن عباس وسنده ضعيف الاانه يدل على ان له اصلا۔

١٦٧ـ ذكره النووي وسكت عليه ورواه ايضا ابن ابي شيبة هو والطبراني كلاهما عن المطعم بن المقدام الصنعاني وهو من اتباع التابعين فالحديث مرسل بل معضل ووقع هنا للنووي عليه الرحمة غلط غريب فانه صحف المطعم بن المقدام الصنعاني فقال المقطم بن المقدام الصحابي وليس الغلط من النساخ لان الحافظ ابن حجر راى ذلك بخط النووي مضبوطا بالحركات وهذه الغلطة على حالها في كتاب الاذكار له المطبوع عليه الرحمة وجزاه عنا خير جزائ۔

١٦٨ـ رواه ابن السني وابن ماجة والنسائي في اليوم والليلة واسناده حسن كماقاله الحافظ العراقي۔

١٦٩ـ واخرجه النسائي في اليوم والليلة وابو داود واسناده جيد۔

١٧٠ـ اخرجه ايضا احمد والحاكم والنسائي وابن حبان في صحيحه قال شارح الجامع الصغير صحيح۔

١٧١ـ واخرجه ايضا الحاكم باسناد حسن۔

١٧٢ـ اخرجه ايضا النسائي وابن ماجة والشرف بفتحتين المكان لاعالي ومعنى اطوله البعد قربه له وسهل له۔

١٧٣ـ اخرجه ايضا الحاكم وصححه وابن حبان وقال النووي صحيح۔

١٧٤ـ اخرجه ايضا ابو داود والنسائي والترمذي ومقرنين مبيقين ووعثاء السفر مشقته وكآبة المنظر سوء الحال وتغير النفس۔

١٧٥ـ اخرجه ابو داود والنسائي عن جابر وهو عنه في صحيح البخاري۔

١٧٧ـ يونس بن عبيد بن دينار تابعي بصري وهذا الاثر اخرجه عنه ابن السني۔

١٧٨ـ رواه ابن السني قال النووي حكى بعض شيوخنا الكباري العلم انه انفلتت له دابة اظنها بغلة وكان يعرف هذا الحديث فقاله فحبسها الله عليهم في الحال وكنت انا مرة مع جماعة جماعة فانفلتت منها بهيمة وعجزوا عنها فقلته فوقفت في الحال بغير سبب سوى هذا الكلام۔

١٧٩ـ واخرجه ايضا ابن السني۔

Marfat.com

۱۸۰۔واخرجه ایضااحمدوالنسائی والترمذی وابن ماجة وابن ابی شیبة ومالك وصححه الترمذی.

۱۸۱۔واخرجه ایضاالنسائی وفی اسنادهمابقیة بن الولیدوهوثقة وان کان فیه مقال واخرجه الحاکم ایضاوساکن البلدقال الخطابی هم الجن والاسودالعظیم من الحیات وقال النووی کل شخص یسمی اسود.

۱۸۲۔عمرهوابن ام سلمة ام المومنین ربیب النبی ﷺ وکان قبل نصیحة رسول الله ﷺ فکان یقول مازالت تلك طعمتی (بکسر الطائ) بعد.

۱۸۳۔واخرجه ایضاابن ماجة والحاکم وصححه.

۱۸۵۔ولیس قوله ﷺ فی الضب لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافه اظهارالعیب الطعام بل بیان کراهیته.

۱۸۶۔ورواه ایضاابن حباب فی صحیحه.

۱۸۷۔ورواه ایضاالنسائی والترمذی وحسنه.

۱۸۸۔ورواه ایضاابوداودوابن ماجة کلهم من طریق عبدالرحیم ابی مرحوم عن سهل بن معاذوفی عبدالرحیم مقل ولکن صحح الترمذی وابن خزیمة والحاکم حدیثه عن سهل بن معاذ.

۱۸۹۔واخرجه ایضاابن ماجة والنسائی وابن السنی.

۱۹۰۔اخرجه ایضاالامام احمدفی المسندقال فی شرح الجامع الصغیراساده صحیح ایك وجهالة الصحابی لاتضر کماقررفی اصول الحدیث ومعنی اقنیت ارضیت اواعطیت مایقتنی.

۱۹۱۔اخرجه ایضااحمدوابوداودوابن ماجة ومعنی غیرمکفی غیرمنقطع عنابل یستمرلناطول اعمارناولانودع ذلك لانه لیس ان شاءالله تعالی آخرطعامنا.

۱۹۲۔الوطبة بالواوالحیس یجمع بین التمروالاقط والسمن۔وکان هذامحرفامن النساخ فنقلناه من صحیح مسلم.

۱۹۳۔رواه ایضاابن السنی والبغوی فی شرح السنة قال میرك شاه اسناده صحیح ورواه ابن ماجة من حدیث عبدالله بن الزبیروقال سعدبن معاذورواه ابن حبان فی صحیحه عنه وقال سعدبن عبادة.

۱۹۴۔اخرجه ایضاالبیهقی فی الشعب قال فی شرح الجامع الصغیرحدیث حسن.

۱۹۵۔اخرجه ایضاابوداودوالنسائی وابن ماجة.

Marfat.com

۱۹۶۔ورواہ ایضا ابو داود والترمذی ولاتدخلون باثبات النون ولاتومنوا اکثر النسخ بدون النون وله وجه.

۱۹۷۔علقه البخاری ورواہ متصلاغیرواحدمنهم اللالکائی بسندصحیح وهذا موقوف علی عمار.

۱۹۸۔ورواہ ایضاابوداودوزادمن وجه آخرثم اتی اخرفقال السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته ومغفرته فقال النبی ﷺ اربعون هکذاتکون الفضائل۔وقوله عشرای عشرحسنات وعلی هذامابعده.

۱۹۹۔واخرجه ایضاالامام احمدوفی بعض النسخ من بدامکان بداهم.

۲۰۰۔رواہ احمدوالبیهقی وفیه ضعف.

۲۰۱۔اخرج البخاری ومسلم ان انسافعل ذلك وقال کان النبی ﷺ یفعله وفی روایة لمسلم عنه ان رسول اللہ ﷺ مرعلی غلمان فسلم علیهم وفی سنن ابی داودمثله وزادیلعبون واسناده علی شرط الشیخین.

۲۰۲۔ورواہ ایضاابوداودواحمدوابن حبان والحاکم.

۲۰۳۔ورواہ ایضاابوداودوالترمذی.

۲۰۴۔واخرجه ایضاابوداودوالنسائی فی الیوم واللیلة۔(۱)ای مکان الحمدللہ.

۲۰۵۔ورواہ ایضااحمدوالبخاری فی تاریخه وظاهرالاحادیث وجوب الحمدلة للعاطس ووجوب التشمیت اذاحمداللہ العاطس ولم یکن کافراولم یزدعلی الثلاث لاجل الزکام والی هذاذهب جماهیروهی التشمیت واجب علی کل سامع اوهوواجب علی الکفایةفیه خلاف والظاهرالاول واللہ اعلم.

۲۰۶۔قال النووی اسانیدهاصحیحة وقول المصنف وفی روایة زیادة ارسله الخ هذه الزیادةتنتهی بقول ولایضراللہ شیئاواماالآیات فمن اصل الحدیث.

۲۰۷اخرجه ایضااحمدوابوداودوابن ماجة والحاکم وابن خزیمة وابن حبان وصححاہ والنسائی فی الیوم واللیلة۔ورفأمن الترفئةوهی التهنئة.

۲۰۸۔رواہ ابن السنی ایضاقال النووی اسانیده صحیحه۔وفی روایة ثم لیا خذها بناصیتهاولیدعوبالبرکةفی المرئةوالخادم.

۲۰۹۔واخرجه ایضاابوداودوالترمذی وقال حسن صحیح والنسائی وابن ماجة.

۲۱۰۔رواہ ابن السنی.

Marfat.com

۲۱۱ ـ اخرجه ایضا ابو داود و احمد و الحاکم و البیهقی قال الترمذی حدیث صحیح والعمل علیه.

۲۱۲ ـ رواه ابن السنی ورواه البیهقی من حدیث الحسن بن علی وهو ههنا عن الحسین و کذلک ذکره النووی فی الاذکار وام الصبیان قال ابن الاثیر هی الریح التی تعرض للصبیان فربما غشی علیهم وقیل هی التابعة من الجن ـ وفی الباب عن ابن عباس عند البیهقی باسناد ضعیف.

۲۱۳ ـ قال النووی اسناده صحیح اه ـ وحنکه یستعمل من الثلاثی ومن الفعیل والتحنیک ان تمضغ التمر ثم تدلکه بحنک الصبی.

۲۱٤ ـ واخرجه الحاکم ایضا.

۲۱۵ ـ وبوب البیهقی فی سننه فقال باب تسمیة المولود حین یولد وهو اصح من السابع اه، والظاهر ان الامر فی ذلک واسع.

۲۱٦ ـ واخرجه ایضا احمد و الدارمی قال ابن القیم اسناده حسن.

۲۱۷ ـ واخرجه ایضا ابو داود و الترمذی و احمد و الدارمی.

۲۱۸ ـ واخرجه ایضا البخاری فی الادب المفرد.

۲۱۹ ـ زینب هذه هی بنت ابی سلمة ربیبة النبی صلی الله علیه وآله وسلم و کان اسمها برة والحدیث فی الصحیحین وروی نحو ذلک فی زینب بنت جحش ام المومنین ایضا واما قوله و کان یکره ان یقال خرج من عند برة فهذا فی واقعة اخری وهی ان ام المومنین جویریة کان اسمها برة فغیر النبی صلی الله علیه وسلم اسمها وسماها جویریة کراهة ما ذکر والحدیث فی مسلم فصنیع المصنف نوع من التخلیط ـ (۱) وقد خرجنا احادیث ذلک وبیناها باتم بیان فی شرحنا علی تیسیر الوصول وهذا المختصر لا یحتمل التطویل بذلک.

۲۲۰ ـ واخرجه ایضا احمد و ابو داود و الترمذی.

۲۲۱ ـ ورواه ایضا احمد و ابن حبان فی صحیحه والحاکم وغیرهم.

۲۲۲ ـ رواه ابن السنی و ابن عدی و ابن عساکر ونحوه عبد ابن عدی من حدیث ابن عباس و ذکره ابن القیم فی زاد المعاد و شرحه باتم شرح وبین سره فلیراجع.

۲۲۳ ـ قال النووی قال الترمذی حسن صحیح اه ـ واخرجه ایضا ابو داود و ابن حبان والحاکم والنسائی.

۲۲٤ ـ ذکر ذلک فی حدیث جبیر بن مطعم وهو عند النسائی والطبرانی والحاکم وصححه.

Marfat.com

۲۲۵_وروراہ الحاکم ایضاوقال صحیح علی شرط مسلم.

۲۲۶_فی اسنادہ عبیداللہ بن زحر الافریقی مختلف فیہ ولہ مناکیر ضعفہ احمدوغیرہ حتی قال ابن حبان یروی الموضوعات عن الاثبات لکن قال النسائی فی الیوم واللیلۃ والحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط البخاری واقرہ الحافظ الذہبی ولیس فی سندالحاکم عبیداللہ المذکور.

۲۲۷_ورواہ ایضاابوداودوالنسائی.

۲۲۸_واخرجہ ایضاالامام احمدفی مسندہ.

۲۲۹_اخرجہ ایضااحمدوابن السنی والبیہقی وابن ماجۃ کلھم عن ابن عمرو اخرجہ البیہقی والطبرانی فی الصغیروالاوسط عن ابی ہریرۃ واسنادہ حسن وطرقہ کثیرۃ تقوی بعضھابعضاوقال ابن القیم صح ذلک عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

۲۳۰_قال الترمذی غریب وقال المنذری ماملخصہ ان اسنادہ متصل حسن ورواتہ ثقات اثبات وفی ازہربن سنان خلاف وقال ابن عدی ارجوانہ لاباس بہ واخرجہ ایضاابن ماجۃ وابن ابی الدنیاوالحاکم وصححہ ورواہ الحاکم ایضا من حدیث عبداللہ بن عمروقال صحیح الاسناد.

۲۳۱_اخرجہ البیہقی والحاکم واشارالی قوتہ وابن النی والطبرانی فی الکبیروقال فی مجمع الزوائدوفیہ محمدبن ابان الجعفی ضعیف۔وقال فی شرح الجامع الصغیرضعیف.

۲۳۲_اخرجہ ابن السنی.

۲۳۳_اخرجہ ابن السنی وفی الباب عن ابن عباس عندابن السنی وابن یعلی فی مسندہ والطبرانی فی کبیرہ باسنادضعیف.

۲۳۴_رواہ ابن السنی وابی مردویہ واشارالحافظ ابن کثیرالی ضعفہ.

۲۳۵_رواہ ابن السنی والحکیم الترمذی والطبرانی فی الکبیروابن عدی.

۲۳۷_روی ہذہ الموقوفات ابن السنی.

۲۳۸_اخرجہ ابوداودبسندصحیح وجہالۃ الصحابی لاتضرعلی ان ابن السنی رواہ بسندصحیح عب ابی الملیح عن ابیہ وابوہ صحابی اسمہ اسامۃ وھکذارواہ النسائی فی الیوم واللیلۃ وابن مردویہ فی تفسیرہ ورواہ الامام احمدعن ابی تمیمۃ عن ردیف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

Marfat.com

۲۳۹۔رواہ ابن السنی۔والخادم انث لکونہ جاریۃ واللہ اعلم.

۲۴۱۔کل ھذا رواہ ابن السنی.

۲۴۲۔ورواہ ایضا الترمذی وابن السنی.

۲۴۳۔رواہ مسلم عن ابن عباس وبعضہ فی البخاری من حدیث ابی ھریرۃ.

۲۴۴۔رواہ النسائی من حدیث عامر بن ربیعۃ ورواہ ابن السنی من حدیث عامر وحدیث سھل بن حنیف.

۲۴۵۔رواہ ابن السنی عن انس واسنادہ ضعیف وسبق نحوہ فی فصل ماینعم بہ علی الانسان فراجعہ.

۲۴۶۔رواہ ابن السنی عن سعید بن حکیم قال شارح الجامع الصغیر حدیث حسن لغیرہ.

۲۴۷۔رواہ ایضا النسائی وابن ماجۃ.

۲۴۸۔متفق علیہ من حدیث ابی ھریرۃ واخرجہ البخاری من حدیث انس.

۲۵۰۔حدیث رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ مسلم من حدیث انس.

۲۵۱۔اخرجہ مسلم.

۲۵۲۔رواہ ابن السنی وابوداود وعروۃ بن عامر القرشی او الجھنی مختلف فی صحبتہ وھذا الحدیث رواہ عنہ حبیب بن ابی ثابت واستظھر الحافظ ابن حجران روایۃ حبیب عن عروۃ منقطعۃ.

۲۵۳۔رواہ ابن السنی مرفوعا باسناد ضعیف۔وقدتم ما اردنا تعلیقہ علی کتاب ''الکلم الطیب'' واللہ المسئول ان یجعلہ مقبولا عندہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین.

ربیع الاول سنۃ ۱۳۴۹ ھجری بمصر القاھرۃ

Marfat.com

مسنون اذکار اور ان کا فلسفہ

اسلامی فلسفہ کی بے مثال و منفرد کتاب ''حجۃ اللہ البالغہ'' سے اقتباسات کا اردو ترجمہ

☆ مسنون اذکار کی حفاظت کیوں ضروری ہے؟

☆ انسانی نفسیات کو اذکار کی ضرورت کیوں ہے؟

☆ مسنون اذکار کی دس اقسام اور ان کی تاثیر وافادیت کی وضاحت

☆ اذکار کو مخصوص اوقات واسباب کے ساتھ جوڑنے کی حکمت

Marfat.com

تمہید وتعارف

اوراد و ظائف کا موضوع ہمارے ہاں بڑی حد تک کاروباری ہے۔ایک ایسا معاشرہ جو معاشی، معاشرتی اور نفسیاتی مسائل کی آماجگاہ بنا ہوا ہو وہاں یہی کاروبار سب سے آسان بھی ہے اور مفید بھی، لیکن معاشرے کے سنجیدہ و سمجھدار لوگوں کا نقطۂ نظر ہمیشہ کاروباریت سے کہیں بلند و بالا رہا کرتا ہے۔ ہر دور میں علمائے ربانیین نے ہر علمی و عملی موضوع کو روحِ اسلام سے جوڑ کر معاشرے میں بصیرت کا چراغ روشن رکھا ہے اور دیانتدار و مخلص اہلِ علم عام مسلمانوں کی معصوم و مظلوم نفسیات کو دھوکہ دہی کے ذریعہ زخمی نہیں کرنا چاہتے۔

حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ اٹھارویں صدی عیسوی کی شخصیت ہیں اور اٹھارویں صدی عیسوی فلسفوں کی صدی کہلاتی ہے۔ دنیا میں نئی امنگوں اور نئے ولولوں کے ساتھ ابھرنے والی قوموں کے دانش وروں نے انسانی زندگی اور اس کی اجتماعی تشکیل کے الگ الگ نظریات متعارف کرائے اور آج ان قوموں کے معاشرے انہیں فلسفوں پر قائم ہیں۔

ایسے میں حضرت شاہ صاحبؒ نے مسلمانوں کے زوال کے اسباب، آنے والے سائنسی و جمہوری ادوار اور سرمایہ داری کی بنیاد پر تشکیل پانے والے معاشروں کے مسائل کو سامنے رکھ کر قرآن وسنت کے فراہم کردہ اصول اور اسلامی تاریخ کے ہزار سالہ دور کی روشنی میں ایک مکمل و جامع نظامِ نو پیش کیا ہے۔ اگر اس خطہ کے مسلمان شاہ صاحبؒ کی ان تعلیمات کو اپنی فکر کی اساس مانیں اور اسی کے تناظر میں اپنا شعور بڑھائیں تو نہ صرف ہماری مایوسی و ذہنی پسماندگی ختم ہوسکتی ہے بلکہ ہم دوسری قوموں کو انسانی زندگی کے ارتقاء کا کوئی بہتر نمونہ فراہم کرسکتے ہیں۔

یہاں چونکہ ہمارا موضوع روحانیات ہے اس لئے شاہ صاحب کی حکمت سے صرف وہی اقتباسات پیش کئے گئے ہیں جن کا تعلق اسی موضوع سے ہے۔ اگر کسی کو توفیق میسر آئے کہ وہ شاہ صاحب کے سماجی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی فلسفہ کا مطالعہ کرے تو یقیناً وہ ہماری معروضات کی تصدیق کرے گا۔

Marfat.com

آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے کہ کس طرح شاہ صاحب مابعدالطبعیات کو اس مادی دنیا سے جوڑ کر اسلام کی تعلیم کو دنیا جہان کی ساری تعلیمات سے برتر ثابت کرتے ہیں۔ جب مذہب کی آسمانی اور روحانی تعلیمات کی اس دنیا کے معاملات سے تطبیق انسانی شعور میں آتی ہے تو ایمان واعتقاد انقلاب آفریں ہو جاتا ہے اور اگر ایمان والوں کا شعور اس جوہرِ اصلی سے عاری ہو تو سب کچھ رسم و توہم ہو کر رہ جاتا ہے۔

جناب سرورِ عالم ﷺ کے تعلیم کردہ اذکار اور دعائیں پڑھیے اور انہیں شاہ صاحب کی حکیمانہ تفہیم کی روشنی میں زیرِ عمل لایئے تو آپ اپنے مَن میں ایک نئی زندگی کو آتا ہوا محسوس کریں گے اپنے آپ کو خداشناسی کے سفر میں آگے بڑھتا ہوا پائیں گے اور آپ کے افکار و اعمال فراستِ مومن کی صحیح تعبیر بنیں گے۔

والسلام

زاہد محمود قاسمی

Marfat.com

مسنون اذکار کی حفاظت کیوں ضروری ہے؟

حضور سرورِ عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''جو کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں اللہ پاک کا ذکر نہ کیا تو اسے اللہ پاک کی طرف سے حسرت ونقصان ہی ملے گا اور جس نے کسی آرام کی جگہ میں آرام کیا مگر اس میں اللہ پاک کا ذکر نہ کیا تو اللہ پاک کی طرف سے اس پر حسرت ونقصان ہی آئے گا'' ایک اور موقعہ پر ارشاد فرمایا ''جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھے جس میں انہوں نے اللہ پاک کا ذکر نہ کیا تو وہ مردار گدھے پر سے اٹھے۔ اور یہ مجلس ان کے لئے حسرت ہوگی'' نیز ارشاد فرمایا: ''اللہ پاک کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کرو کیونکہ اللہ پاک کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں کرنا دل کی سختی کا باعث ہے اور اللہ پاک سے سب سے زیادہ دور وہی ہے جس کا دل سخت ہے''

جو آدمی اللہ پاک کے ذکر کی شیرینی پا چکا ہو اور یہ جان چکا ہو کہ اللہ پاک کے ذکر سے کیسا اطمینان ملتا ہے اور کس طرح ذکر کے وقت اللہ پاک اور بندے کے درمیان کے پردے ہٹتے جاتے ہیں حتی کہ اللہ پاک کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے۔ تو یہ آدمی جب دنیا کے کاموں میں مشغول ہوتا ہے۔ اہل وعیال سے گھلتا ملتا ہے اور مال ودولت کے معاملات میں دلچسپی لیتا ہے تو ذکر کے دوران حاصل ہونے والی کیفیتیں جاتی رہتی ہیں اور وہ یوں محسوس کرتا ہے کہ اس نے کوئی چیز پانے کے بعد کھودی ہے اور اس کے سامنے پردے آگئے ہیں۔ جب یہ کیفیت آجاتی ہے تو یہ جہنم اور برائی کی طرف لے جانے والی ہوتی ہے اس کا ہر لمحہ نقصان وحسرت کا باعث ہوتا ہے جب مسلسل یہی کیفیات ہی آتی چلی جائیں تو نجات کا راستہ بند ہوتا چلا جاتا ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے ان باعث حسرت ونقصان کیفیتوں کا خوب علاج فرمایا ہے۔ ہر مشغولیت کے مطابق اذکار ودعائیں مسنون فرمائیں تاکہ یہ غفلت کے زہر کے لیئے تریاق کا کام دیں۔ آپ ﷺ نے ان اذکار کے فائدے بھی بتائے اور ان پر عمل نہ کرنے کی صورت میں حسرتوں والی کیفیتوں کے طاری ہوجانے کے بارے میں تنبیہات بھی فرمائیں۔

مسنون دعاؤں اور اذکار کے الفاظ کو محفوظ رکھنا ضروری ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی اپنی کوتاہ عقل کے زور پر ان میں تبدیلی کرے اور اسمائے الٰہیہ میں الحاد واغلاط کا مرتکب ہوکر اللہ پاک کی شان ومقام میں پس وپیش کر بیٹھے۔

Marfat.com

۲۔اذکار اوران کی دس اقسام اوران کے فوائد واسرار

مسنون دعائیں اوراذکار عموماً دس اقسام کے ہیں جن میں سے ہرایک کے اسرار الگ ہیں۔ اسی لئے مختلف مواقع میں آپ ﷺ نے ان اقسام کے امتزاج پر مشتمل دعائیں مقرر فرمائیں تاکہ ہمہ قسم کے اسرار وفوائد حاصل ہوں اس کے علاوہ یہ ہے کہ ہرجگہ ایک ہی طرح کا ذکر نہیں رکھا کیونکہ اس میں عام مسلمانوں کے لیے خالی زبان کا ورد بن کررہ جانے کا اندیشہ ہے یہاں مختلف قسم کے اذکار واوراد کی دس اقسام اوران کی حکمتیں واسرار بالترتیب تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱) سُبْحَانَ اللهِ (۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ:

اس کی حقیقت ہے اللہ تعالیٰ کو جمیع اقسام کے نقائص سے پاک ماننا اور جمیع اوصاف وکمالات تامہ کو اللہ پاک کے لیے ثابت کرنا۔ اگر یہ دونوں ذکر ایک کلمہ میں جمع ہوں تو یہ بندے کے لیے اپنے رب کی معرفت کی فصیح ترین تعبیر ہے کیونکہ بندہ کے لئے اللہ پاک کی تعریف کرنے کی صورت صرف یہی ہے کہ وہ اپنے اندر پائے جانے والے تمام نقائص سے پاک ذات کو مانے اور اس کے لیے تمام ممکنہ کمالات کو اکمل طریقہ پر ثابت کرے۔ اگر کسی کے صحیفہ دل میں یہ ذکر نقش ہوجائے تو اس کو اللہ پاک کی کامل ومکمل معرفت میسر آگئی اوراس نے قرب الٰہی حاصل کرنے کا عظیم ترین دروازہ پالیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے فرمایا: ''تسبیح (سُبْحَانَ اللهِ) ترازو کے نصف کے برابر ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اسے مکمل بھردیتی ہے'' اور اسی وجہ سے سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ ایسا کلمہ ہے جو زبان پر ہلکا، میزان میں بھاری اور رحمن تعالیٰ کو محبوب ہے۔ جو اسے کہے اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگ جاتا ہے۔ صحیحین میں ہے کہ ''جو اسے سو بار پڑھے اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔ اور قیامت کے دن یہ کلمہ کہنے والے سے افضل اجر والا کوئی نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے اس کلمہ کو اتنا یا اس سے زیادہ پڑھا ہوگا'' یہ وہ افضل کلام ہے جو اللہ پاک نے اپنے فرشتوں کے لیے منتخب فرمایا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلے جن لوگوں کو جنت کی طرف دعوت دی جائے گی وہ لوگ ہوں گے جو خوش حالی وتنگ حالی میں اللہ پاک کی حمد کرتے ہیں'' اس کی حکمت یہ ہے کہ

Marfat.com

ان کا یہ عمل ثبوتی ہے جو ثبوتی جذبات وقویٰ سے صادر ہوتا ہے اور ایسے جذبات کے مالک لوگ جنت کی نعمتوں کا وافر حصہ پائیں گے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے" سب سے افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے" اس کی حکمت یہ ہے کہ دعا کی دو قسمیں ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں دونوں قسمیں آجاتی ہیں کیونکہ یہ شکر بھی ہے جو نعمت کو بڑھاتا ہے اور معرفت ثبوتیہ بھی۔

سرورِ عالم ﷺ کے ارشاد گرامی کہ" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شکر کی بنیاد ہے" کی وجہ یہ ہے کہ شکر زبان، دل اور دیگر اعضاء میں سے کسی سے بھی ادا ہو سکتا ہے مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ کر شکر ادا کرنا صرف زبان سے ہو سکتا ہے۔ اور زبان کا شکر دل اور دیگر اعضاء کے مقابلے میں زیادہ فصیح و واضح ہے۔ اس لیے زبان سے ادا ہونے والا کلمہ شکر دل و دماغ کی مشکوریت و ممنونیت کا ترجمان ہوتا ہے۔

(۳) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ:

اس کے کئی پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ اس میں شرک جلی کی تردید ہے۔ دوسرا یہ کہ شرک خفی کی تردید ہے۔ تیسرے یہ کہ معرفت الٰہی کے حصول میں رکاوٹ بننے والے سب پردوں کا ہٹ جانا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد" لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں حتی کہ یہ اللہ پاک تک پہنچ کر رہتا ہے" میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ پاک سے خاص ذکر کی درخواست کی تو فرمایا:" لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ! یہ تو سب پڑھتے ہیں۔۔۔۔ الخ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو اپنے لئے مخصوص ذکر باور کرنے میں اس لئے تعجب ہوا کہ وہ اس کے صرف پہلے دو پہلوؤں سے ہی واقف تھے۔ اللہ پاک نے ان پر" لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے حقائق کو کھولنے والی تجلی ڈالی تو واضح ہوا کہ اس سے تو سب ماسویٰ اللہ کی ہمہ قسم کی ترجیحات کا صفایا ہو جاتا ہے اور مثال دی کہ اگر جمیع ماسویٰ اللہ کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور" لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کو دوسرے میں تو اس کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ اس کے مقابلہ میں سب بے وقعت و بے قیمت ہیں۔

" لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے کلمہ کی نفی و اثبات (اللہ تعالیٰ کی معبودیت کا اثبات اور غیر اللہ کی نفی) کی تفصیلی عبارت یوں ہے" لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ. وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" حدیث پاک میں اس کی فضیلت یہ بھی ہے کہ جس نے اس کلمہ کو سو بار پڑھا اس نے

Marfat.com

دس غلام آزاد کرنے کا اجر پایا، اس کیلئے سونیکیاں لکھی جائیں گی، اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی۔ اس دن کی شام تک اس کیلئے شیطان سے حفاظت بھی ہوگی۔ اور اس سے بڑی کمائی والا کوئی نہ ہوگا۔ سوائے اس کے جس نے اسے اس سے زیادہ پڑھا" اس کی حکمت یہ ہے کہ یہ کلمہ معرفت ثبوتیہ وسلبیہ دونوں کا جامع ہے۔ جبکہ معرفت سلبیہ کا معنی گناہوں کو مٹانے کیلئے اکسیر ہے اور معرفت ثبوتیہ نیکیاں وجود میں لانے اور نیکیاں دلانے میں مفید ہے۔

(۴) اللّٰہُ اَکْبَرْ:

اس ذکر سے اللہ کی قدرت، عظمت اور حکمت کا دھیان پیدا ہوتا ہے جو معرفت ثبوتیہ کا ذریعہ ہے۔ اسی لئے اس کی فضیلت میں یہ آیا ہے کہ اس کا ذکر آسمان اور زمین کے درمیان خلاء کو بھر دیتا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اللّٰہُ اَکْبَرْ چار کلمے ہیں اور اللہ جل شانہ کے ہاں سب کلموں سے زیادہ فضیلت والے اور محبوب ہیں۔ یہی جنت کے باغات ہیں۔ ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا صبح کی نماز کے بعد دن چڑھنے تک مصلے پر بیٹھی رہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار کلمات کہے، اگر ان کا وزن اس ذکر سے کیا جائے جو تم نے اب تک کیا ہے تو ان کا وزن بڑھ جائے گا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ رِضَاءَ نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ (اللہ پاک کی پاکی اور حمد بیان کرتا ہوں ان کی مخلوق، ان کی رضا، ان کے عرش کے وزن اور ان کے کلمات کے برابر) اس کی حکمت یہ ہے کہ جب کوئی عمل نامہ اعمال میں درج رہتا ہے تو جزا کے وقت وہ اپنے معنی کی وسعت کے مطابق کھلے گا۔ اگر اس میں مخلوق خدا کی تعداد کے برابر کی قید ہو تو وہ اتنا ہی بڑھے گا۔

اگر اپنے نفس کو ذکر کے معنی سے مزین کرنا مقصود ہو تو ذکر کی کثرت کرنی چاہئے اور اگر آخرت کا اجر پیش نظر ہو تو ایسا ذکر اختیار کرنا چاہئے جس کے الفاظ دوسروں کے مقابلہ میں وسیع المفہوم و برتر ہوں۔

کسی کو یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ جب مذکورہ بالا کلمات تین بار پڑھنے سے باقی اذکار سے زیادہ اجر مل جاتا ہے تو کثرت اذکار کی کوشش میں لگے رہنے اور ان میں اوقات صرف کر دینے کا کیا فائدہ؟ کیونکہ وسعت کی یہ فضیلت ایک اعتبار سے ہوتی ہے نہ کہ ہر اعتبار سے۔

Marfat.com

فرمائی ہے، جن میں سے ایک یہ ہے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

''کوئی بچاؤ اور کوئی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جو بلند و برتر و باعظمت ہیں۔''

اس دعا کے بارے میں ارشاد ہے کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (مشکوۃ: ۲۳۱۹) اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ذکر نفسِ انسانی کو معرفتِ الٰہیہ کے ایک بہت بڑے خزانہ سے مشرف کرتا ہے۔

اسی قسم کے اذکار میں سے ایک یہ بھی ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ (مشکوۃ: ۲۴۴۰)

''اے اللہ! آپ ہی میری طاقت و مدد ہیں، آپ ہی کی مدد سے حیلہ کرتا ہوں، آپ ہی کی توفیق سے حملہ آور ہوتا ہوں اور دشمن سے لڑتا ہوں۔''

اسی طرح تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ کا کلمہ بھی یہی فائدہ دیتا ہے اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

اِعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

''میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں اور اللہ پاک کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔''

(۸) استغفار

اس کی روح یہ ہے کہ آدمی اپنے گناہوں پر نظر کر کے روحانی مدد اور مَلَکی فیض کے ذریعے ان سے پاکی حاصل کرنے کی درخواست و کوشش کرے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں مثلاً (۱) ایسا عمل کرنا جس کی وجہ سے ملأ اعلیٰ کی دعائیں بندے کی طرف متوجہ ہوں اور اللہ پاک کی رحمت اسے ڈھانپ لے (۲) حیوانی شرارتوں کے جذبات کو مغلوب کر کے فرشتوں کی صفات میں ان کی مشابہت اختیار کرنا (۳) اللہ پاک کے قہر و جبروت کی معرفت اور یقین کو تازہ کرنا جیسے آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے ''میرا بندہ یقین رکھتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہے اور گرفت بھی کر سکتا ہے بس میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا''

Marfat.com

جب بندہ اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرنے کے لئے یہ روحانی معاونت استعمال میں لاتا ہے تو اللہ پاک اس کے گناہ معاف فرماتے ہیں۔ استغفار کے لئے کئی جامع دعائیں احادیث میں موجود ہیں۔

(۹) اللہ پاک کے اسمِ گرامی سے برکت حاصل کرنا:

اس کا راز یہ ہے کہ ہر وجود میں اللہ تعالیٰ کی الگ تدلّی (ایک نورانی اثر) ہوتی ہے، حروف کے روپ میں وہ تدلی وہ اسماءِ الٰہیہ ہیں جو حق کی ترجمان زبانوں پہ نازل ہوئے اور ملأ اعلیٰ میں متداول و مروج ہیں۔ جب بندہ ان میں سے کسی اسم گرامی میں توجہ کرتا ہے تو اللہ پاک کی رحمت کو اپنے قریب پاتا ہے۔

جناب سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا "بے شک اللہ پاک کے ننانوے یعنی سو مگر ایک کم اسماء ہیں جو انہیں یاد کر لے جنت میں جائے گا" اس فضل کے اسباب میں سے ایک یہ ہے کہ یہ اسمائے حُسنیٰ اللہ پاک کی صفاتِ مثبتہ و منفیہ کا صالح نصاب ہیں اور حظیرۃ القدس میں ان کا ایک مقام واثر ہے۔ جب یہ بندے کے نامۂ اعمال میں جگہ پا لیتے ہیں تو رحمتِ عظیمہ کا وافر حصہ اس کے لئے لازم ہو جاتا ہے۔

وہ اسمِ اعظم جس کے وسیلہ سے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے، سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے، وہی ہے جو حق تعالیٰ کی تدلیات میں سے جامع ترین تدلّی پر دلالت کرے، کثرت کے ساتھ فرشتوں کے استعمال میں ہو اور ہر زمانہ میں حق کے ترجمانوں نے اس کا ذکر کیا ہو۔

زید جو شاعر بھی ہو کاتب بھی ہو، تو اس کے شاعر ہونے کا تصور اور ہے اور اس کے کاتب ہونے پر دلالت کرنے والی صورت اور ہے۔ اسی طرح حق تعالیٰ کی بھی عالمِ مثال میں مختلف تدلیات ہیں۔

اسمِ اعظم کا مذکورہ مفہوم ذیل کی دو دعاؤں پر بھی صادق ہے اور ان جیسی اور دعاؤں پر بھی۔

اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ.

"آپ ہی وہ اللہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں مگر آپ جو کہ ایسے تنہا و بے نیاز ہیں جنہوں نے نہ کسی کو جنا ہے نہ کسی اور نے انہیں جنا ہے اور نہ ہی کوئی ان کا ہمسر ہے۔"

Marfat.com

لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

''آپ ہی کے لئے سب تعریف ہے، کوئی معبود نہیں مگر آپ جو بہت ہی شفقت والے بڑے احسان فرمانے والے، بغیر نمونے کے آسمانوں اور زمین کو بنانے والے ہیں، اے صاحبِ جلال واکرام۔''

(۱۰) جناب نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا:

جناب سرورِ عالم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ ''جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں'' نیز ارشاد ہے کہ ''قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوں گے جو ان میں بڑھ کر درود بھیجنے والے ہوں گے۔

اس کا راز یہ ہے کہ بشری نفوس کے لئے نفحاتِ الٰہیہ (رحمتِ الٰہیہ کا پھیلاؤ) کے ساتھ رابطہ ضروری ہے اور اس رابطہ کے لئے تدلیات کے انوار اور زمین میں موجود شعائرِ الٰہیہ کی طرف توجہ کرنے، وہاں جا کر ٹھہرنے اور ان میں غور وفکر کرنے سے زیادہ کوئی چیز مفید نہیں، خصوصاً ان مقربین کی روحیں جو ملأ اعلیٰ کے بزرگ اور زمین والوں پر اللہ پاک کے فضل کا واسطہ ہیں۔ تعظیم کے ساتھ جناب نبی کریم ﷺ کا تذکرہ کرنا اور ان کے حق میں اللہ پاک سے خیر مانگنا اس توجہ کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ نیز آپ ﷺ پر درود شریف بھیجنے میں تحریف کا سدِ باب بھی ہے اس میں آپ ﷺ کے لئے اللہ پاک سے رحمت کی درخواست ہے۔

کاملین کی ارواح جب اجسام سے الگ ہوتی ہیں تو وہ رکی ہوئی موج کی طرح ہوتی ہیں جنہیں کوئی نوخیز ارادہ وعارضی داعیہ بساطۃ مطلقہ کی طرف رجوع کے لئے تیار نہیں کرسکتا لیکن دیگر لوگ اپنی توجہات کو ان کی طرف مرکوز کر کے ان سے نور اور اپنے نفس کے لئے اطمینان کی مناسب کیفیت حاصل کرسکتے ہیں، یہی وہ صورتِ حال ہے جس کو آپ ﷺ نے یوں تعبیر فرمایا: ''جو کوئی بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو مجھ پر میری روح لوٹائی جاتی ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں'' (مشکوٰۃ: ۹۵) یعنی روحِ مبارک جو مشاہدۂ حق میں مصروف ومشغول ہے وہ درود بھیجنے والے کی طرف متوجہ ہوتی ہے، مومنین کی توجہات آپ ﷺ کی روحِ اطہر تک رسائی پاتی

Marfat.com

ہیں اور اپنی حالت کے مناسب کیفیت میں انوار حاصل کرتی ہیں اور میں (حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) نے ۱۱۴۴ھ میں مدینہ منورہ میں قیام کے دوران بے شمار مرتبہ اس کا مشاہدہ کیا۔

۳۔ اذکار و اوراد کے مختلف اوقات و اسباب

اور ان کے فوائد و اسرار

اذکار و وظائف کو اوقات اور اسباب کے ساتھ جوڑنے کی ضرورت تھی خواہ دیگر احکام کے مقابلہ میں یہ تقرر فیاضانہ ہی سہی کہ مستحب ہو فرض نہ ہو۔ تاکہ سستی و تساہل نہ ہو۔ بعض اوقات میں اذکار کو اس لئے متعین کیا گیا کہ وہ روحانیت کے ظہور کے اوقات ہیں جیسے صبح اور شام کا وقت، بعض اوقات کی تخصیص اس وجہ سے ہے کہ ان میں آدمی کا نفس رذیلہ ہیئتوں سے خالی ہوتا ہے جیسے نیند سے بیدار ہونے کا وقت یا کاروبار و دیگر معمول کی مصروفیات سے فراغت کا وقت جیسے سونے کا وقت، یا کوئی ایسا وقت و عمل جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بھلانے کا سبب ہو تو وہ بھی کسی خاص ذکر کے ضروری ہونے کا سبب بن جاتا ہے تاکہ یہ ذکر غفلت کے زہر کا تریاق بنے اور نقصان کا ازالہ بھی ہو۔ یا عبادت کا فائدہ اگر ذکر کے بغیر کامل نہ ہو تو اس کے ساتھ بھی ذکر کو لازمی کیا گیا جیسے نماز کے مسنون اذکار، ایسا وقت جس میں نفسِ انسانی اللہ پاک کے خوف اور اس کی عظمت و اقتدار کی طرف متوجہ ہو تو اس وقت بھی کوئی ذکر مقرر کیا گیا ہے کیونکہ یہ حالت اس کے لئے خیر کا باعث بنتی ہے خواہ اسے اس خیر کا علم ہو یا نہ ہو جیسے آندھی طوفان و گرہن کے اوقات کے اذکار یا ایسی حالت جس میں آدمی خوف و اندیشوں کا شکار رہتا ہے تو اس میں بھی اسے لازم ہے کہ اللہ پاک سے فضل کی درخواست کرے اور اس کی پناہ کا سوال کرے جیسے سفر و سواری کی حالت یا وہ حالات جن میں مشرکین شرکیہ اعتقادات کے تحت کوئی جھاڑ پھونک کرتے یا فال لیتے ان میں شریعت نے اذکار مقرر کئے جیسے کہ وہ کہیں پڑاؤ کرتے وقت جنوں سے پناہ مانگتے اور چاند دیکھنے کے وقت اس سے دعا مانگتے، تو شریعت نے ان موقعوں پر ایسی دعائیں مقرر کیں اور ایسے اذکار متعین کئے جن میں شرک کی نفی ہے۔

جناب سرورِ عالم ﷺ نے ان میں سے بعض اذکار کے فضائل اور دنیوی و اخروی اثرات

Marfat.com

بھی بیان فرمائے تا کہ بندوں کو ان پر عمل کی ترغیب بھی ہو اور کامل فائدہ بھی۔ ان اذکار کے فوائد و اثرات میں سے ایک چیز ہے نفس کو مہذب بنانا، چنانچہ کئی اذکار کا فائدہ یہی بتایا کہ ان کو پڑھنے والا مر گیا تو وہ فطرت پر مرا، یا فرمایا جنت میں داخل ہوا، یا فرمایا کہ اس کی بخشش کردی گئی۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ان کو پڑھنے والا ہر نقصان دہ چیز کی مضرت سے اور ہر برائی سے محفوظ ہوجاتا ہے اور یہ رحمتِ الٰہیہ کے گھیر لینے یا فرشتوں کی دعاؤں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ذکر کا تیسرا فائدہ ہے گناہوں کا مٹنا اور نیکیوں کا لکھا جانا، اس کی حکمت یہ ہے کہ بعض اذکار اللہ پاک کی طرف بندے کی توجہ بڑھاتے ہیں اور اس کی رحمت کا حریص بناتے ہیں اور یہ کیفیت گناہوں کو مٹاتی اور روحانیت کو بڑھاتی ہے۔

اور ذکر کا ایک فائدہ یہ ہے کہ شیطان بندے سے دور ہوجاتے ہیں اور اس کی حکمت بھی یہی ہے کہ بندہ اللہ پاک کے ذکر اور دھیان کے سبب رحمت الٰہی اور فرشتوں کی توجہ حاصل کر لیتا ہے تو شیطانوں کی دسترس سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

Marfat.com